www.iqbalkalmati.blogspot.com

واصف علی واصف

شب راز

iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

واصف علی واصف

شب راز

کاشف پبلی کیشنز
۳۰۱-اے، جوہر ٹاؤن ○ لاہور

ڈسٹری بیوٹرز: خزینہ علم و ادب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور ۷۲۱۲۷۹

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	شبِ راز
مصنف	:	واصف علی واصفؔ
ناشر	:	کاشف پبلیکیشنز ۳۰۱۔ اے جوہر ٹاؤن۔ لاہور
سال اشاعت	:	۱۹۹۴ء
ترتیب و تزئین	:	ڈاکٹر مخدوم محمد حسین
کتابت	:	رئیس نذیر احمد
قیمت	:	۱۷۵ روپے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

عرضِ ناشر

واصف صاحبؒ کے کلام کا پہلا مجموعہ "شب چراغ" کے نام سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا تھا۔ معرفت کی خوشبو میں رچا ہوا یہ کلام اہلِ دل حضرات میں بہت مقبول ہوا۔ اہلِ قلم حلقوں میں اس ذوق کی شاعری کا بڑا خیر مقدم کیا گیا۔ بعد میں کچھ اضافے کے ساتھ اسے دوبارہ شائع کیا گیا۔ پھر بھی بہت سا کلام بچ رہا۔ مختلف روزناموں، ہفت روزوں اور ماہناموں میں چھپنے والا کلام انہوں نے اپنی طبعی حیات کے دوران ہی ریکارڈ میں لگوا دیا تھا۔ کچھ کیسٹوں میں اور قوالی کی صورت میں کلام موجود تھا، یہ کلام کئی مرتبہ واصف صاحبؒ کے سامنے بھی سنایا گیا۔ بقیہ کلام مخطوطہ یا باقاعدہ کتابت کی صورت میں ہے۔ اس سارے کو اکٹھا کر کے زیرِ نظر مجموعے "شبِ راز" کے نام سے انتخاب پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ادارے کو قارئین کی رائے کا انتظار رہے گا۔ اگر کسی صاحب کے پاس مزید کلام ہو تو استدعا ہے کہ وہ ادارے سے ضرور رابطہ کریں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فہرست

حمدِ باری تعالیٰ : اے ربِّ سموات تیری ذات ورا ہے ۱۳
اللہ ہی اللہ : الف سے اللہ ۱۶
اللہ ۱۹
اے شہِ انس و جاںؐ ۲۱
السلام اے سبز گنبد کے مکیںؐ ۲۵
تصویرِ حسنِ بے نشاں ۲۷
نعتؐ : انوار برستے رہتے ہیں ۳۰
نعتؐ : وہی ہے باعثِ تخلیق ہستیٔ عالم ۳۲
یارسول اللہؐ ۳۴
صلِ علیٰ محمدؐ ۳۶
نعتؐ : خاور کہوں کہ بدرِ منوّر کہوں تجھے ۳۸
دعا : شبِ فرقت کٹے کیسے سحر ہو ۴۰
مدینہ : کرتے ہیں کرم جس پہ بھی ۴۲
معراج کی رات ۴۳
مستی فرقت کی ہو یا غربت کی ۴۵
یا علیؑ کہہ دیا تو کیا حاصل ۴۶
یا علیؑ ورد کی پکار ہوں میں ۴۷
برا نہ مان اگر کہہ دیا ولی ہوں میں ۴۸
بتا سکوں گا کہاں میں قلندری کیا ہے ۴۹
آیا دورِ علی حیدرؑ ۵۰
کیا تیری شان ہے ۵۴
دم بہ دم علیؑ علیؑ ۵۶
من کنت مولیٰ ۵۸
حیدرؑ حیدرؑ ۶۱

www.iqbalkalmati.blogspot.com

علیؑ ———— ۶۲
السّلام اے ساقیٔ کوثرؑ کے نُور ———— ۶۴
سیّد و سرور محمدؐ کے جمال ———— ۶۵
السّلام اے کہ امامِ قبلتین ———— ۶۶
حُسینؑ : سایۂ مصطفےؐ حُسینؑ ———— ۶۷
امام حسینؑ ———— ۶۸
غمِ شبیرؑ ———— ۶۹
گنج بخش فیض عالمؒ ———— ۷۱
داتاؒ کے غلاموں کو ———— ۷۳
خواجہ مُعین الدّینؒ ———— ۷۴
سائیں محمد حسین کانواں والی سرکارؒ ———— ۷۶
غلامِ مصطفےؐ ہوں ———— ۷۸
نشانِ کارواں ———— ۸۰
تیری یاد کا ولی ہوں ———— ۸۳
میں ———— ۶۵
اذانِ حرؑ ———— ۸۷
فصلِ گل ———— ۹۰
رنگِ چمن ———— ۹۲
شہرِ لاہور تھا ———— ۹۴
سرِ عرش نعرہ بپا ہُوا ———— ۹۶
طالبِ علم سے ———— ۹۸
اور میں ہوں ———— ۱۰۰
میں کون ہوں ———— ۱۰۴
نہ یہ راز ہے نہ سراب ہے ———— ۱۰۶
مزدور ———— ۱۱۱
عشق ———— ۱۱۵
ظہورِ مولیٰ ———— ۱۱۶
تلاش ———— ۱۱۸
باغوں میں بہار آئی ——— میں قطرے میں ہوں ——— عید مبارک ——— ۱۱۹ تا ۱۲۵

غزلیں

ترے جلووں کی زد میں آ گئے ہیں ———— ۱۲۷
اِک درد کا قصہ یاد رہا ———— ۱۲۸
اپنے دیس میں میں پردیسی ———— ۱۲۹
تیرا ملنا محال کیا ہوگا ———— ۱۳۱
دارِ ہستی منتظر ہے ———— ۱۳۲
میخانے کا در، ہے مست نظر ———— ۱۳۳
مرے ہی دل میں رہے ———— ۱۳۵
مجھے کب زندگی کی آرزو ہے ———— ۱۳۷
جو سُنا تھا سُنا دیا میں نے ———— ۱۳۹
مجھ کو مجھ سے جُدا کیا تو نے ———— ۱۴۱
مستیٔ عرفان ہی ہستی کا میری ناز ہے ———— ۱۴۳
تو عبادت زباں سے کرتا ہے ———— ۱۴۵
غم میں ڈوبے چاند ستارے ———— ۱۴۶
شبِ غم ہے کہ کوہِ گراں ہے ———— ۱۴۷
ظلمتِ شب میں ترے وعدے چراغاں کر گئے ———— ۱۴۸
اب بیت گیا وعدے کا دن ———— ۱۴۹
فدا کی ہے تیری راہ میں فنا کی ———— ۱۵۰
ترے خیال نے بخشی تھی جو خوشی نہ رہی ———— ۱۵۱
مستیٔ مئے عرفاں کی کم ہو نہیں سکتی ———— ۱۵۳
مرحبا حسنِ شانِ یکتائی ———— ۱۵۴
ہے ابھی تک جو سفر میں وہ میری منزل سہی ———— ۱۵۵
مرے پہلو میں شاید دل نہیں ہے ———— ۱۵۶

قدم قدم تیری راہوں میں گو چراغ جلے ۔۔۔ ۱۵۸
انہیں بھی ہماری خبر ہو گئی ۔۔۔ ۱۵۹
آدمی کا آدمی شیدا ملے ۔۔۔ ۱۶۰
مری ہستی عبادت ہو گئی ہے ۔۔۔ ۱۶۱
یار کو اشکبار دیکھا ہے ۔۔۔ ۱۶۲
ہر ذرّہ ہے اِک وسعتِ صحرا میرے آگے ۔۔۔ ۱۶۳
تو کرے ستم ہے ستم کرم ۔۔۔ ۱۶۵
رندِ مولیٰ کیسے کاٹیں شامِ غم ۔۔۔ ۱۶۷
دل اِن سے جو مانگا تو پشیمان ہوئے ہم ۔۔۔ ۱۶۹
میں تو ہُوا ہوں گردشِ شام و سحر میں گُم ۔۔۔ ۱۷۱
کیا ملے واصفؔ کی مستی کا سراغ ۔۔۔ ۱۷۳
ٹکرا گئی کبھی کی نظر سے مری نظر ۔۔۔ ۱۷۴
کل کی بات سناؤں آج ۔۔۔ ۱۷۶
چلتے چلتے رُک گئی نبضِ حیات ۔۔۔ ۱۷۸
روتے روتے گزار دی ہے رات ۔۔۔ ۱۷۹
مجھے منظور کب تھی زندگی تجھ سے جُدا ہو کر ۔۔۔ ۱۸۰
مجھ کو تیری تلاش کیا ہے اب ۱۸۱ قیس لیلیٰ بنا نہ قیس رہا ۔۔۔ ۱۸۲
تمھاری یاد میں ہر ذرّۂ دل، دل نظر آیا ۔۔۔ ۱۵۳
مَیں کہاں حُسن آشنا ہوتا ۔۔۔ ۱۸۵
تو ہے تیری آرزو ہے مَیں کہاں ۔۔۔ ۱۸۶
بار بار آزما کے چھوڑ دیا ۔۔۔ ۱۸۷
دِل کے اندر کبھی ذرا دیکھا ۔۔۔ ۱۸۸
غزل کیا ہے فقط اشکوں کی مالا ۔۔۔ ۱۸۹
ایک وجہِ قرار باقی ہے ۔۔۔ ۱۹۱
مرا وجود کیا تھا تیرے پیار سے پہلے ۔۔۔ ۱۹۳
بدلے ہوئے حالات سے ڈر جاتا ہوں اکثر ۔۔۔ ۱۹۵

میرے وطن کی خیر مری انجمن کی خیر ۔۔۔ ۹۶
اپنی خبر نہیں ہے تیرے انتظار میں ۔۔۔ ۱۹۸
غمِ زمانے کے اور جاں تنہا ۔۔۔ ۲۰۰
جہاں پھیلے تیری یادوں کے سائے ۔۔۔ ۲۰۲
قتیلِ ناز ہوئے ہم کہ شہباز ہوئے ۔۔۔ ۲۰۳
آپ آئے تو موت بھی آئی ۔۔۔ ۲۰۴
بہت بہکے مگر رِندوں نے کی ہیں ہوش کی باتیں ۔۔۔ ۲۰۶
بے نیازِ کفر و ایماں ہو گیا ۔۔۔ ۲۰۷
آسماں بھی جنوں کے زیرِ دام ۔۔۔ ۲۰۸
تو ہوا کِس کے انتظار میں گُم ۔۔۔ ۲۱۰
مجھے تم سے محبّت، توبہ توبہ ۔۔۔ ۲۱۲
یہ تیری نوازش ہے عنایت ہے کرم ہے ۔۔۔ ۲۱۳
تمھارے وعدے بہت ہم نے آزمائے ہیں ۔۔۔ ۲۱۵
بزمِ امکاں میں رہوں کون و مکاں تک دیکھوں ۔۔۔ ۲۱۶
اِن سے ہو روز ملاقات ضروری تو نہیں ۔۔۔ ۲۱۷
اِن کے رُخ پہ نگاہ کرتا ہوں ۔۔۔ ۲۱۸
نہ میں آیا نہ میں لایا گیا ہوں ۔۔۔ ۲۱۹
بلا عنواں فسانے ہو رہے ہیں ۔۔۔ ۲۲۱
اب کہاں اِجتناب کے دن ہیں ۔۔۔ ۲۲۲
ہمارے پاس تھے کل تک جو زندگی کی طرح ۔۔۔ ۲۲۳
تجھے پایا ہے خود کو کھو گیا ہُوں ۔۔۔ ۲۲۴
جہانِ راز ہوں آہِ سحر ہُوں ۔۔۔ ۲۲۵
تمھاری انجمن گرما گیا ہوں ۔۔۔ ۲۲۶
ذوقِ منزل، تڑپ، لگن ہے کہاں ۔۔۔ ۲۲۷
بے نام داستان ہے ارمانِ زندگی ۔۔۔ ۲۲۹
آرزو اتنی ہے جانِ آرزو ۔۔۔ ۲۳۰

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوش و خرد کی راہ میں ـــــ ۲۳۲
کیا سناؤں میں دل کا افسانہ ـــــ ۲۳۳
میرے ندیم میرے ہمسفر میرے محسن ـــــ ۲۳۵
ملے ہیں ہم ان سے نامحرمانہ ـــــ ۲۳۶
میں کہاں اور کوئے یار کہاں ـــــ ۲۳۷
آج ان کا پیام آیا ہے ـــــ ۲۳۹
چاند کے انتظار میں تارے ـــــ ۲۴۰
پیار سے دل بڑا ہی ڈرتا ہے ـــــ ۲۴۲
ہم نے مانگا تھا کیا نظر کے سوا ـــــ ۲۴۳
رہبر نہ ملے رستے لمبے ـــــ ۲۴۴
ہم طرز فغاں اور ہی ایجاد کریں گے ـــــ ۲۴۶
نگاہیں کھل گئیں لب سل گئے ہیں ـــــ ۲۴۷
زندگی آپ کی امانت ہے ـــــ ۲۴۸
راز الفت عیاں نہ ہو جائے ـــــ ۲۴۹
موسم گل کیا گیا سب آتشیں جذبے گئے ـــــ ۲۵۰
دشمن ہے میری جاں کا ہر آدمی جہاں ـــــ ۲۵۲
راستہ منزل مقصود کا دشوار بھی ہے ـــــ ۲۵۳
خم ہوا سر اگر قلم نہ ہوا ـــــ ۲۵۴
بزم رنداں میں نیا راز کھلا آج کی رات ـــــ ۲۵۵
غم ہائے زمانہ سے کنارا نہ ہوا ـــــ ۲۵۶
بلبل نے کیوں گایا گانا ـــــ ۲۵۷
کیسے کون کرے متوالا ـــــ ۲۵۹
گھر میں قیامت آئی ہے، ہر سمت ہوا محشر برپا ـــــ ۲۶۰
غم جاناں کے ماسوا کیا ہے ـــــ ۲۶۱
آج دل ذکر یار کرتا ہے ـــــ ۲۶۲

ہندی کلام

آئی ملن کی بیلا ـــــ ۲۶۵
رام رام رام! ـــــ ۲۶۷
اب کیوں آتش نراش بھئی ـــــ ۲۶۸
نین کٹورے مدھ بھرے ـــــ ۲۷۰
ندیا رو رو گیت سنائے ـــــ ۲۷۱
تو میرا ایمان نہ کر ـــــ ۲۷۲
ٹوٹ گیا آشا کا تارا ـــــ ۲۷۴
من کی بات سناؤں کس کو ـــــ ۲۷۶
تجھ کو کھٹ سے پیار ہے ـــــ ۲۷۷
روگی روگ سنائے جا ـــــ ۲۷۹
سانس کی ڈوری کٹتی جائے ـــــ ۲۸۱
تیری راہ میں مر جاؤں میں ـــــ ۲۸۳
میں ہوں گیتوں کی مالا ـــــ ۲۸۴
پگ پگ روتی آئی داسی چرنن میں ـــــ ۲۸۶
شام بھئی تو اب گھر چل ـــــ ۲۸۷
گیت سناؤں میں کیا گاؤں ـــــ ۲۸۹
رات کٹی تارے گن گن ـــــ ۲۹۱
مور چنریا ڈھلکی میں کیا جانوں رے ـــــ ۲۹۲
میں نردوش میرے ساجن ـــــ ۲۹۴
میں کیا گاؤں تو بتلا ـــــ ۲۹۷
تارا ٹوٹا دیکھ کے دل نے کی پکار ـــــ ۲۹۹
سجنی ساجن آ گئے ـــــ ۳۰۱
لاج کرے لجونتی لو بھی لجیت رام ـــــ ۳۰۲
چل ری سکھی اس پار ـــــ ۳۰۳
موری چنریا رنگ دیو پی نے اپنے رنگ ـــــ ۳۰۴
گر گردواں کا واہگورو ـــــ ۳۰۸

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حمدِ باری تعالیٰ

اے [illegible] تیری ذات ورا ہے
ہیبت سے تیری کوہِ گراں کانپ رہا ہے

ہیں خالقِ کونین ترے کام نرالے!
بے رنگ ہے تو ایسا کہ ہر رنگ ترا ہے

اِنسان بیچارہ تجھے کیا جان سکے گا
اِدراک کی دنیا میں تجھے ڈھونڈ رہا ہے

بے تاب فغاں، سوزِ نہاں، اشکِ رواں میں
جلوہ ترا جس رنگ میں ہے ہوش رُبا ہے

باقی ہے تو ایسا کہ بقا تیری ہے تخلیق
خود پیکرِ فانی میں کہیں جا کے چھُپا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہر سجدہ ہے اعلان کہ اعلیٰ ہے تو ربّی !
مسجودِ ملائک ہے جو سجدے میں گرا ہے

حادِث تجھے کیا سمجھے کہ تو حُسنِ قدم ہے
حادث کی زباں سے ہی ترا نام سُنا ہے

ہیں تیرے ہی انداز غریبی و امیری
دیتا ہے کبھی اور کبھی مانگ رہا ہے

میں نے بھی تجھے دیکھا ہے کب یاد نہیں ہے
بھولا ہوں میں خود کو کہ تجھے یاد کیا ہے

تیرے ہی تصوّر میں ہوا گُم تو یہ سمجھا
جس نے تجھے پایا ہے وہ کھویا گیا ہے

یہ زیست شبِ غم ہے کہ مر مر کے کٹی ہے
لے لے کے ترا نام یہ غم دُور ہُوا ہے

معلوم ہے اِتنا کہ ہمیں کچھ نہیں معلوم !
جانا ہے کہ کیا جانے گا جو جان گیا ہے

ہر سمت ہے وَجہُ اللہ عیاں خالقِ احسن
خود آئینہ خود دیدۂ حیران ہوا ہے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اللہ ہی اللہ

الف سے اللہ
ب باسم اللہ
پ سے پایا
اللہ ہی اللہ
ت سے توبہ
استغفر اللہ
ٹ سے ٹوٹا
دشمن اللہ
ث سے ثروت
بخشے اللہ
ج سے جابر
قادر اللہ
چ سے چاہو
مت غیر اللہ

ح سے حامد
محمود اللہ
خ سے خیبر
توڑے اللہ
د دما دم
اللہ ہی اللہ
ذ سے ذاکر
ذکر ہے اللہ
ر سے روٹی
بھیجے اللہ
ز سے زاہد
عابد اللہ
س سے سچّا
محبوبؐ اللہ

ش سے شامل
کام میں اللہ
ص سے صُورت
نہ کوئی اللہ
ض سے ضامن
رزق کا اللہ
ط سے طاقت
والا اللہ
ظ سے ظالم
مارے اللہ
ع سے عالم
ہر شے اللہ
غ سے غافل
دُور ہے اللہ
ف سے فاقہ
ٹالے اللہ

ق سے قائم
ہردم اللہ
ک سے کتنا
اچھا اللہ
گ سے گاؤ
اللہ ہی اللہ
ل سے لشکر
فاتح اللہ
م سے محمدؐ
محبوب اللہ
ن سے نعمت
مالک اللہ
و سے واصِف
بندہ اللہ
ہ سے ہردم
حافظ اللہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

و سے واصف
بندہ اللہ

ہ سے ہردم
حافظ اللہ

ی سے یادر
یاولی اللہ

اللہ

نہیں ہے لاالٰہ کوئی مگر اللہ، الا اللہ
نظر کا راز الا اللہ، محمدؐ ہیں رسول اللہ

عباد اللہ ڈرو حق سے بھلا دو وہم غیر اللہ
پھرو ہر سُو مگر دیکھو جمالِ عین وجہ اللہ

تمھاری مشکلوں کا حل نہیں ہے فتنہ سازی میں
جھکو راہِ خُدا میں ورنہ آیا ہے عتاب اللہ

یہ مستانوں کی دُنیا ہے بچو ان خرقہ پوشوں سے
لُٹا دو دولتِ دُنیا جہاں میں فی سبیل اللہ

ہے خیبر توڑنے والا مسلمانِ ازل کوئی
کہ بیٹا ہو شہیدِ ناز گو فخرِ ذبیح اللہ

جنونِ باخبر کیا ہے، خرد کی راہگذر کیا ہے
شہودِ جلوۂ جاناں، حدیثِ ماسوا اللہ!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نظر آتے ہیں مجھ کو قافلے لُٹتے ہوئے کوئی
بچے وہ لوگ جو سمجھے ہیں کیا تلک حدود اللہ

یہ بستی ہے فقیروں کی امیروں نہ وزیروں کی
کہ تقویٰ چاہیئے تاکہ عیاں ہو سرِّ عنداللہ

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے پہلے بھی بتایا تھا
مگر تم ہو کہ سر پر جب پڑے کہتے ہو یا اللہ

بڑی باتیں ہیں کہنے کی مگر چپ ہو گیا واصفؔ
ہے اذنِ شاہوارِ کل وصی مرسل کہ ظل اللہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

اے شہِ انس و جاں

اے شہِ انس و جاں جمالِ جمیل
تجھ پہ تخلیقِ حُسن کی تکمیل!

رہبرِ انبیا و ختمِ رُسل
ذاکر و تذکرہ ربِّ جلیل

دمِ عیسیٰ کہ ہو یدِ بیضیٰ
والضحیٰ کی نہ مثل ہے نہ مثیل

نورِ مطلق کا راز دار و امیں
افتخارِ جہاں ہے فخرِ خلیلؑ

سایۂ نورِ مصطفےٰؐ ناپید
نور لایا ہے نور ہی کی دلیل

بانیٔ دینِ حق نبیٔ کریمؐ
دینِ فطرت سلامتی کا کفیل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے حلیمہ کی بکریوں والا
بزمِ ہستی میں نُور کی قندیل

گودڑی پوش رازِ اِلا اللہ
تجھ پہ شیدا خُدا تُو ایسا شکیل

آپ کی بات آیتِ قرآں
آپ ہی کے لئے قولِ ثقیل

آپ ہی کی زباں ہے حق گویا
آپ پر ہے کلام کی تنزیل

نالۂ نیم شب کا سرچشمہ
یا نبیؐ جاگئے گا اِلّا قلیل

تُو شفیق اور رحمتِ عالم!
مُحسنِ اِنس و جاں حسین و جمیل

عقل و دانش غلام ہیں تیرے
فہم و اِدراک سے وراء ہے عقیل

مدعا ، منتہٰی ، مرادِ حیات
جادۂ شوق میں امامِ سبیل!

آستانِ نبیؐ ہے فخرِ زمیں
آسماں سرنگوں پئے تقبیل

چشم مازاغ رُخ کلام اللہ
اور والّلیل ہی ہے زلفِ طویل

ہے صنم گر بھی محوِ رنگِ صنم
یا صنم یا صمد ہے بالتمثیل

مظہرِ کبریا ہے ذاتِ نبیؐ
بزمِ اِمکاں ہے اخیر و قلیل

خواجۂ دو جہاں کی کیا ہو ثنا!
خود ثنا خواں ہوا ہے ربِّ جلیل

کیا بیاں ہو سکے گی شانِ نبیؐ
بعد حق کے تُوئی شکیل و جزیل

اِک نگاہِ کرم نبیِؐ کریم
مجھ پہ کیجے بحقِ اسمٰعیلؑ

آپ کے در پہ سر رہے ہر دم
معصیّت معرفت میں ہو تبدیل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یا محمدؐ سدا ہو وردِ زباں
پائے ساقی پہ ہو میری تکمیل

رازِ شاہِ اُمم ہیں شاہِ نجفؑ
قصّہ کوتاہ ہے بات بالتفصیل

جب توجہ میں آگیا واصفؔ
تو جنوں سے خرد کی ہے تشکیل

السّلام

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمینؐ

السّلام اے راحتِ قلبِ حزیں
السّلام اے رفعتِ عرشِ بریں

السّلام اے حامد و محمودِ حق
السّلام اے نُورِ نُورِ اوّلیں

السّلام اے بے مثیل و بیمثال!
السّلام اے فخرِ افلاک و زمیں!

السّلام اے خواجۂ کون و مکاں
السّلام اے شاہِ دُنیا شاہِ دیں

السّلام اے صادق و سعد و سعید
السّلام اے کہ امام السالکیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

السّلام اے غایتِ کن السّلام
السّلام اے مظہرِ عین الیقیں

السّلام اے ہاشمی "اُمّی" لقب
السّلام اے رُوحِ قرآں بیں

السّلام اے کہ جمالِ کائنات!
السّلام اے زاغ چشمِ سرمگیں

السّلام اے رافعِ ذکرِ الٰہ
السّلام اے ذکرِ ربّ العالمیں

السّلام اے عبدہٗ خیر البشر
نوعِ انساں را پیغامِ آخریں

سیّد و سرور محمّدؐ مصطفٰے
کعبۂ کعبہ تیرا روئے حسیں!

السّلام اے رہبرِ اُمّت سلام
تیرے سنگِ در پہ واصفؔ کی جبیں

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

تصویرِ حسنِ بے نشاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
لاریب شاہِ خسرواں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے چہرہ زیبائے تو شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ
ارحم لنا اے جانِ جاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

مازاغ چشمِ سرمگیں، واللیل زلفِ عنبریں
یٰسین دندانِ دہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

محمود سے حامد ہوا، احمد محمّد مصطفٰے
حم کا ہے رازداں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ!

اے قبلہ گاہِ عاشقیں اے رحمۃ اللعالمیں
اے وجہِ تخلیقِ جہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دربان ہے روح الامیں مسند تیری عرشِ بریں
گویا مکینِ لامکاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے مظہرِ نورِ خدا، صدر العلیٰ، کہف الوریٰ
اے خواجۂ کون و مکاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

تُو صاحبِ لولاک ہے تُو فخرِ ہفت افلاک ہے
قرآں ہے قرآں خواں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے شافعِ روزِ جزا اے رافعِ ذکرِ خدا
محبوبِ ربِّ دو جہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے خاتمِ پیغمبری اے کہ ادائے دلبری
اے کہ ادائے دلبراں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

قوسین ابروئے جبیں، کونین بھی زیرِ نگیں
اسریٰ کی شب گزری کہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

تیری زباں پر لا الٰہ مولا کہے صلِّ علیٰ
گا ہے یہاں گا ہے وہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے سیّدِ عرب و عجم اے محترم نظرِ کرم
تیرے سوا جائیں کہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

دُرِ یتیم و تاجور، اے صاحبِ شق القمر
"اُمّی" مگر فخرِ بیاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

گویا سکوتِ دو جہاں تیرا گدا محوِ فغاں
واصف ہوا ہے نیم جاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نعتؐ

انوار برستے رہتے ہیں اُس پاک نگر کی راہوں میں
اِک کیف کا عالم ہوتا ہے طیبہ کی مَست ہواؤں میں

اِس نامِ محمدؐ کے صَدقے بگڑی ہوئی قِسمت بنتی ہے
اِس کو بھی پناہ مِل جاتی ہے جو ڈوب گیا ہو گناہوں میں

گیسوئے محمدؐ کی خوشبو اللہ اللہ کیا خوشبو ہے !
احساس معطّر ہوتا ہے واللیل کی مہکی چھاؤں میں !

وہ بانئ دینِ مبیں بھی ہے حٰمٓ بھی ہے یٰسین بھی ہے
مسکینوں میں مسکیں بھی ہے سلطانِ زمانہ شاہوں میں

سب جلوے ہیں اِس صورت کے، وہ صورت ہی وجہُ اللہ ہے
اللہ نظر آجاتا ہے وہ صورت جب ہو نگاہوں میں !

اللہ کی رحمت کے جلوے اِس وقت میسّر ہوتے ہیں
سجدے میں ہوں جب آنکھیں پُرنم اور نامِ محمدؐ آہوں میں

اُس ناطقِ قرآں کی مدحت انسان کے بس کی بات نہیں
ممدوحِ خدا ہیں وہ واصفِ صد شکر کہ ہم ہیں گداؤں میں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نعتؐ

وہی ہے باعثِ تخلیقِ ہستیِ عالم
وہی ہے مظہرِ انوار، نازشِ آدم!
صداقتوں کا پیمبر، حقیقتوں کا امیں
لطافتوں کا مرقّع، کمالِ حُسنِ شیَم
خدا سے مانگے وہ بخشش ہر آدمی کے لئے
بشر سے مانگے وہ تسبیحِ خالقِ اعظم
وہ نفرتوں کی خلیجوں کو پاٹنے والا
وہ جس کے خُلق سے دشمن بھی بن گئے ہمدم
وہی ابد کے سفر میں ہے آسرا سب کا
ازل سے جس کی ہے سب پر نوازشِ پیہم

وہ راہبر بھی ہے، منبر
کڑے سفر کی کڑی دھوپ میں وہ

اسی پہ بھیج درود و سلام اے واصفؔ
اُسی کے فیض سے قائم ہے عاصیوں کا بھرم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یارسُول اللہؐ

کرم کی اِک نظر ہو جانِ عالم یارسول اللہؐ
تری اُمّت پہ ہے افتادِ پیہم یارسول اللہؐ

بنایا تھا تمھارے نام سے جو آشیاں ہم نے
گری ہے اِس پہ ہو کے برق برہم یارسول اللہؐ

بڑے دم خم سے آزادی کی صبحِ نو کو دیکھا تھا
ستم ہے دم رہا اس میں نہ اب خم یارسُول اللہؐ

غمِ دُنیا، غمِ عقبیٰ، غمِ ارضِ وطن ہم کو
جو ہم سے کٹ گئے اِن کا بھی ہے غم یارسول اللہؐ

ہمارے سامنے بکھرے ہیں دانے ایک تسبیح کے
بکھرتا ہے کوئی شیرازہ یوں کم یا رسول اللہؐ

کرم ہو ارضِ پاکستان پہ یا رحمتِ عالم!
سلامی دے رہا ہے سبز پرچم یارسُول اللہؐ

سفینہ آپ کی اُمّت کا گردابِ بلا میں ہے
نہ مونس ہے نہ کوئی اور ہمدم یارسول اللہؐ

مبارک ہو وطن والوں کو میلادالنبیؐ کا دن
صلوٰۃ دائم بارک وسلّم یا رسول اللہؐ

گدائے حُسن تو من کمتریں واصف علی واصفؔ
کرم کردی کہ بندہ بے قرارم یا رسول اللہؐ

○

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صلِّ علیٰ محمدؐ

جنہیں تیرا نقشِ قدم ملا، وہ غمِ جہاں سے نکل گئے
یہ میرے حضورؐ کا فیض ہے، کہ بھٹک کے ہم جو سنبھل گئے
پڑھو صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدؐ

ہو تیرے کرم کا جواب کیا، تیری رحمتوں کا حساب کیا
تیرےؐ نامِ نامی سے غم کدوں میں چراغ خوشیوں کے جل گئے
پڑھو صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدؐ

توؐ ہی کائنات کا راز ہے، تیرا عشق میری نماز ہے
تیرے دَر کے سجدے میرے نبیؐ میری زندگی کو بدل گئے
پڑھو صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدؐ

توؐ مصوّری کا کمال ہے توؐ خدا کا حُسنِ خیال ہے
جنہیں تیراؐ جلوہ عطا ہوا، وہ تیرےؐ جمال میں ڈھل گئے
پڑھو صلِّ علیٰ نبینا، صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا، صلِّ علیٰ محمدؐ

تھے ہزار صدیوں کے فاصلے جو رسولِ پاکؐ نے طے کئے
وہ تو ایک رات کی بات تھی، کہ زمانے جس سے بدل گئے
پڑھو صلِّ علیٰ نبینا، صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدؐ

یہ حلیمہؓ تجھ کو خبر نہ تھی، کہ وہی زمانے کے تھے نبیؐ
وہ خدا کے کتنے قریب تھے، تیری گود میں جو بہل گئے
پڑھو صلِّ علیٰ نبینا، صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا، صلِّ علیٰ محمدؐ

تیرا بندہ واصفِ بے خبر، تیرا راز سمجھا ہے اس قدر
تجھے جب پکارا بہ چشمِ تر، کئی مرحلے تھے جو ٹل گئے
پڑھو صلِّ علیٰ نبینا، صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا، صلِّ علیٰ محمدؐ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نعتؐ

خاور کہوں کہ بدرِ منوّر کہوں تجھے!
محشر کہوں کہ داورِ محشر کہوں تجھے!

اے مظہرِ جمالِ خدا سیّد البشرؐ
حسنِ مثال کا میں محور کہوں تجھے

سلطانِ انبیاء ہے تری ذاتِ باصفا
اوّل کہوں یا اوسط و آخر کہوں تجھے

تجھ پر ہوئی ہے ختمِ نبوّت کی داستاں
خاتم پیمبروں کا پیمبر کہوں تجھے

تھا سینۂ صدف میں خدا کنزِ مخفیاً
تخلیقِ کائنات کا گوہر کہوں تجھے

بے مثل و بے مثال ہے تو دلربائے حق
رعنائی خیال کا پیکر کہوں تجھے

آئینہ جمالِ ازل ذاتِ مصطفےٰؐ
تو عینِ ذاتِ حق ہے یہ کیونکر کہوں تجھے

موجِ خرام ناز ہے تو ساحلِ مُراد
دریائے معرفت کا شناور کہوں تجھے

قندیلِ بزمِ علم و عمل آپؐ کا وجُود
ہر آگہی کا مرکز و مصدر کہوں تجھے

بندہ نواز تجھ کو کہوں یا کہوں بشر
تقویمِ حسن و عشق کا مظہر کہوں تجھے

دُرِ یتیم و اُمّی لقب صاحب الجمال
میں تاجور کہوں کہ سخنور کہوں تجھے

ہے ذاتِ کبریا بھی ثنا خوانِ مصطفےٰؐ
منزل کہوں کہ حق کا مسافر کہوں تجھے

ہر ذرّے کی زباں سے آتی ہے یہ صدا
کوئی نہیں کہ جس کا برابر کہوں تجھے

واصفؔ کی کیا مجال کہے اِس زبان سے
اللہ کی زبان ہو دلبر کہوں تجھے!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دعا

شبِ فرقت کٹے کیسے سحر ہو
کرم کی یا محمدؐ اِک نظر ہو
سکوتِ دو جہاں ہے اور میں ہوں
فقط میری فغاں ہے اور میں ہوں
رسُول اللہؐ سنو فریاد میری !
ہو کشتِ آرزو آباد میری
مصیبت ہے بڑا مجبُور ہوں میں
ستم ہے تیرے در سے دُور ہوں میں
ازل سے آرزُو میری یہی ہے
تمھاری یاد میری بندگی ہے

جبینِ شوق تجھ کو ڈھونڈتی ہے
نظر اپنی تیرے در پہ لگی ہے
مُرادوں سے مرے کاسے کو بھر دے
تو اپنے فیض کو اب عام کر دے

غریبوں کو عطا کر کجکلاہی
فقیروں کو ملے اب چترِ شاہی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مدینہ

کرتے ہیں کرم جس پہ بھی سرکارؐ مدینہ
ہوتا ہے نصیب اس کو ہی دیدارِ مدینہ

پڑھتا ہے درود آپؐ کی جو ذات پہ ہر دم
ملتا ہے اسے سایۂ دیوارِ مدینہ!

اس شخص کو دُنیا کا کوئی غم نہیں ہوتا
وہ شخص جو رہتا ہے طلب گارِ مدینہ

جس دل میں بسی رہتی ہو ولیوں کی محبّت
رہتے ہیں اُسی دل میں ہی سرکارؐ مدینہ

داتاؒ کی گلی کافی غریبوں کے لئے ہے!
داتاؒ کے بھی روضے پہ ہیں انوارِ مدینہ

معراج کی رات

چارسُو نُور کی برسات ہوئی آج کی رات
احد اور احمدؐ کی ملاقات ہوئی آج کی رات

گفتگو ذات سے بالذات ہوئی آج کی رات
مختصر یہ کہ بڑی بات ہوئی آج کی رات

راکبِ وقت نے کھینچی ہے زمامِ گردش
حیرتِ ارض و سماوات ہوئی آج کی رات

یُوں تو الطاف تھے سرکارؐ پہ روزِ کُن سے
وا مگر چشمِ عنایات ہوئی آج کی رات

رفعتِ عبد کو جبریلِ امینؑ نے دیکھا
کیوں نہ ہو، رافعِ درجات ہوئی آج کی رات

پردۂ میم کے اندر ہے مقامِ محمود
کاشفِ سرِّ حجابات ہوئی آج کی رات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قابَ قوسین سے دو گام ورا جا نکلا
عقل والوں کو بڑی مات ہوئی آج کی رات

جُملہ ایّام سے تابندہ ہے میلاد کا دن !
جُملہ راتوں سے حسین رات ہوئی آج کی رات

آج کی رات ہے عبادات کا ثمرہ واصفؔ !
حمد و تسبیح و مناجات ہوئی آج کی رات

مَستی فرقت کی ہو یا غربت کی
مَست کہتا ہے بات جُرأت کی
بُوترابی شراب خانے سے !
پی کے آنا ہے بات ہمّت کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یا علیؑ کہہ دیا تو کیا حاصل
جب علیؑ سے ہی ہو نہ تو واصل!
ذرّہ ذرّہ اگر علیؑ نہ کہے!
جان لیجے کہ دل ہوا ہے سِل

یا علیؑ ورد کی پُکار ہوں مَیں
ہوش رکھتا ہوں مست وار ہوں مَیں
جن کی ٹھوکر سے جام بھرتے ہیں
پائے ساقی پہ اشکبار ہوں مَیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بُرا نہ مان اگر کہہ دیا ولی ہُوں مَیں
نہیں ہے جُرم کہ ادنیٰ سگِ علیؓ ہُوں مَیں
انہیں کا فیض ہوا ہے انہیں کا نظرِ کرم
علیؓ کی یاد میں ہر دم سنبھلی ہُوں مَیں

بتا سکوں گا کہاں میں قلندری کیا ہے
نگاہِ شوق سے پوچھو کہ دلبری کیا ہے
علیؓ کا رِند ہوں کہنے کی بات ہے اتنی
جہانِ راز ہے میخانہ حیدری کیا ہے

○

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آیا دورِ علیؑ حیدرؑ

آیا دورِ علیؑ حیدرؑ
پربت سے بھاگے پتھر
آیا دورِ علیؑ حیدرؑ

کانپ گیا ٹوٹا خیبر
حیدر سب پر قادر
آیا دورِ علیؑ حیدرؑ

مَست ہوا ذرّہ ذرّہ
ناچا مستی میں آکر
آیا دورِ علیؑ حیدرؑ

اپنوں کے گھر آئی عید
آگ مگر غیروں کے گھر
آیا دورِ علیؑ حیدرؑ

میخانے آباد ہوئے
ساقی آیا ہے گھر گھر
آیا دورِ علیؑ حیدرؑ

رندِ علی ہشیار ہوئے
چکر کو دیں گھن چکر
آیا دورِ علیؑ حیدرؑ

ساز بجے سازندے چُپ
سرگم گائے انتیم سُر
آیا دورِ علیؑ حیدرؑ

حق والے نے حق پایا
چھین کے بیٹھا تھا ٹھاکر
آیا دورِ علیؑ حیدرؑ

ہاتھی بُھس ہوئے جل کر
کس نے برسائے کنکر
آیا دورِ علیؑ حیدرؑ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

توپ کی تو آواز تو سُن
حیدر حیدر یا حیدرؑ

آیا دورِ علی حیدرؑ

پہلی جنگ ابدال لڑے
اب لڑ جائے فوجی حشر

آیا دورِ علی حیدرؑ

یہ ہے آگ یہاں پانی
راکھ ہوئے پربت جل کر

آیا دورِ علی حیدرؑ

دھرتی پر آکاش گرا
ساگر دوڑا ساحل پر!

آیا دورِ علی حیدرؑ

ہل والے کی خیر نہیں
فاقہ ہے مزدور کے گھر

آیا دورِ علی حیدرؑ

ہے یہ قوم بڑی مسکین
لیڈر ہیں لیکن خود سر

آیا دورِ علی حیدرؑ

وہ مردود پرانا تھا
راون رام پرائے گھر

آیا دورِ علی حیدرؑ

خاموشی نے دم توڑا
بات چلی ہے اب کیا ڈر

آیا دورِ علی حیدرؑ

کون قلندر میں یا تُو
گُر واصف ہے واصف گُر

آیا دورِ علی حیدرؑ

○

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیا تیری شان ہے

اے شہِ ہر زماں یعنی فخرِ بیاں تو امام جہاں کیا تیری شان ہے،
بے زباں کی زباں یعنی علمِ نہاں تو یقیں بے گماں کیا تیری شان ہے،

ہر طرف جلوہ گر تیرا فیضِ نظر، تو ہی نور البصر، کیا تیری شان ہے
اے کہ گنجِ ہنر، یعنی باب الخبر، تو عجب راز داں کیا تیری شان ہے،

تیرے در سے ملی چاند کو روشنی، ادنیٰ ذرّوں کو سوزش تپش مل گئی
جس طرف بھی نگاہِ کرم ہو گئی، ہو گیا شاہجہاں کیا تیری شان ہے،

اولیائے جہاں تجھ کو مانیں ولی، تو نے بخشی انہیں دلبری سروری
وِردِ تیرا کریں یا علیؑ یا علیؑ، تو نشاں بے نشاں کیا تیری شان ہے،

ایک سرمدؒ ہی کیا تیرا منصورؒ ہے صابرؒ باصفا تیرا ہی نور ہے
بو علیؒ شاہبازیؒ کا دستور ہے تو فصیح البیان کیا تیری شان ہے

راز سازِ انا الحق ترا نام ہے، تیری ٹھوکر سے بھرتا ہر اک جام ہے
بس قلندر گری تیرا ہی کام ہے، تو ہمہ عارفاں کیا تیری شان ہے

تو جھکے آسماں جھک کے سجدہ کرے، تو اُٹھے تو زمیں اُٹھے تعظیم سے
سرنگوں بابِ خیبر ہے کہ ضرب سے تو یداللہ عیاں کیا تیری شان ہے

تیرے قدموں میں واصف کو مستی ملی، تیرے فیضِ کرم سے ہوا ہے ولی
کس کو ہمت کہ اس کو کہے کچھ کوئی، ہو گیا جانِ جاں کیا تیری شان ہے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

میں ہوں جنونِ باخبر یعنی کہ چاک بخیہ گر
جان و جگر تیری نظر، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
یادِ خدا علیؑ علیؑ، اذنِ خدا علیؑ علیؑ
شیرِ خدا علیؑ علیؑ، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
تُو ہی حیاتِ کشتگاں، تُو ہی سرورِ جاوداں
صُورت گرِ قلندراں، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
نام ترے کی عظمتیں کانپے زمیں و آسماں
تُو ہی مُعینِ بے کساں، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
تُو ہی یقینِ بے گماں، یعنی نشانِ بے نشاں
تُو ہی امیرِ کارواں، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ!
تیرا نشاں بلند ہے عرشِ رواں سمند ہے
ہر دو جہاں کمند ہے، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

باغِ ارم کی قمریاں، حسنِ قدم کی طوطیاں
گویا زبانِ بے زباں، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ!
وسعتِ علم کا ہے دَر، تجھ سے کھُلی نظر نظر
رازِ نہاں سے باخبر، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
تو ہی وصی نُورِ عین تُو ہی امامِ قبلتین!
یعنی تیرے حسنؑ و حسینؑ، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ!
سُرمۂ حق کا نُور ہے، یعنی تیرا ظہُور ہے
دُور کہاں یہ طُور ہے، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
حُسن تیرا ہے الکتاب، اے کہ شہِ ابوتراب
مست بنا پلا شراب، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

اے کہ امامِ ہر جہاں، واصفِ خستہ جاں کہاں
تیرا ہے اذن دو اذاں، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

من کنت مولیٰ

یہ کون بولا
بندہ کہ مولیٰ
ھذا المولیٰ
من کنت مولیٰ ـــــــ یہ کون بولا

راز انا الحق
ساز ھوالحق
عارف کا حق
بھید نہ کھولا
من کنت مولیٰ ـــــــ یہ کون بولا

این ما کنتم
انا و انتم
کنت حیاتم
شعلہ ہی شعلہ
من کنت مولا ـــــــ یہ کون بولا

تو نورِ عینی
تو قلبِ جسمی
تو روحِ قلبی
رُوح آج بولا
من کنت مولا ـــــــ یہ کون بولا

خرمن کی بجلی
عینِ تجلّی
دے کے تسلّی
آگ بگولا
من کنت مولیٰ ـــــــ یہ کون بولا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نورِ مجسّم
پھول پہ شبنم
گیسوئے برہم
نعم المولیٰ
من کنت مولیٰ ——— یہ کون بولا

خوشبوئے گیسو
پھیلی ہے ہر سو
گویا ہوا ھُو
لیس المولیٰ
من کنت مولیٰ ——— یہ کون بولا

واصفِ گھائل
ٹوٹا ہوا دِل
ہر دل کہ بادِل
بِسمل نہ بولا
من کنت مولیٰ ——— یہ کون بولا

حیدرؑ حیدرؑ

حیدرؑ حیدرؑ یا حیدرؑ
حیدرؑ اللہ کا مظہر

جو چاہے کرے قادر
ہاتھ خدائی، ہے کیا ڈر

حیدرؑ کے ہیں سارے گھر
مورکھ کھولو دل کے در

سجدہ کر اور بات نہ کر
درِ حیدرؑ اللہ کا در

سر واصفؔ کا حیدرؑ در
حیدرؑ حیدرؑ یا حیدرؑ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

علیؑ

علیؑ عرفان کا در ہے، علیؑ گویا ولی گر ہے
علیؑ مستی کا ساگر ہے، علیؑ وارثِ پیمبر ہے

درود ان پر سلام ان پر علیؑ جن کا برادر ہے
علیؑ تطہیر کا پیکر علیؑ عترت کا شوہر ہے

علیؑ کا نام اسد اللہ علیؑ کا چہرہ وجہ اللہ
یداللہ ہے ولی اللہ، علیؑ ملت کا رہبر ہے

علیؑ اصلِ شہادت ہے، علیؑ سجدوں کی عظمت ہے،
کہیں شبیرؑ کا سجدہ، کہیں سجدے میں شبیرؑ ہے

نبیؐ خاتم نبوت کا، علیؑ خاتم خلافت کا!
نبیؐ کا کون ہے ہم سر، علیؑ کا کون ہم سر ہے

علیؑ کی شان یکتائی ہمیں ہر جا نظر آئی!
کہیں مرحب، کہیں خیبر، کہیں نوکِ سناں سر ہے

نبیؐ ذاتِ نور اللہ، علیؑ ہے نور کا شیدا
علیؑ ہے شاہدِ اولیٰ، علیؑ کا کعبے میں گھر ہے

میں ہوں واصفِ علی وردِ علیؑ ہے میرا افسانہ
مجھے ہے کام سجدے سے علیؑ کے در میرا سر ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

السّلام اے ساقیٔ کوثرؓ کے نور
السّلام اے رشکِ صد موسیٰؑ و طور
السّلام اے دینِ حق کے پاسباں
السّلام اے صدٔ "انا الحق" کے سُرور

سیّد و سرور محمدؐ کے جمال
اے نقیبِ حق علیؓ حیدر کے لال
گوہرِ نایاب و یکتا باکمال !
السّلام اے کہ مثیلِ بے مثال

www.iqbalkalmati.blogspot.com

السّلام اے کہ امامِ قبلتین !
السّلام اے راحتِ جاں نُورِ عین
السّلام اے مستیٔ عرفانِ حق
السّلام اے سیّد و مولا حسینؑ

حسینؑ

سایۂ مصطفٰےؐ حسینؑ
ہدیۂ مرتضٰیؑ حسینؑ

نُورِ خُدا ہے با خُدا
جذبۂ لاالٰہ حسینؑ

ارض و سما ہوئے اُداس
میرِ رہِ بقا حسینؑ

مَست ولائے مَست گر
جامِ جہاں نما حسینؑ

شرحِ حدیثِ غم توئی
ساجدِ بے ریا حسینؑ

کیا دے خدا تیرا صِلہ
صلۂ وفا خُدا حسینؑ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امام حسینؑ

رہبرِ کارواں حسینؑ، رہروِ بے گماں حسینؑ
آج مگر کہاں حسینؑ، مرکزِ ہر فغاں حسینؑ

ہائے قتیلِ بے خطا، ہائے شہیدِ با رضا!
دشتِ بلا میں بے نوا، راقمِ داستاں حسینؑ

اصغرؑ و اکبرؑ و عباسؑ، کوئی نہیں ہے آج پاس
گویا وفا ہے حرفِ یاس، پیکرِ بے زباں حسینؑ

دین پناہ و حق نگر، مشکل کشا و چارہ گر
گھر بھی لٹا، کٹا ہے سر، حیرتِ دو جہاں حسینؑ

زلفِ نبیؐ کا خم توئی دستِ علیؑ کا دم توئی
لوح بھی اور قلم توئی، تیرا نشاں عیاں حسینؑ

واصفِ بے نشاں بھلا، کیوں نہ کہے یہ برملا
کوئی تیرے سوا بھی تھا، دین کا پاسباں حسین

غمِ شبیرؑ

قلم کی تاب کہاں کہ کرے بیانِ غم
فسانۂ غمِ شبیرؑ کا کسے ہے دم
نہیں ہیں کوفی و شامی پہ کائنات حزیں
ہے آسماں پہ ماتم زمیں ہوئی بے دم
جگر بتولؓ کا سبطِ رسولؐ ابنِ علیؑ
کہ جس کے اصغرؓ و اکبرؓ گئے، گیا قاسمؓ
گئے ہیں پانی کو عباسؓ لے کے مشکیزہ
کٹے ہیں بازوئے انور مگر بلند علَم
کیا گیا ہے مدینے کے در کا دل زخمی
یہ کون آیا ہے تلوار لے کے تیر و بلم
میں جانتا ہوں کہ ابلیس فوج لے آیا
پرانے سجدے کا بے دین کو ابھی تھا غم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جواں جوانوں سے لڑتے تو کوئی بات نہ تھی
مریض ساتھ ہیں، بچے ہیں، بناتِ شاہِ اممؐ

ہے آج خیبر و مرحب کے فاتحین پہ ظلم
ہے بے کسی میں شہنشاہِ فخرِ دو عالمؐ

ہے آج ضد کسی ابلیس کو کرو تسلیم
قلم تو ہو گا مگر حق کا سر نہ ہو گا خم

ہمیں ہیں ساقیٔ کوثر، ہیں شافعِ امّت
خدا کے گھر کے نگہباں نہیں ہیں مالک ہم

حُسینؓ نام ہی حسن و وفا کا مظہر ہے
حُسینؓ جامِ نجف ہے نبیؐ کی زُلف کا خم

حسینؓ رازِ نہاں کا امین ہے واصفؔ
حسینؓ ناطقِ قرآں ہے خدا کی قسم

گنج بخشؒ فیضِ عالمؒ

السّلام اے گنج بخشؒ فیضِ عالم السّلام
پرتوِ نُورِ محمّدؐ شیخِ اعظم السّلام

السّلام اے شہہ بطحےؐ کے نورِ نورِ چشمِ مرتضےٰؓ
شارحِ شانِ جلالِ دینِ قیم السّلام

قبلہ گاہِ خواجۂ ہند الولیؒ روضہ ترا
کعبۂ گنج شکرؒ، گنجِ معظّم السّلام

السّلام اے سیّدِ ہجویرؒ قطب الاولیاءؒ
چشمِ لرزاں السّلام و زلفِ برہم السّلام

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ملتِ بے مایہ کو گُم کر گئی کم مائگی !
ایک ہم ہیں اور ہے اُفتادِ پیہم السّلام !

کیا قیامت ہے کہ پاکستان ہے زیرِ عتاب
ہم تماشا ہیں تماشائی دو عالم السّلام !

کر گئی مجھ کو قلندر آپ کی شانِ عطا
بارگاہِ حُسن میں واصفؔ ہے راقم السّلام !

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

داتاؒ کے غلاموں کو

داتاؒ کے غلاموں کو اب عید منانے دو
سرکار نے آنا ہے محفل کو سجانے دو

یہ نُورِ نبیؐ کا ہے داتاؒ ہے زمانے کا !
اس در پہ عقیدت سے اب سر کو جُھکانے دو

بغداد سے غوثؒ آئے اجمیر سے خواجہؒ بھی
داتاؒ کے غلاموں کو اب رقص میں آنے دو

مستوں کو مبارک ہو پُرکیف گھڑی آئی
بھر جائیں گے پیمانے نظریں تو اٹھانے دو

یہ وقت ہے رحمت کا وہ سامنے بیٹھے ہیں
داتاؒ کی گزرگاہ میں پلکوں کو بچھانے دو

یہ خاص عنایت ہے واصفؔ مِرے داتاؒ کی
سہرا یہ حقیقت کا نصرتؔ کو سُنانے دو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خواجہ مُعین الدّینؒ

ہے دل میں عشقِ نبیؐ کا جلوہ، نظر میں خواجہؒ سما رہے ہیں
ہمارے خواجہؒ ہمارے آنگن میں آج تشریف لا رہے ہیں

نگر نگر میں کرو منادی، ہے آج خواجہ پیا کی شادی
نظر مِلا کر وہ داسیوں کو سدا سہاگن بنا رہے ہیں

ہر ایک دل میں سُرور اُن کا، ہر اک نظر میں ظہور اُن کا
وہ اپنی آنکھوں کے میکدے سے شرابِ اُلفت پلا رہے ہیں

ہمارے خواجہؒ کے سب سوالی، کوئی گیا آج تک خالی
گدانوازی کی شان یہ ہے کہ سب کی بگڑی بنا رہے ہیں

یہ زندگی ہے نیاز ان کی، ہے دل میں قائم نماز ان کی
حرم سمجھ کر اس آستاں پہ ولی زمانے کے آ رہے ہیں

ضرور فیضِ کرم ملے گا، ضرور دل کا چمن کھلے گا!
ہم اپنے خواجہ معین چشتیؒ کی آج محفل سجا رہے ہیں

فریدؒ، صابرؒ، نظامؒ آئے کہ شاہ بن کے غلام آئے
قطب ولی آج مستیوں کے سبھی خزانے لُٹا رہے ہیں

ہے ان کے سر پر علیؓ کا سایہ، نبیؐ نے ہند الولی بنایا
جہاں سے خواجہ معینؒ گزرے وہ راستے جگمگا رہے ہیں

یہی تو معراجِ آرزو ہے، بلند دروازہ رُوبرو ہے
درِ عطا پر پہنچ کے واصفؔ ہم اپنی پلکیں بچھا رہے ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سائیں محمدؒ حسین کانواں والی سرکارؒ

تیری لب بندی میں پوشیدہ جمالِ گفتگو
آستانے پہ تیرے لائی ہے حق کی جُستجو

میرے بابا کا یہ فیضانِ نظر دیکھے کوئی
اِک نظر سے کرتے ہیں جاری دِلوں میں ذکرِ ہُو

موتوا قبل ان تموتوا کی یہی تفسیر ہے
اپنا روضہ زندگی میں ہے نظر کے رُو برُو

روز و شب اِس آستاں سے قادری لنگر ملے
کر دیا اِس مردِ حق نے اہلِ دِل کو سرخرُو

سائیں کانواں والیاؒ، تو نے کیا روشن چراغ
جس کے جلوؤں کی ضیا باری ہوئی ہے چارسُو

پھر کوئی آئے نہ آئے مردِ حق تیری طرح
میکشو ساقی کی چشمِ مست سے بھر لو سبُو

تُو سمندر پی کے بھی خاموش ہے بابا میرے
بولنے والوں کے حِصّے میں نہ آئی آبجُو

یوں تو واصفؔ اِک زمانہ کے فقیروں سے مِلا
آنکھ نے تازہ کیا آکر یہاں اپنا وضو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غلامِ مصطفیٰؐ ہوں

نہ میں شاعر نہ شاعر کی نوا ہوں!
بس اِک ادنیٰ غلامِ مصطفیٰؐ ہوں

علی ابنِ ابی طالبؓ کا سگ ہوں
مگر رندوں کی محفل کا دیا ہوں

بنا ہوں شاہ نظام الدّینؒ کا خسروؒ
یوں ہی خسرو کی چوکھٹ سے لگا ہوں

نیازِ عشق میں ڈوبا ہوا ہوں
غرورِ حسن بن کر آگیا ہوں

متاعِ ہر زماں ہیں اشک میرے
سرورِ جاوداں کا ماجرا ہوں

برنگِ گل کھلا ہوں شاخ گلشن
جہانِ رنگ و بُو کو جانتا ہوں

حیاتِ جاوداں کا راز پایا!
سرِ تسلیم یوں خم کر گیا ہوں

تجلّی نے کیا واصفؔ کو بے خود
خدا جانے میں کیا تھا اور کیا ہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نشانِ کارواں

نشانِ کارواں بھی ہو گئے گُم
کہ کنتم خیرِ امّت کیا نہیں تم

کھُلا دشمن کا راز اب تک شاید
کہ پیسہ اور بیٹا ہی عدّو لکم

تلاشِ حق میں نکلو حق کو پاؤ
سمجھ لو فاذکرونی اذکرکم

بہت کھولے گئے اسرارِ اللہ
مگر یوں تک رہے ہو جیسے صُم

تمہیں کرگس نے نوچا پا کے مردہ
مگر حکمِ خدا ہے قوم ہو قُم

شفائے جسم تو ہو جائے لیکن
پُرانا مرض ہے فی قلوبکم

رحیلِ کارواں کا وقت آیا
مگر مہندی لگی ہے فی یدیکم

حیاتِ جاوداں کو کیسے پاؤ
کہ خم کو چھوڑ کر تم ہو گئے خُم

مکینِ لامکاں کی بات سُن لو
ہوا ہے جلوہ گر فی انفسکم

نظامِ میکدہ بدلا ہوا ہے
کہ ساقی ہیں اولی الامر منکم

سریرِ جاں کا مطلب بھی سمجھ لو
مقامِ شکر ہے ولنبلونّکم

امامِ وقت کے آنے دن ہیں
اگل دو آگ جو ہے فی بطونکم

مجھے پیرِ مغاں نے کہہ دیا ہے
کہ فاتبعونی یُحببکم

کبھی انا کبھی معنا کبھی نحن
سمجھ پاؤ نہ تم ھُو ھُما ھُم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہی ملت ہے جو تھی خیرِ امت
کہ ارسلنا رسولؐ منکم

نشانِ بے نشاں ہیں جانِ عالمؐ
نہ سمجھو تم تو بشر مثلکم

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے سن لو
غرق ہو جاؤ گے فی طغیانکم

عبادت فرض ہے مل کر کرو تم
نہ بھولو حکم اعبدوا ربکم

تمہارے حال پر روتی ہے رحمت
یا ایھا المزمل قم!

کہ شاعر کی نوا سمجھے اسے بھی
تو لی دینی و لکم دینکم

صدائے حق سے باغی ہو گئے ہو
ھذا فراق بینی و بینکم

کہا واصف نے جو کچھ بھی سنا ہے
وگرنہ وہ تھا گہری سوچ میں گم

تیری یاد کا ولی ہوں

میں کسی کی ہوں نظر میں کہ جہاں میری نظر ہے
مجھے کیا خبر نہیں ہے کہ مجھے کہاں خبر ہے
میری زندگی میں کس نے کیا انقلاب برپا
نہ ہے شام شام اپنی نہ سحر میری سحر ہے
ہے شبِ فراق روشن جلے دیپ آنسوؤں کے
نہ ہو ہستیٔ فنا جب کہاں ہستیٔ سفر ہے
تیرا نام لے رہے ہیں تیرے راستے کے رہزن
ہے فریب چارہ سازی کہ فساد چارہ گر ہے
کوئی عزم کوہکن ہے کوئی رازقِ وطن ہے
ہے حدیثِ حسنِ شیریں کہ یہ خسروِ دگر ہے
نہ غنائے قیصری ہے نہ ادائے دلبری ہے
نہ وہ بندہ پروری ہے نہ وہ شوخیٔ نظر ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کوئی بدگماں حرم سے کوئی پاسباں حرم کا
یہ زوالِ رہبری ہے کہ کمالِ رہبر ہے

یہ امیرِ کارواں ہے وہ معینِ بے کساں ہے
نہ اسے میری خبر ہے نہ اسے تیری خبر ہے

میں کہاں ہوں تو کہاں ہے کہ سکوتِ دو جہاں ہے
نہ ہے دل میں درد باقی نہ فغاں میں اب اثر ہے

کوئی مر رہا ہے شاید کہ ہجومِ کرگساں ہے
میرا گھر جلانے والے مجھے تیرے گھر کا ڈر ہے

تجھے کیا خبر نہیں ہے کہ بدل گیا زمانہ !!
پھرے آفتاب اُلٹا، وہ گھڑی قریب تر ہے

تیری یاد کا ولی ہوں کہ میں واصف علی ہوں
میری انتہا یہی ہے تیرے سنگِ در پہ سر ہے

مَیں

میں کیا ہوں معلوم نہیں
میں قاسم مقسوم نہیں

میں تسلیم کا پیکر ہوں
میں حاکم محکوم نہیں!

میں نے ظُلم سہے لیکن
میں پھر بھی مظلوم نہیں

میں مستی کا ساغر ہوں
ہوش سے میں محروم نہیں

تیری رحمت چھوڑے کون
توبہ میں معصوم نہیں

میرے تبریزی انداز
میں مولائے رُومؒ نہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں مسجودِ ملائک ہوں
میں راقمِ مرقوم نہیں

میں مخلوق کا خادم ہوں
کون میرا مخدوم نہیں

جیتے جی مر جاتا ہوں !
مر کے میں معدوم نہیں

میں نے کیا کیا دیکھا ہے
میں یونہی مغموم نہیں

میں صحرا کی جان ہوا !
میں بادِ مسموم نہیں

میں مایوس نہیں لیکن
اُمیدِ موہوم نہیں

واصفؔ کیا نظمیں لکھے
رنگِ جہاں منظوم نہیں

اذانِ حُر

بڑا گھمنڈ، تفاخر، غرور اور تمکیں
یہ لے کے پہنچا کہاں سجدہ گاہ میں تو جبیں
لباس عطر میں ڈوبا ہوا ہے فکر میں دل
زباں پہ نامِ خُدا سُرخ چہرہ چیں بہ چیں
عصائے موسیٰ لئے ہاتھ میں پھرے ہے کہاں
فرعونِ وقت بتاؤ اسے یہ ہے مسکیں
کہ قہقہوں کی بلندی ہی اس کی پستی ہے
فغانِ نیم شبی مانگتا ہے یہ بے دیں
نظامِ نو کی خبر دے رہا ہے اِک چوہا
کہ جیسے شیر کوئی کارواں میں ہے ہی نہیں
بڑی سُریلی اذانوں میں محو ہیں سارے
اذانِ حُر بھی سُنی آپ نے یہاں کہ نہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے خود تو جھوٹا مگر بات کہہ رہا ہے سچ
بڑا مکار ہے یہ بیچتا ہے دینِ مبیں

غلام جان کے ان بے کسی کے ماروں کو
سنوارتا ہے یہ دُنیا بگاڑتا ہے دیں

اِمام بننے کا ہے شوق اس کو مدّت سے
بنا ہے درسِ نظامی کے آسماں کی زمیں

"خدا کی راہ میں جو مر گیا شہید ہُوا"
جناب راہِ خدا آپ کو ملی کہ نہیں!

خدا کے شکر میں بھرتا ہے پیٹ کو اتنا
کہ جیسے پیٹ ہو کچھوے کا، واہ رے رہبرِ دیں

حدیثِ قدسی کے ہر راز سے یہ ہے آگاہ
مِلا نہ گوشہ کوئی ہو گیا ہے کوٹھی نشیں

یہ ہیں غزالیِ دوراں کہ رومیِ ملّت!
کہ دام لے کے جو بولیں تو جھوم جائے زمیں

مکان اس کے ابھی چار پانچ چھ ہوں گے
مگر یہ رکھتا ہے بارہ اماموں پر بھی یقیں

ملے جو کثرتِ دولت بیاں کرے وحدت!
غریب لوگ بلائیں تو اس کو وقت نہیں

بیانِ تقویٰ توکّل طہارت و توبہ
بغیر دام کے بولے تو یہ کہاں کا امیں

غریب بھائی تمھاری ہی ہوش ختم ہوئی
تمھارے خون کا ہے طالب یہ عاقبت کا نہیں

نماز دار پہ ہوگی یا کربلا میں ادا!
کہ اب چمکنے کو ہے رازِ عاشقی کا نگیں

جبینِ شوق سے خود ڈھونڈ آستانۂ حُسن
صنم خیال کے سب توڑ دو کہ وقت نہیں

یہ کون بول رہا ہے نہ پوچھ واصفؔ سے
کہ وہ بیچارہ تو کاتب ہے رازدار نہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فصلِ گل

پھر بہار آئی گلستاں میں کھِلے سَرو سَمن
چاک کر ڈالے گلوں نے اپنے اپنے پیرہن
جھومتے ہیں وجد میں آکر جوانانِ چمن
پھر عنادِل، کبک و قمری ہو گئے ہیں نغمہ زن
عالم آرا ہو گئی مشاطۂ حُسنِ ازل!
دشت میں بادِ صبا ہے جیسے کوئی بے وطن
آج شاخوں سے شگوفے پھوٹتے ہیں اس طرح
دل کی تاریکی میں پھوٹے جیسے یادوں کی کرن
رنگ و بُو نے توڑ ڈالا ہے خزاؤں کا طلسم
نیم شب کے آنسوؤں سے ہے فروزاں انجمن
لشکرِ جذبات سے تاراج ہے اقلیمِ ہوش
حسن کی رعنائیوں سے ہے جنوں شاہِ زمن

سوئے گلشن اُٹھ رہی ہے شاہبازوں کی نگاہ
لوٹتے ہیں خاک میں اب کرگس و زاغ و زغن
مٹ گئے صیاد و گلچیں، جھومتی ہے ہر کلی
بے خطر بے خوف اپنے حسن میں ہو کر مگن
پھر قبائے لالہ سے بکھرا جمالِ گلستاں
بے نقابی ہے نقابِ نو عروسانِ چمن
ہر روِش گل پوشی ہے جیسے ہو فردوسِ بریں
آئینہ در آئینہ دیکھا چمن اندر چمن

دل کے آئینے میں واصِفؔ جھانکنے کی دیر ہے
گلشنِ ہستی کے در پر ہے نگوں چرخِ کہن

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رنگِ چمن

بدل کر رہ گئی رنگت چمن کی
نگاہیں جھک گئیں سرو سمن کی
خبر لیجے کسی کے پیرہن کی
ہوئی تجدید پھر دار و رسن کی

چھڑی ہے داستاں اس بانکپن کی
پھبن کی گیسوؤں کی اس دہن کی
بری نیت ہے کیوں زاغ و زغن کی
خدایا خیر ہو میرے وطن کی

ملی ہے کیا سزا ہم کو لگن کی
قیامت ہے توجہ اس مگن کی
کہ آئے بو بدن سے گو ختن کی
نہ کیجے بات مر کے بھی کفن کی

ملے گی خاک میں مٹی بدن کی
زمیں معتوب ہے چرخِ کہن کی
کوئی صورت نہیں باقی امن کی
بجھے گی آگ کیسے اس بطن کی

عجب ہے بات اس دیوانہ پن کی
نہ تن کی ہوش ہے باقی نہ من کی
ضرورت ہے کسی دنیا کے دھن کی
حقیقت کھل گئی دارِ محن کی

مگر کیا بات ہے میرے سجن کی
ہے قائم جس سے زینت انجمن کی
یہی ہے بارگاہ شاہِ زمن کی
سند پائی ہے کیا واصفِ سخن کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شہرِ لاہور تھا

پاک داماں کا گھر شہرِ لاہور تھا
یعنی داتا نگر شہرِ لاہور تھا
حُسن کا مستقر شہرِ لاہور تھا
عشق کا راہبر شہرِ لاہور تھا
محتشم مقتدر شہرِ لاہور تھا
گنجِ علم و ہُنر شہرِ لاہور تھا
طلبِ قلب و جگر شہرِ لاہور تھا
معتمد معتبر شہرِ لاہور تھا
چارہ جُو چارہ گر شہرِ لاہور تھا
ملک کا شیرِ نر شہرِ لاہور تھا
رُخِ رشکِ قمر شہرِ لاہور تھا
دانش بخیہ گر شہرِ لاہور تھا
حشمت و جاہ و فر شہرِ لاہور تھا

اِک انوکھا گھر شہرِ لاہور تھا
دلی سے بیشتر شہرِ لاہور تھا
اِک فغانِ سحر شہرِ لاہور تھا!
بے ریا بے خطر شہرِ لاہور تھا
مَستی و مَست گر شہرِ لاہور تھا
جامِ باب الخبر شہرِ لاہور تھا
حق پناہ حق نگر شہرِ لاہور تھا
خسروِ تاجور شہرِ لاہور تھا
بام و در با نظر شہرِ لاہور تھا
واصفِ باخبر شہرِ لاہور تھا
بزمِ "داتا" نگر شہرِ لاہور تھا

کل تلک ہی مگر شہرِ لاہور تھا
وہ یہی شہر تھا یا کوئی اور تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سرِ عرش نعرہ بپا ہُوا

سرِ عرش نعرہ بپا ہوا کہ یہ کون ہے اِسے کیا ہوا
کوئی منچلا ہے کہ دل جلا یا وجودِ ہست فنا ہوا

یہ مقامِ دِل ہے کہ الاماں یہ کہاں نصیبۂ قُدسیاں
کہ فغاں گئی سوئے لامکاں تو مکیں کا دل تھا ہِلا ہوا

یہ دعا تھی ایک غریب کی کسی دل جلے کے نصیب کی
کہاں بات تھی یہ قریب کی کہ فلک کا در تھا کھلا ہُوا

اسی قوم کی کہ جو سو گئی وہ بھٹک کے رہ بھی کھو گئی
وہ جو یادِ رفتہ ہی ہو گئی کسی راہزن کا بھلا ہُوا

چلے ہند سے تھے جو قافلے کہ خدا کی راہ میں لُٹے ہوتے
ابھی آ کے ٹھہرے ہی بھی نہ تھے کہ فساد و فتنہ بپا ہُوا

یہ مثال ایسی مثال ہے کہ مثال اس کی محال ہے
ہوا کیسا قوم کا حال ہے ہو چراغ جیسے بجھا ہُوا

یہ انوکھی راہوں پہ آ گئی کہ گئی ابھی کہ ابھی گئی
ملے راہ بر تو اسے کئی نہ کسی سے وعدہ وفا ہوا

یہ خدا کے نُور کی نُور ہے ابھی منزلوں سے ہی دور ہے
ہوا ہر قدم پہ قصور ہے کہ حجاب سا ہے پڑا ہُوا

یہ پلٹ کے جھپٹے تو قہر ہے یہی قوم حاصلِ دہر ہے
پڑی ساحلوں پہ یہ لہر ہے کہ ہے اس پہ جادو کیا ہوا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

طالبِ علم سے

ملّت کے جواں غور سے سُن لیں یہ کہانی
اب آئی نئے دور کی یہ صبح سُہانی
استاد کی عزّت سے ملے راہِ ترقی
اب چھوڑیئے گستاخی کی یہ رسم پُرانی
رہبر کے گریباں پہ ہے ہاتھ تمہارا
لاحول ولا یہ تو ہے شیطاں کی نشانی
ہے کھیل تماشوں میں بڑا وقت گزارا
ماں باپ کا ہے خوں جسے تم سمجھے ہو پانی
تعمیر تری اپنی ہی تعمیرِ وطن ہے!
تکمیلِ جنوں میں نہ لُٹا اپنی جوانی
ہے تیرے لئے علم کی راہوں میں اندھیرا
میں نے یہ سُنا تیرے ہی رہزن کی زبانی

تعلیم کی تکمیل میں ہے تیری سیاست!
لیڈر ہیں بہت کہنے کو یہ رام کہانی
اسلام کا گھر ہے یہاں اسلام رہے گا
اسلام ہے باقی تیرے لیڈر ہی ہیں فانی
استاد کی عزّت کرو ماں باپ کی خدمت
کافی ہے وطن کے لئے اسلام کا بانی!
اسلام کی رو سے ہی مُساوات ملے گی
گھبرایئے کیا آنے کو ہے صُبح سُہانی
دولت کے پُجاری ہی ہیں ملّت کے لٹیرے
ڈاکو کو سزا ملتی ہے، ہے رسم پُرانی
تم علم کی تحقیق میں مغرب کو پچھاڑو
لے آؤ ذرا چاند پہ رکھی ہے نشانی
جنگل میں ہیں جلسے کہ ابھی شیر نہیں ہے
آئے گا تو گیدڑ سبھی چلائیں گے پانی
راتوں کو بُرے لوگ پھرا کرتے ہیں واصف
سورج کی شعاعوں نے مگر ایک نہ مانی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور میں ہوں

سکوتِ دو جہاں ہے اور میں ہوں
میرے دل کی فغاں ہے اور میں ہوں
ہجومِ بیکراں ہے اور میں ہوں
وفورِ غم عیاں ہے اور میں ہوں

حقیقت کا بیاں ہے اور میں ہوں
نیازِ قدسیاں ہے اور میں ہوں
یہاں پیرِ مغاں ہے اور میں ہوں
شرابِ ارغواں ہے اور میں ہوں

ہجومِ عاشقاں ہے اور میں ہوں
میری ہی داستاں ہے اور میں ہوں
رحیلِ کارواں ہے اور میں ہوں
یقینِ بے گماں ہے اور میں ہوں

مآلِ آشیاں ہے اور میں ہوں
وہی برقِ تپاں ہے اور میں ہوں
نشانِ رفتگاں ہے اور میں ہوں
حرم کا پاسباں ہے اور میں ہوں

دعائے تشنگاں ہے اور میں ہوں
کہ کانٹوں کی زباں ہے اور میں ہوں
حدیثِ دلبراں ہے اور میں ہوں
پرانا رازداں ہے اور میں ہوں

حریمِ کشتگاں ہے اور میں ہوں
حیاتِ جاوداں ہے اور میں ہوں
سرودِ کن فکاں ہے اور میں ہوں
نظامِ ناگہاں ہے اور میں ہوں

بہارِ بے خزاں ہے اور میں ہوں
نگاہِ دل رواں ہے اور میں ہوں
وہی کل کا سماں ہے اور میں ہوں
وہ مصروفِ بیاں ہے اور میں ہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وفائے دوستاں ہے اور میں ہوں
نصیبِ دشمناں ہے اور میں ہوں

زبانِ جاہلاں ہے اور میں ہوں
سکوتِ عارفاں ہے اور میں ہوں

وجودِ ناتواں ہے اور میں ہوں
بہر سو رقصِ جاں ہے اور میں ہوں

حریرِ پرنیاں ہے اور میں ہوں
سرِ ریگِ جاں ہے اور میں ہوں

ہجومِ لیڈراں ہے اور میں ہوں
فلاں ابنِ فلاں ہے اور میں ہوں

نوائے قمریاں ہے اور میں ہوں
ندائے طوطیاں ہے اور میں ہوں

جوابِ لن تراں ہے اور میں ہوں
غرورِ مہوشاں ہے اور میں ہوں

امامِ ہر زماں ہے اور میں ہوں
وہی فخرِ بیاں ہے اور میں ہوں

قلندر کا نشاں ہے اور میں ہوں
برنگِ آسماں ہے اور میں ہوں

یہ سنگِ آستاں ہے اور میں ہوں
کہ وصفِ نیم جاں ہے اور میں ہوں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں کون ہوں

میں کون ہوں کیا پوچھا ہے آ تجھ کو بتا دوں
اِک دہکی ہوئی آگ ہوں چاہوں تو جلا دوں

میں پریم کا ساگر ہوں ترے پاس رہا ہوں !
مُنہ کھول ذرا تجھ کو بھی دو گھونٹ پِلا دوں

یہ جاننا چاہتے ہو کہ ہوں راز میں کِس کا ؟
آ خاک میں مِلنا ہے تو ہمراز بنا دوں

میں راز تو کھولوں گا مگر پیشتر اِس کے
چاہتا ہوں کہ آدابِ قلندر ہی سِکھا دوں

فطرت نے مجھے بخشا ہے وہ ذوقِ تماشا
بارنگ کو بے رنگ کے پردے میں چھُپا دوں

مشرق سے اگر آؤں تو ہوں زیست کا پیغام
مغرب سے نکل آؤں تو ہر نقش مِٹا دوں

خاموش رہوں خاک کا ذرّہ ہے مِرا نام
مستی کا بنوں نعرہ تو افلاک ہلا دوں

سرگرم ہوں کسی سوز کا میں دُکھ کا ہوں گانا !
اِک ہوک ہوں پتھر کے کلیجے کو ہِلا دوں

طوفان سے کھیلا ہوں کہ ہوں موجِ تلاطم
ساحل جو نظر آئے سمندر میں گرا دوں

ناقوس ہوں میں وقت کا، میں بانگِ درا ہوں
میں دوش کو فردا کبھی امروز بنا دوں

سچّا ہوں ولی ہوں کہ میں اِک رندِ علیؑ ہوں
مخفی ہوں جلی ہوں میں تجھے کیسے بتا دوں

واصِفؔ پہ گماں کر کے بڑا ظلم کیا ہے
بخشا ہے الٰہی نے بڑا دل کہ بھُلا دوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہ یہ راز ہے نہ سراب ہے

کوئی ہمسفر ہے نہ رازداں
چلا دل نظر کا ہے کارواں

ہے چمن چمن مرا ہم زباں
لو تڑپ کے جل اُٹھیں بجلیاں

یہ جہاں مرا ہے کہاں جہاں
میرے مہرباں ہے ترا جہاں

تیری اِک ادا کا ہے فیصلہ
ہمہ دلبری ہمہ دلبراں

میرے جُرمِ خانہ خراب کو
ملا آسرا تیرا آستاں

ہے قِدم حدوث سے ماورا
تو قِدم حدوث کا ہے گماں

ہے قِدم کا جلوہ حدوث میں
تو قِدم حدوث کی ضد کہاں؟

یہ ازل سے کہتے رہے ہیں ہم
کہ نظامِ ہستی ہے ناگہاں

میری بات میں وہ اثر ہوا
کہ جو "کُن" کہا تو ہوا "فکاں"

میری ذات میں ہوا میں نہاں
میں صفات میں ہوا ہوں عیاں

میرے مُلک میں ہے نظام کیا
یہی پاک لوگوں کا ہے ستاں

ہیں غریب میرے میں ان کا ہوں
کہ نوا ہے اِن کی مری زباں

میری قوم نوچی گئی ہے کیوں
کہ الگ بدن سے ہیں ہڈیاں

یہ ھجوم کیسا وہاں میں ہے
ہمہ لیڈراں ہمہ کرگساں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں ترا ہی حسنِ خیال ہوں
میں تیرے ہی نام کا ہوں نشاں

میرے ایک پنجے کی زد میں ہیں
یہ نظامِ نو کی تتلیاں !

میں اُٹھوں تو اُٹھتی زمین ہے
میں جھکوں تو جھکتا ہے آسماں

میں مٹاؤں دشمنِ ملک و دیں
میں نویدِ ہستیِ دوستاں

میرا نام کوئی نہیں مگر
میں بقائے ملک کا پاسباں

میری اک نظر کا شکار ہیں
جو بنے ہوئے ہیں فلاں فلاں

کوئی جا کے کہہ دو ذرا اسے
کہ تو فتنہ کیسے کرے یہاں

نہ یہ راز ہے نہ سراب ہے
ہے ظہورِ مولیٰ کی داستاں

یہ اسی کے فیض کا ہے کرم
ہے اسی کی بات مری زباں

ہے وہ شیر شاہِ زمن مکاں
ہے مجال کس کی کرے گماں

میں جو خود مجسم غم بنا
میری قوم کا غم رہا کہاں

نہ مٹا سکیں گے نشانِ منزل
ہر اک نشاں پہ ہے آستاں

وہ جو نقشبندِ وفا ہوئے
ہیں رضائے حق ہمہ چشتیاں

کہ جو سہروردِ قدیم ہیں
ہیں تمام میرے ہم زباں !

میں ہی شاہِ نو کا غلام ہوں
میں بنا ہوں نوشہِ کارواں

میں ہی صابری رند قادری
میں ہری ہری میں ہی ست گلاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے نشانِ داتائے ہر زماں
ہمہ عاشقاں ہمہ خواجگاں

ہے سلام پہلا یہاں روا !
کہ یہ پاک مرقدِ بیبیاں

ہو درود لاکھوں سلام اِن پہ
کہ جو ہیں اصلِ تجلّیاں

وہ غریب آقا یتیم و مسکین
کہ روحِ امیں سر بسجدہ دَرباں

یہ اسی کا نور ظہور ہے !
کہ وہ شاہ شاہانِ خسرواں

بلغ العُلیٰ کی بلندیاں
کشف الدُّجیٰ کی تجلّیاں

حسنت جمیع کی شوخیاں
صلّوا علیہ کی ہیں مستیاں

تو کہاں ہے واصفؔ بے نشاں
ہے انہیں کے فیض کی داستاں !

مزدور

مزدور کا لیڈر بھی ہو مزدور تو ہے بات
مزدور کی قسمت میں ہے کب کاروں کی بارات

ہر شب جو کلبوں میں ہوں بدمست مئے ناب
کیا جانیں کہ مزدور نے کاٹی ہے کہاں رات

یہ کرتے ہیں توہین غریبی کی ہماری !
قارون کے چیلوں نے کہاں بخشی مساوات

انسان کو پیدا کیا اُس خالقِ کل نے !
پیدا کئے جس ذات نے ارض و سمٰوات

وہ چاہے کرے جیسے کرے قادرِ مطلق
ہے کس کی یہ ہمّت کہ کرے اِس سے سوالات

وہ چاہے یتیموں کو پیغمبر کا لقب دے
مٹی سے اُگاتا ہے عجب رنگ کے باغات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خیبر جو اکھاڑے اسے وَجہُ اللہ بنا دے
جس ہات میں کنکر ہوں اسے اپنا کہے ہات

جی چاہے تو لے آئے اسے دشتِ بلا میں !
جس کے لئے اِک کھیل ہے اعجاز و کرامات

دریا کے کنارے رکھے معصوم کو تشنہ !
دے ریت کو عزّت تو پشیماں ہو فرات

مقتول کو تو زندۂ جاوید بنائے
ملعون کو قاتل کو کہے مات پہ کھا مات !

اس رب کی ہے تقسیم انوکھی میرے بھائی
کیا جانے اسے مشرک و مُلحد کی خرافات

چھینا ہے غریبوں کا اگر حصّہ کسی نے
مل جائے گا واپس کہ نہیں کوئی بڑی بات

ہے شرط مگر ایک کہ تسلیم کرو تم !
طابع ہیں خدا کے یہ جمادات و نباتات

وہ رزق کا ضامن ہے تیری جاں کا محافظ
وہ چاہے تو پیدا کرے شب و روز سے دن رات

عزّت دے کسی کو تو کسی کے لئے ذلّت !
جس حال میں رکھّے ہے اسی کی عنایات

ہم پر ہے اطاعت فقط اس ایک کی لازم
لیڈر کی خرافات سے نکلے گی خرابات

یہ ملّیں بنیں گی کسی بجلی کا نشیمن ! !
تم دیکھو تو کیا ہوتا ہے اب دور نہیں بات

مزدور نہ ہو خوش تو ہے لعنت ہی وطن پر
باغی ہو جو مزدُور تو ہے ختم ہر اک بات

یہ ملک دیا جس نے سنبھالے گا اسے وہ
ہے چشمِ کرم ساقیٔ کوثر کی عنایات

کچھ بات دعاؤں سے بھی ہو جاتی ہے حاصل
ہم بھول گئے طرزِ فغاں رسمِ عبادات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزدور تھا خود والیٔ امّت تھا اگرچہ!
مزدوری غریبی تو اسی نورؐ کی سوغات

کر شکر کہ مولا نے تجھے اپنا بنایا!
بے چین نہ ہو بھائی بڑے غور کی ہے بات

لعنت ہے وہ دولت کہ جو خود غرض بنائے
لعنت ہے وہ لیڈر کہ جو ہو مستِ خرابات

لعنت ہے وہ غربت کہ جھکے کفر کی جانب
رحمت ہے وہ غربت کہ جو پا جائے نجات

یہ دُنیا ہمیشہ سے ہی مومن پہ گراں ہے
لیکن یہ فراعین ہیں کیوں قاضیٔ قضات

اسلام نے ہر مسئلہ حل کر کے دکھایا
مشرق کا ہے اعجاز نہ مغرب کے کمالات

واصفؔ نے غریبوں کو ہے یہ مژدہ سُنایا
اب آنے کو ہے دَور کہ بس بھاگیں گے جنّات

عشق

تم چاہے جسے اپنا طلبگار بنا لو
بازار کو دیکھو تو خریدار بنا لو

ہر حرفِ تمنّا تیرا اعجازِ نظر ہے
اظہار کے انداز کو اشعار بنا لو

قطرے کو اگر چاہو تو قلزم نظر آئے
اِک ذرّہٴ ناچیز کو فنکار بنا لو

اے عشق تیرے دم سے ہے سب ذوقِ تماشہ
تم آتشِ نمرود کو گلزار بنا لو

تو ہاتھ نہ آئے تو یہ حیوان مجسّم
انسان کو تم صاحبِ اسرار بنا لو

واصفؔ اسی دُنیا میں وہ دُنیا بھی ملے گی
ہے شرط کہ تم عشق کو سالار بنا لو!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ظہورِ مولیٰ

ہے عجب کہ روتے غریب ہیں وہ کہاں جو رب کے قریب ہیں
ملے راہ بر عجیب ہیں، کوئی سر پہ جیسے چڑھا ہُوا

تو حرام کھا کے شراب پی، تو غریب مار کے خوب جی
تو جہنمی ہے تو دوزخی، تیرا چہرہ دیکھوں جلا ہُوا

لئے فوج سر پہ کھڑا ہُوا، ہے غنیم در پہ پڑا ہُوا
تو ہے غرضِ خود میں گڑا ہُوا تو ہی لیڈری کا خدا ہُوا

نہ امیر ہیں نہ فقیر ہیں کوئی رہبر ہیں نہ پیر ہیں
یہاں بو ترابی فقیر ہیں کہ ہے ملک اب بھی بچا ہُوا

نیا دَور آنے کو ہے ابھی کہ غریب ہوں گے تو ہوں سبھی
ملے چین پائیں سکوں جبھی کہ ملے گا حِصّہ چھنا ہُوا

ذرا کھول کان کی کھڑکیاں ہے ظہُورِ مولیٰ کی داستاں
کسی طُور پر ہیں تجلّیاں کہ کلیم پھر ہے گرا ہوا !

تجھے کیا بتاؤں او بے خبر، یہ خبر نہیں ہے یہ ہے نظر
مجھے حکم اتنا ہی تھا مگر کہ سُنایا جو تھا سُنا ہوا

ہے یہ عرض واصفؔ رِند کی کہ ملے حکومت فقر کو
ذرا تہ میں پہنچئے پند کی کہ ہے حکم رب نے کیا ہُوا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تلاش

کسی راہ بر کی تلاش ہے نہ ہی ہمسفر کی تلاش ہے
نہ نظر جو میری نظر ہوتی، مجھے اس نظر کی تلاش ہے

تو خبر کے دام میں آگیا، کہ جو مبتلائے گماں ہوا
میں نکل گیا سوئے لامکاں، یہ میری نظر کی تلاش ہے

مجھے منزلوں کی طلب نہیں، کبھی ہوتی ہوگی پر اب نہیں
جو ترے خیال میں کھو گئی، اسی چشمِ تر کی تلاش ہے

ترا غم ہی چارہ ساز ہے تیرا عشق ہی نماز ہے
کھلا جب سے رازِ مجاز ہے، کسی چارہ گر کی تلاش ہے

ہوں چراغ داغ بنا ہوا، سرِ شام جلتا ہوں شوق سے
مرے پاس آئیں گے وہ کبھی جنہیں اک سحر کی تلاش ہے

نہ فراق کی مجھے ہے خبر نہ خیال عرض وصال ہے
میں جبینِ شوق ضرور ہوں تیرے سنگِ در کی تلاش ہے

میں وہی ہوں واصفِ بے ہنر، تیری یاد میں ہوا دربدر
کہ فنا بقا کی نہیں خبر، تیری راہ گذر کی تلاش ہے

باغوں میں بہار آئی

باغوں میں بہار آئی
پی پی ہے پپیہے کی، کوئل کی پکار آئی

گل چاک نہ ہو جائیں
معصوم تمنّائیں، بے باک نہ ہو جائیں

معصوم نگاہیں ہیں
پل بھر کی خوشی دیکھی، پھر عمر کی آہیں ہیں

کیوں روتی ہے یہ شبنم
تم تم نہ ہوگے جب، ہم بھی نہ رہیں گے ہم

پل بھر کی خوشی دیکھی
روتے ہوئے شبنم نے پھولوں کی ہنسی دیکھی

جو آنکھ بدلتے ہیں
وہ لوگ زمانے میں پھر ہاتھ ہی ملتے ہیں

یہ کیسا زمانہ ہے
اس دُنیا میں آنا ہی جانے کا بہانہ ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں قطرے میں ہوں دریا

میں قطرے میں ہوں دریا — میں ذرّے میں ہوں صحرا
میں سمٹوں پھیلوں ہر سُو — میں ہوں اِک بادل کالا
میں مشرق میں ہوں مغرب — میرا انت کہاں ہو گا
میں شبنم موتی تارا — میں اشکوں کی ہوں مالا
میں چاہوں کس کو چاہوں — میری چاہت پر نہ جا
میں پربت دھرتی میری — میں شہباز فلک میرا
انت مجھے ہی پاؤ گے — میرے جیسا ڈھونڈ کے لا
آج ملن کی آئی رات — رو رو کے تھا دِن کاٹا
میں ہوں پریم تمہارا کون — تو ہے پیسے کا بھُوکا
تیری چاہت دھوکا ہے — میں ہوں دھوکے کا دھوکا
تو بھائی کی کاٹے جیب — نام نہ لے تو مولا کا
تو اندھا ہے کیا دیکھے — میں نے تجھ کو دیکھ لیا

تو گھر کس کو کہتا ہے — مٹی ہے تو جس گھر جا
ہم سے غلطی ایک ہُوئی — لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ
نہ جانے ہم نے کیونکر — کس کے نام پہ ملک لیا
ہم سندھی نہ پنجابی — ہم نے دلی کو چھوڑا
اب ہم غیروں کے ہیں غیر — یہ وہ ہم تم کون ہے کیا ؟
میں اسلام کا لیڈر ہوں — کون پڑھے لاحول ولا
میری ایک جماعت ہے — اسلامی انداز مرا
میں نے افسانے لکھے — میں نے علم بڑا پایا
میرا نام توکّل ہے — میں اب تخت کا ہوں شیدا
میں چاہوں سب کو ماروں — میرے پاس بڑا پیسہ
میں تقریر کا ماہر ہوں — نہ جانے کیا بول گیا
میں اب جنگ کروں تم سے — مدّت تک میں چُپ بیٹھا
لاٹھی گولی میرے پاس — نام تو لو اب جلسہ کا
میرے پاس ہزاروں جِن — کارندے میرے طلبا
اب میرے تیور بدلے — اب میرا انداز نیا
میرا ادب ہوا لازم — انا ربکم الاعلیٰ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں موجود وجودی ہوں — دیکھ ذرا میرا چہرہ
میں ہی غیب کا عالم ہوں — اب فتنہ برپا ہوگا
میرے گھر میں سو کاریں — میں اسلام نہیں ہوں کیا
پاکستان بنایا میں نے! — میں اِس ملک کا بانی تھا
میں اس ملک کا حافظ ہوں — جو ہوگا ہو جائے گا
اندھے لوگ کہاں دیکھیں — میں جانوں کہ قہرِ خدا

واصف نے کچھ پھونک دیا
میرا کام تمام ہُوا!

عید مبارک*

افسردہ ہیں افلاک و زمیں، عید مبارک
آزردہ مکان اور مکیں، عید مبارک
نمناک ندامت سے جبیں، عید مبارک
یہ عید کوئی عید نہیں، عید مبارک
یہ صبحِ مسرت ہے کہ شامِ غریباں
رنجیدہ و دلگیر و حزیں، عید مبارک
ملت کے جواں قید میں پابندِ سلاسل
پردیس میں کیمپوں کے مکیں، عید مبارک
چھلنی کیا کفار نے تاریخ کا سینہ
دل کو نہیں ہستی کا یقیں، عید مبارک

* سقوطِ ڈھاکہ کے بعد پہلی عید کے موقع پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

توحید پرستی ہی فقط جرم تھا میرا
گھٹائی ہے کیوں عظمتِ دیں، عید مبارک

کچھ بھول ہوئی ہم سے یہ کہنا ہی پڑیگا
بے وجہ یہ اُفتاد نہیں، عید مبارک

افسوس تو یہ آج بھی ہم ایک نہیں ہیں
اِک نظرِ کرم بانیِ دیں! عید مبارک

کہنا ہے بصد عجز یہ اربابِ وطن سے
کب آئے گا وہ دورِ حسیں، عید مبارک

بھٹکی تو ہے یہ قوم رہِ راست سے لیکن
اِس قوم کا ثانی ہے کہیں؟ عید مبارک

پہنچائے اسیروں کو صبا عید مبارک
گو دیر ہے اندھیر نہیں، عید مبارک

محبوس جوانوں کے عزیزوں سے یہ کہنا
مولا ہے نگہبان و امیں، عید مبارک

یہ بات قلندر کی قلندر ہی کہے گا
گو بات یہ کہنے کی نہیں، عید مبارک

"ہے جُرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات"
رُکتے ہیں کہیں پائے یقیں، عید مبارک

پھر نعرۂ تکبیر سے گونجیں گی فضائیں
آپہنچا ہے وہ وقت قریں، عید مبارک

مومن کبھی مایوس نہیں رحمتِ حق سے
مومن کا ہے دِل عرشِ بریں، عید مبارک

آنے کو ہے اب دورِ نزا میرِ عساکر
کہتی ہے تجھے فتحِ مبیں، عید مبارک

ملّت سے شہیدوں کا لہو کہتا ہے واصف
دُنیا کے عوض بیچ نہ دیں، عید مبارک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ترے جلووں کی زد میں آ گئے ہیں
ہم اپنے آپ سے شرما گئے ہیں

ہمارے پاس ہی وہ آ رہے تھے
بجا ہے ہم وہاں بے جا گئے ہیں

قیامت کا سہی دن تو طلوع ہو
سکوتِ شب سے ہم گھبرا گئے ہیں

بہت تھی مختصر روئیدادِ ہستی
چلے تھے گھر سے ہم گھر آ گئے ہیں

نگاہوں میں چھپا تھا قلزمِ اشک
یونہی واصفؔ سوئے صحرا گئے ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اِک درد کا قصّہ یاد رہا، میں دل کا لگانا بھول گیا
رو رو کے سنایا افسانہ، عنوان بتانا بھول گیا

کب کس کی نظر سے اپنی نظر ٹکرائی کہاں تو یاد تو کر!
مدہوش نظر نے مست کیا میں ہوش میں آنا بھول گیا

ساقی کی نظر سے پی میں نے، میخانے میں کہرام مچا
رندوں نے بہت پوچھا لیکن میں نام بتانا بھول گیا

کل تک میں کسی کی بزم میں تھا اب ڈھونڈ رہا ہوں محفل کو
اِک راگ الاپا تھا لیکن میں گیت سُنانا بھول گیا

گستاخ نہیں بے باک سہی، ناگاہ نگاہیں چار ہوئیں
میں سر کو جُھکانا بھول گیا نظروں کو گرانا بھول گیا

واصفؔ کو ملے انداز عجب آنسو ہیں مری ہستی کا سبب
کس بات پہ روتا ہوں ہر شب ہے قِصّہ پُرانا بھول گیا!

اپنے دیس میں مَیں پردیسی، اپنے گھر میں مَیں مہمان
رُوپ انوکھے یاد تری کے، تو چاہے اب مان نہ مان
بستی بستی، جنگل صحرا، تجھ کو ساجن ڈھونڈا ہے
ہر چہرے پہ آنکھ ہے میری، ہر آہٹ پر میرے کان
دیر و حرم کی سرحد سے ہے، دور تمہارا دیس پیا
شاہ رگ سے نزدیک مِلا ہے کل یوم ھو فی شان
شمس و قمر میں تیرے جلوے، ارض و سما میں نور تیرا
پتھر کانپے نام سے تیرے، انجم و شجر ہیں یسجدان
وحدت کثرت، کثرت وحدت، کھیل پرانا آنکھ مچولی
خود کو اپنی آنکھ سے دیکھے، ہم سے کیسی جان پہچان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سانس کی آری کاٹ رہی ہے عمر کا سایہ دار درخت
یہ بستی بسنے کی نہیں ہے، کوچ کا کر لیجیے سامان
یثرب دولہا کے سنگ ہولی ہر دم کھیلے الرّحمٰن
یٰسٓ و حٰمٓ مزمل، طٰہٰ نور والقرآن

واصفؔ بیچارہ کیا بولے، بھید تمہارا کیونکر کھولے
تو کیا ہے تو خود ہی جانے، یا جانے ناطق قرآن

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیرا ملنا محال کیا ہو گا
تو ملا بھی تو حال کیا ہو گا

سوچ کر لائیے جواب کوئی
جانتے ہو سوال کیا ہو گا

مرے ہوتے ہوئے ہوا نہ کبھی
بعد میرے وصال کیا ہو گا

تجھ کو دُنیا سے ہی نہیں فرصت
تجھ کو میرا خیال کیا ہو گا

یار کی یاد بن کے رہتا ہے
زخم کا اندمال کیا ہو گا

ان کی نظریں بدل گئیں واصفؔ
شیشۂ دِل میں بال کیا ہو گا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دارِ ہستی منتظر ہے صد انا الحق کی پُکار
میکدہ میں جُھومتی گاتی ہوئی آئی بہار

چشمِ ساقی نے کیا ہر رند کو ہے راز داں
چاک ہے دامانِ گل بلبل ہوا ہے بیقرار

جلوۂ محبوب کی رنگینیاں ہیں ہر طرف
دیدۂ حیراں لئے در دیوار ہے آئینہ دار

گرمیِ رخسار کہنا ہے تو کہہ لیجے اسے
زندگی بے کیف تھی ذوقِ فنا کا ہے خمار

بوعلی شہباز ہے شہباز ہے بوئے علی
سب علیؑ کا فیض ہے کہنے میں کیا ہوتی ہے عار

اِک انوکھے رنگ سے تعمیرِ ہستی ہو گئی
پھر جنوں نے کر دیا دامن خرد کا تار تار

کرگس و بگلے نے اپنا نام رکھا شاہباز
اور واصف چُپ رہے جیسے نہیں ہے ذوالفقار

○

میخانے کا در، ہے مَست نگر، نذرانے میں سر، پی لے کیا ڈر
ساقی کی نظر سے پی بچ کر، صد جام اگر ہمّت ہے تو بھر
مٹی میں ملے، تو راز ملے، ہر عقدہ کھلے، یوں دَور چلے
دلبر نہ ملے، دل کیوں نہ جلے، جب شمع جلے، پروانہ رہے کیوں کر
ساقی ہے جہاں، میخانہ وہاں، کر دل سے فغاں وجہ اللہ عیاں
مت کھول زباں، کر راز نہاں، ہو جائے عیاں، تو دار پہ سر
میں کیسے کہوں، جو چاہوں کروں، دیکھوں یا سُنوں، کُن سے فیکوں
اے سوزِ دروں، میں کس سے ڈروں، میں تھا میں ہوں، ہستی کا سفر
نعرہ ہی مِرا، ہے بانگِ درا، دی میں نے صدا، افلاک ہلا
اِک گجر بجا، تو سویا رہا، اب سو کے دکھا، نوبت گھر گھر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں جان گیا، پہچان گیا، تو نے جو کہا ، سامان گیا
لے آئے ہو کیا، پوچھے گا خدا، کر غور ذرا، اس وقت سے ڈر
ملّت کس کی، لاٹھی جس کی، بڑ بے حس کی، ہے تھی جس کی
آرائش کی، آلائش کی، آسائش کی اب بات نہ کر
کیوں چُور ہوا، مجبُور ہوا، رنجُور ہُوا، بے نُور ہُوا
جو دور ہوا، کافور ہوا، مغرُور ہُوا، نیچا ہُوا سر

واصفؔ کی سنو، اپنی نہ کہو، تم کیا جانو، تم کیا سمجھو
مستی دیکھو، ہستی سے ڈرو، چاہو تو سنو، ساقی حیدرؑ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

مرے ہی دل میں رہے اور رُو برو نہ ہوئے
برنگ اشک ملے حُسن چار سُو نہ ہوئے
مٹا خیالِ زمان و مکاں کہ جیسے ہم!
ترا جمال ہوئے خاکِ کُو بہ کُو نہ ہوئے
تیرے فراق میں صدیاں گزار دیں ہیں مگر
تمہارے جیسے ملے لاکھ، ہُو بہو نہ ہوئے
کہ رائیگاں ہوئے ابلیس کا نصیب ہوئے
وہ سجدے جو کسی چوکھٹ کی آبرو نہ ہوئے
چلا ہوا ہے ازل سے ہی کاروانِ خیال!
طیورِ قُدس کبھی صیدِ جستجو نہ ہوئے
میں چاکِ ہستی ہوں مجنوں کا پیرہن تو نہیں
یہ چاک وہ ہیں ازل سے ہی جو رفو نہ ہوئے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈبو گئی مجھے مستی میں اِک نگاہِ کرم
وہ ولولے ہیں کہ جو حاصلِ سبُو نہ ہوئے

ترے جمال کی رنگت کہاں کہاں نہ ملی
یہ اور بات کہ ہم حرفِ آرزو نہ ہُوئے

تمہارا ذکر ہر اِک لب پہ آ چلا تھا مگر
ہم ایسے کھوئے کہ بس وجہِ گفتگو نہ ہوئے

تمہاری یاد میں کعبہ بنا ہُوا ہے دل !
نگاہِ شوق کے سجدے بھی بے وضو نہ ہوئے

نشانِ منزلِ دل پوچھتے ہو کیا واصفؔ
چمن کے پھول کبھی محوِ رنگ و بُو نہ ہوئے

مجھے کب زندگی کی آرزُو ہے
مگر جب تک تمہاری جستجُو ہے

بہاریں ہی بہاریں ہیں چمن میں
گلوں میں رنگ ہے باقی نہ بُو ہے

ڈبویا ناخدا نے جو سفینہ
کناروں کو اسی کی جُستجو ہے

جُدائی کی شکایت کر رہا ہُوں
اِسی سے جو ہمیشہ رُوبرو ہے

تیرے چہرے کی رنگت دیکھتا ہوں
یہ کِس کی آرزوؤں کا لہُو ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جیسے تو پی رہا ہے میکدے میں
لہو ہے وہ لہو ہے وہ لہو ہے

تجھے اِک بار کیا واصِفؔ نے دیکھا!
تجھے پھر دیکھنے کی آرزو ہے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

جو سُنا تھا سُنا دیا میں نے
یعنی سب کچھ بتا دیا میں نے

جس کو دیکھا گیا تھا صبحِ ازل
اِس کا جلوہ دکھا دیا میں نے

بجلیوں کو مچلتے جب دیکھا
آشیاں خود جلا دیا میں نے

میں نے ہر سُو تمہارا غم پایا
یوں ترا غم بھلا دیا میں نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیرے اشکوں کی بات کیا کہئے
ہر قدم خوں بہا دیا میں نے

سنگِ در خود تڑپ کے آ پہنچا
یونہی سر کو جھکا دیا میں نے

رازِ تسلیم جب کھلا واصفؔ
نقشِ ہستی مِٹا دیا میں نے

○

مجھ کو مجھ سے جُدا کیا تُو نے
میرا بن کے یہ کیا کیا تُو نے

میرے آنسو بھی مجھ سے چھین لیے
اس قدر غم عطا کیا تُو نے

اب طلب کی طلب نہیں مجھ کو
نقشِ فانی فنا کیا تُو نے

چند لمحوں میں رات ختم ہوئی
صبحِ خنداں یہ کیا کیا تُو نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیری چاہت میں دُور جا نکلا
ماسوا ماورا کیا تُو نے

آج واصفؔ نے کہہ دیا اس کو
بخدا باخدا کیا تُو نے

مستیٔ عرفان ہی ہستی کا میری ناز ہے
آنکھ کا ہر ایک پردہ اِک جہانِ راز ہے
لُٹ گئی طرزِ فغاں رنگِ وفا اڑنے لگا
چُپ ہُوا بلبل کہ گل محوِ خرامِ ناز ہے
مے کشو جھومو کہ اب آئی بہارِ جاوداں
پھر وہی جوشِ جنوں ہے بے خودی کا ساز ہے
قافلہ ہے منتظر ہوٹل میں بے جاں ہے پڑا
میرِ ملّت کی طبیعت کیوں ہوئی ناساز ہے
ملک و ملّت کی نگہبانی کریں اہلِ جنوں
عقل خود بیں، خود نما، خود کار و حیلہ ساز ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب جہانِ رنگ و بُو میں انقلاب آنے کو ہے
پھر کسی محمود کا ہی منتظر ایاز ہے
طور سہما ہے کوئی موسیٰ قریب المرگ ہے
ڈر گیا خیبر کہ آئی دور کی آواز ہے

کہہ گیا واصفؔ جنوں میں بات کہنے کی نہ تھی
راز کے سینے میں پنہاں سینۂ ہمراز ہے

تو عبادت زباں سے کرتا ہے
دل عبادت فغاں سے کرتا ہے

بے حسی حاصلِ مراد تری
بات تو کس گماں سے کرتا ہے

مجھ کو تعلیم دے رہا ہے تو
بات میری زباں سے کرتا ہے

تیری دُنیا ہی دین ہے تیرا!
فیصلہ بے نشاں سے کرتا ہے

یہ مجسّم ہی سیفِ قاطع ہے
مشغلہ بے زباں سے کرتا ہے

تیری ہستی کا راز ہے پیسہ
سامنا نیستاں سے کرتا ہے

کیا بتاؤں کہ کون ہے واصفؔ!
بات کس کے جہاں سے کرتا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غم میں ڈوبے چاند ستارے
رات کا طوفاں دور کنارے

تم کیا جانو، تم کیا سمجھو
جیت کے بازی ہم کیوں ہارے

جل میں آگ لگائی کس نے
آنکھوں سے ٹپکے انگارے

پھاڑ کے پھینکا چاکِ گریباں
یار کی خاطر دار پہ وارے

ڈگمگ ڈگمگ ناؤ ڈولے
لے ڈوبیں گے کھیون ہارے

اس دُنیا میں کون کسی کا
اپنے ہی بیگانے سارے

شیخِ حرم کیسا ہے واصفؔ
میخانے میں رات گزارے

شبِ غم ہے کہ کوہِ گراں ہے!
سکوتِ دو جہاں محوِ فغاں ہے

وہی میں ہوں وہی کل کا سماں ہے
بہر سو رقصِ جانِ ناتواں ہے

تمہارے نام سے رنگیں ہوئی ہے
تمہیں کیا یہ ہماری داستاں ہے

مرے دل میں یا میرے غیر کے گھر
خُدا رکھے سلامت تو جہاں ہے

مری جاں تو سحر ہے یا قیامت!
ترے آنے کا ہر لحظہ گماں ہے

جہانِ رنگ و بُو میں قید کر کے
ستم ہے پُوچھتے ہو تو کہاں ہے

ترے فیضِ کرم سے آج واصفؔ
حریمِ لامکاں کا رازداں ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ظلمتِ شب میں ترے وعدے چراغاں کر گئے
اشکہائے بے بسی منزل کو آساں کر گئے

وائے نادانی گیا ان کے تغافل کا گلہ
منفعل ہو کے وہ ہم کو بھی پشیماں کر گئے

آزمایا ہم غریبوں کی وفا کو بار بار!
گاہے مورِ ناتواں گاہے سلیماں کر گئے

ہم نے پہچانا کہ ہیں خود ہی زلیخائے جہاں
ماہِ کنعاں کر گئے پابندِ زنداں کر گئے!

ہم نے واصفؔ دیکھ لیں تقدیر کی رعنائیاں
اک بُتِ کافر کے وعدے یوں مسلماں کر گئے

اب بیت گیا وعدے کا دن اب رات جُدائی کی آئی
ہر اشک تیری تصویر بنا، میں کیسے کہوں تو ہرجائی

یہ تیرے کرم کا صدقہ ہے یہ تیری نظر کا ہے جادو
ہے دل میں ترا سودا جب سے کہتے ہیں مجھے سب سودائی

ہر سانس میں تیرا نام لیا ہر بار پکارا ہے تجھ کو!
ہے یاد تری نس نس میں بسی تو ملجائی تو ماوائی

اک عمر تری راہوں میں چلے ہر گام پہ تیرے دیپ جلے
رستے نہ کٹے، لمبے تھے بڑے، لیکن نہ طبیعت گھبرائی

واصفؔ کو ملا ہے رازِ بقا اب خاک نشیں ہونا ہی پڑا
جب فیضِ نظر مولا کا ہوا، کہتے ہیں مجھے سب مولائی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ندا کی ہے تری راہ میں فنا کی
مری ہستی مصیبت تھی دوا کی

تجھے ہم ماورا سمجھے ہوئے ہیں
عبادت ہے محبت ماورا کی

ندامت سے مرا سر جھک گیا ہے
مجھے حاجت ہوئی جب بھی دعا کی

نظامِ دو جہاں برہم ہوا ہے
نگاہوں نے ذرا سی اِک خطا کی

وفا مشکل تھی سو رب نے ہمیں دی
جفا آسان تھی تجھ کو عطا کی

زمانے کا ہے ڈر واصفؔ وگرنہ !
ہے اِن کی بات میں شوخی بلا کی

ترے خیال نے بخشی تھی جو خوشی نہ رہی
تمھارے غم میں جو شامل تھی دلکشی نہ رہی

بڑے قریب سے دیکھی تھی ہم نے صُبحِ امید
قریب تر ہوئے جب ہم وہ روشنی نہ رہی

تم اپنے عہدِ جوانی کو رو رہے ہو مگر
ہم اپنے حال پہ روتے ہیں زندگی نہ رہی

بڑے وثوق سے ہم میکدے میں آئے تھے
نگاہِ ساقی جو اٹھی تو تشنگی نہ رہی

ہزار کہیئے کہ یہ آگ دل لگی میں لگی !
جب آگ لگ گئی دل میں تو دل لگی نہ رہی

وطن وطن تھا مرے ساتھ جو ہوا سو ہوا
دیارِ غیر میں کیا آبرو رہی نہ رہی

وہ آرہے ہیں، وہ آتے ہیں آنے والے ہیں
یہ اور بات کہ آنکھوں میں جان ہی نہ رہی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

طلب طلب ہے مگر دور بد نصیب سا ہے
کہ خواجگی تو رہی بندہ پروری نہ رہی

مری نوشت میں تھی خاکِ دو جہاں ورنہ
تمھارے فیضِ کرم میں تو کچھ کمی نہ رہی

محیط تھی مری ہستی پہ وہ نگاہِ کرم
بنی تھی بات مگر تابہ کے، بنی نہ رہی

وہ ایک بات کہ جس پر نثار تھا واصف
وہ بات جانِ تمنّا کو یاد ہی نہ رہی

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

مستی مئے عرفان کی کم ہو نہیں سکتی
بے کیف کبھی وادیِ غم ہو نہیں سکتی

لیلےٰ کا فسوں کہیئے کہ وحشت کا تقاضا
ویرانوں کی رونق کبھی کم ہو نہیں سکتی

کچھ پایا ہے یا کھویا ہے سب تیری عطا ہے
ہم خوش ہیں کہ توصیفِ کرم ہو نہیں سکتی

جن راہوں سے ہم گزرے چراغاں ہی کیا ہے
پروانوں کی راہ، راہِ عدم ہو نہیں سکتی

اعلانِ انا الحق سے کھلا راز یہ واصف
واصل جو کرے موت ستم ہو نہیں سکتی!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مرحبا حسنِ شانِ یکتائی
اپنی صُورت کا آپ شیدائی

اے خوشا ذوقِ بزم آرائی
خود تماشا و خود تماشائی!

کاسۂ چشم تھا تہی کب سے
آپ آئے تو آنکھ بھر آئی

اشکِ فرقت میں بارہا دیکھا
کیا قیامت ہے وصلِ ہرجائی

غیر کے پاس تذکرہ میرا
یاد میری تجھے کہاں آئی!

ھُو کا عالم ہے سو چکا عالم
اس کو کہتے ہیں عالم آرائی

آرزوئے کمال واصف کو
کوئے جاناں میں سر کے بل لائی

ہے ابھی تک جو سفر میں وہ میری منزل سہی
جو نگاہوں میں عبث ہے وہ میرا حاصل سہی
تو نہیں تو کیا ہمارے واسطے کچھ بھی نہیں
یاد ہی تیری مری جاں گرمیٔ محفل سہی
پا لیا ہے سب خرد مندوں نے رازِ زندگی
ہم گریباں چاک اپنے آپ ہی قائل سہی!
تیری جانب میں نے دیکھی ہے زمانے کی نگاہ
میرے رستے میں مری اپنی نظر حائل سہی
کشتیوں کے واسطے گرداب ہی گرداب ہے
ناخدا کے واسطے شادابیٔ ساحل سہی!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مرے پہلو میں شاید دل نہیں ہے
کہ اب اشکوں میں خوں شامل نہیں ہے
تلاشِ ناخدا مقصد ہے میرا
مرے پیشِ نظر ساحل نہیں ہے
نظر محجوب ہو جاتی ہے ورنہ!
یہاں پردہ کوئی حائل نہیں ہے
یہ شمع جل رہی ہے یا پتنگا
وہ کیا جانے جو خود واصل نہیں ہے
ہر اک تعمیر کی تخریب ضد ہے
تری منزل مری منزل نہیں ہے

ہماری خاک سے بھی بدگماں ہو
ترے سینے میں سِل ہے دل نہیں ہے
کمالِ حُسن ہے آئینہ سازی
ہمارا عشق ہی کامل نہیں ہے!

کہا ساقی نے واصفؔ کو بُلاؤ
کریں کیا گرمیٔ محفل نہیں ہے

○

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قدم قدم تیری راہوں میں گو چراغ جلے
ہمارے دل میں تری حسرتوں کے داغ جلے

اگر بہار یہی ہے تو پھر خزاں اچھی
کھلے ضرور مگر کھل کھلا کے باغ جلے

یہی ہے حاصلِ ہستی یہی ہے شمعِ مراد
پتنگے دے کے تِری بزم کا سراغ جلے

حیاتِ نو کا ہے پیغام یا کہ حشر کا دن
کہ دل جلا ہے بدن جل گئے ایاغ جلے

چلے تھے یار کسی ساتھ آخرش دیکھا!
کہ دِل جلے تو ملے، نہ ملے دماغ جلے

تمہاری یاد میں جل جل کے جل گیا واصفؔ
چراغ بن کے اِنہیں حسرتوں کے داغ جلے

انہیں بھی ہماری خبر ہو گئی ہے!

بڑی بات تھی مختصر ہو گئی ہے

محبت نہیں ہے تو یہ اور کیا ہے
تری آنکھ بھی آج تر ہو گئی ہے

ترا غم رہا زندگانی کا ساتھی
مسرت سے اپنی بسر ہو گئی ہے

ذرا تو نے اپنی نگاہوں کو بدلا!
یہ دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو گئی ہے

کیا آج واصفؔ نے سجدہ صنم کو
یہ لغزش نہ ہوتی مگر ہو گئی ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آدمی کا آدمی شیدا ملے
کون کس کے خون کا پیاسا ملے

انجمن آرائیاں ہیں چارسُو
شہر میں ذوقِ نظر تنہا ملے

آسماں زیرِ قدم آئے تو کیا!
دِل کی دُنیا میں کوئی رستہ ملے

مل سکیں ارض و سما لیکن کہاں
ڈال سے ٹوٹا ہوا پتّا ملے

نام جن کا ذہن میں آتا نہیں
اِن کا ہی چہرہ ہمیں ہر جا ملے

آج واصفؔ کا نشیمن جل گیا
کل یہی گلشن تمہیں جلتا ملے

مری ہستی عبادت ہوگئی ہے
مجھے ان سے محبّت ہوگئی ہے

تیرے آنے سے پہلے تھی قیامت
تم آئے تو قیامت ہوگئی ہے

سکونِ دل سے اس کا واسطہ کیا
تری جس پر عنایت ہوگئی ہے

سراغِ زندگی بخشا ہے جس نے
اسی غم سے عقیدت ہوگئی ہے

نہیں ہے دخل کچھ تیری جفا کا
یونہی رونے کی عادت ہوگئی ہے

وہ آئے غیر کو لے کر لحد پر
مصیبت پر مصیبت ہوگئی ہے

وہ کہتے ہیں کہ واصفؔ مر چکا ہے
مبارک ہو شہادت ہوگئی ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یار کو اشکبار دیکھا ہے
رازِ دل آشکار دیکھا ہے!

جس نے پایا ہے نقشِ پائے ناز
سر وہی سوئے دار دیکھا ہے

دیدہ گریاں و سینۂ بریاں
حُسن کا شاہکار دیکھا ہے

چشمِ ساقی میں ڈوب کر ہم نے
قلزمِ بے کنار دیکھا ہے

بے نیازِ وفا کو دُنیا نے
محوِ صد انتظار دیکھا ہے

دامنِ صبر اب کہاں واصفؔ
ہر رگِ تار خار دیکھا ہے!

ہر ذرّہ ہے اک وسعتِ صحرا میرے آگے
ہر قطرہ ہے اک موجۂ دریا میرے آگے

اک نعرہ لگا دوں کبھی مستی میں سرِ دار
کعبہ نہ بنے کیسے کلیسا میرے آگے

وہ خاک نشیں ہوں کہ میری زد میں جہاں ہے
بل کھاتی ہے کیا موجِ ثریا میرے آگے

میں ہست میں ہوں نیست کا پیغام مجسم
انگشت بدنداں ہے مسیحا میرے آگے

میں جوش میں آیا تو یہی قُلزمِ ہستی
یوں سمٹا کہ جیسے کوئی قطرہ میرے آگے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لے آیا ہوں افلاک سے ملّت کا مقدّر
کیا کیجیے مقدور کا شکوہ میرے آگے

اُستادِ زماں فخرِ بیاں[۴] کی ہے توجّہ
غالب کی زمیں کب ہوئی عنقا میرے آگے

واصِف ہے میرا نام مگر راز ہُوں گہرا
ذرّے نے جگر چیر کے رکھا میرے آگے

تُو کرے ستم ہے ستم کرم
تو صنم ہری میں ہری صنم
من و تو سے بحث نہیں مجھے
تیرا غم ہوا ہے ہرا ہی غم
تیرے جلوہ ہائے قدیم نے
کیا ہر حدوث کو ہے قدم
کہ نہاں عیاں ہے عیاں نہاں
ہمہ آئینم ہمہ صورتم
تیری یاد میری نماز ہے
میرا سر جھکا ہے صنم صنم
تیری زلف ہائے دراز کا
میں ایازِ ناز بنا ہوں خم!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیرے میکدے کا میں راز ہوں
تیرے میکشوں کا میں جامِ جم
ہے فنا بقا کی کہاں خبر
کہ جنم ہی موت کا ہے جنم
یہ تیرے کرم کا ہے فیصلہ
کہ میں شاہبازِ قلندرم

میں وہی ہوں واصفِ بے خبر
کہ نہ کم نہ بیش نہ بیش نہ کم

رِندِ مولیٰ کیسے کاٹیں شامِ غم
مے کشی خوباں پرستی جامِ جم
حُسنِ اوّل عاشقِ خود جلوہ گر
ایں جہاں آئینۂ روئے قدم

خویش را برخویش شیدا کردہ ای
من مثالِ رنگِ گل محوِ منم
مستیٔ عرفاں مری ہستی کا راز
رقصِ بسمل، سازِ ہستی دیدہ ام

وہ ہوئے، میں ہوا کہ آپ بھی
ہیں صنم گر بھی محوِ رنگِ صنم
شرحِ رسمِ عاشقی ہے کیا
چشمِ تر، آہ، سوزشِ پیہم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یادِ او، جز دیدِ او یادِ دگر
یا ملے بت خانہ یا ٹوٹے صنم
نورِ مطلق خود تجلّی کا شکار
خود چھپے خود پائے خود کو ہر قدم

واصفِ بے نام و نسبت کا نہ پُوچھ
نامِ مولیٰ مِل گیا اس کو قلم

دل اِن سے جو مانگا تو پشیماں ہوئے ہم
نادان تھے، نادان تھے نادان ہوئے ہم
ہم تجھ کو دکھا دیتے خُدائی کا تماشہ
سو باتوں کی اِک بات کہ اِنسان ہوئے ہم
جب سے تری چوکھٹ پہ جھکایا ہے جبیں کو
ہم رِند بنے، مستِ عرفان ہوئے ہم
ہر چہرے میں آتا ہے نظر اپنا ہی چہرہ
خود آئینہ خود دیدۂ حیران ہوئے ہم
یوں دل میں لئے پھرتے ہیں تصویر تمھاری
جیسے کسی کعبے کے نگہباں ہوئے ہم
وعدہ ہے ملاقات کا اب آنا پڑے گا
اے جان تری یاد میں بے جان ہوئے ہم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اِس پردۂ ہستی کو کیا چاک تو دیکھا
انسان کہاں مظہرِ یزداں ہوئے ہم
پہچان گئے تجھ کو زلیخائے زمانہ
بدنام ہوئے یوسفِ کنعاں ہوئے ہم

اِک بُت کی پرستش میں کُھلا راز یہ واصفؔ
کافر جو ہوئے حافظِ قرآں ہوئے ہم

○

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں تو ہوا ہوں گردشِ شام و سحر میں گُم
منزل کو کیا ہوا، وہ ہوئی کس سفر میں گُم!
کیوں گم ہوئی نگاہ تری کائنات میں
جب سے مِری نظر ہوئی تیری نظر میں گُم

ساحل پہ آ لگا ہے، میرے ناخدا کی خیر
اپنی بلا سے کشتی ہوئی کس بھنور میں گُم

انجامِ آرزو ہے فقط مرگِ آرزو
دل سے نکل کے بات ہوئی خود اثر میں گُم

محشر سے کم نہیں ہے یہ ہنگامِ زندگی
پھرتے ہیں لاکھوں آدمی تنہا نگر میں گُم

یہ اور بات تجھ کو ہماری خبر نہ ہو
ہم ہو چکے ہیں کب سے تیری رہگذر میں گُم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب صبحِ نو سے خاک توقع کرے کوئی
جب آفتاب ہو گیا گردِ سفر میں گم

اُڑنے کے بعد آپ خلاؤں میں کھو گئے
اچھے رہے ہمیں کہ رہے بال و پر میں گُم

واصف وہ ایک بات جو لب تک نہ آ سکی
وہ بات ہو گئی ہے مری چشمِ تر میں گُم

○

کیا ملے واصف کی مستی کا سراغ
چشمِ ساقی نے کیا روشن چراغ

ہر قدم پہ اک نئی منزل ملی
گل کھلے ہیں یا ہمارے دل کے داغ

خود ہوا ہے جلوہ گر حسنِ ازل!
ہے جنوں کی سلطنت، عاجز دماغ

مستیِ رنداں سے جھوم اٹھی زمیں
آسماں ہے سرنگوں جیسے ایاغ

دل میں آنکھیں ہیں تو ہے آنکھوں میں دل
باغ میں ہیں پھول اور پھولوں میں باغ

○

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹکرا گئی کسی کی نظر سے مری نظر
گویا شبِ فراق سے آکر ملی سحر

راہبر ملا نہ راہ میں کوئی بھی ہمسفر
پوچھو نہ کس طرح سے ہوئی زندگی بسر

ہر مرحلے پہ ذہن میں یہ کشمکش رہی
ہستی سے ہو مفر کہ مراحل سے ہو مفر

ہم کو خودی نے اپنا خدا ہی بنا دیا!
جب بے خودی ملی تو گرے پائے یار پر

وارث ہے میکدے کا وہی رندِ تشنہ کام
جس کی نظر ہو گردشِ لیل و نہار پر

وہ دن کہاں گئے کہ محبّت تھی زندگی
اب وہ نظر کہاں ہے کہاں دل کہاں جگر

آوارگانِ عشق نے منزل کو پا لیا
راہوں میں سر پٹختی رہی عقل عمر بھر

تاثیر ڈھونڈتی تھی کبھی آہِ نارسا
اب ڈھونڈتا ہے آہ کو روتا ہوا اثر

دل پر تری جفا کے سوا اور بھی ہیں داغ
تاروں کی روشنی بھی رہی زینتِ قمر

واصِفؔ کو کس نے ہوش سے بیگانہ کر دیا
فطرت جنوں پسند تھی لیکن نہ اس قدر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کل کی بات سُناؤں آج
اچھا ہو مر جاؤں آج

جھانک میرے آئینۂ دل میں
اِک چہرہ دِکھلاؤں آج

تیری زُلف کے بادل چھائے
میں بارش برساؤں آج

ہجر کی رات ستارے روشن
چاند کہاں سے لاؤں آج

تڑپ تڑپ کے یہ دن آیا
تجھ کو بھی تڑپاؤں آج

میرے آنسو انگارے ہیں!
جل میں آگ لگاؤں آج

میرے گھر من موہن آئے
دیپ پہ دیپ جلاؤں آج

سکھیاں سنگ کئی جُگ بیتے
ساجن کے گھر جاؤں آج

واصِف گہرا راز کسی کا
میں کیسے بتلاؤں آج

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چلتے چلتے رُک گئی نبضِ حیات
بے کسی کی داستاں ہے کائنات

ماہِ کامل کا تصوّر بھی نہیں
چھا گئی دُنیا پہ گویا کالی رات

سُرخرو ہے کس کا تُو پی کر لہُو!
دیکھنے کی ہے، نہیں کہنے کی بات

پس گئے دہقان و مزدورِ وطن
اب بھی پُجتے ہیں یہاں لات و منات

لب پہ ہے فرعون کے نامِ خدا
دین کا دامن ہے اب دُنیا کے ہات

ہے جنوں کے ایک رُخ پھرنے کی دیر
شاطرانِ ہوش کی بازی ہے مات

کون ہے واصفؔ کہ اُلجھے آپ سے
دل مرا ہے آپ ہی کی کائنات

روتے روتے گزار دی ہے رات
ایک مفلس کی زندگی ہے رات

دن کو بھی رات کا خُمار رہا!
مے پرستی میں کٹ گئی ہے رات

صُبحِ امید کی تلاش کہاں
صُبح ہوتے ہی چھا گئی ہے رات

تیری آنکھوں کی مستیوں کی قسم!
میں نے آنکھوں میں کاٹ دی ہے رات

مشرق و مغرب و شمال و جنوب
چار سُو پھیلنے لگی ہے رات

دن کو واصفؔ کا دل نہیں لگتا
دل لگا ہے کہ دل لگی ہے رات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مجھے منظور کب تھی زندگی تجھ سے جُدا ہو کر
ڈبویا مُجھ کو تیرے درد ہی نے آسرا ہو کر

کوئی خطرہ نہیں اب قافلے والوں کے لُٹنے کا
کوئی رہزن نہ آئے گا مگر ہاں رہنُما ہو کر

سفینہ بھی مرا، ساحل بھی میرے، موج بھی میری
شکایت سُن کے میری ناخُدا بولا خُدا ہو کر

نوشتہ ہے میری تقدیر کا یا آنکھ کا دھوکا!
کہ اپنا یار ملتا ہے مگر اب دوسرا ہو کر

خطا واروں پہ سنتے ہیں نگاہِ لُطف رہتی ہے
مِلا کیا حضرتِ ابلیس کو یاں بے خطا ہو کر

نظر سے دُور ہو کر ہم قریبِ جان رہتے ہیں
مرے دِل نے پکارا ہے مُجھے تیری صدا ہو کر

ہمیں تڑپا کے بھی ان کو تڑپنا آگیا واصِف
دفا کرتے ہیں وہ ہم سے بظاہر بے وفا ہو کر

مجھ کو تیری تلاش کیا ہے اب
تو مجسّم ہی میں بنا ہے اب

تو ورائے گماں ہی اچّھا ہے
یہ بھی میرا گماں ہُوا ہے اب

عشق سے حُسن، حُسن سے ہے عشق
جس نے رب رب کیا ہُوا ہے اب

منظرِ دل ہوا ہے پھر کِس کا!
زیست کا نقش مٹ چکا ہے اب

آج انوار ہی کی بارِش ہے
شامِ غم کا دیا بُجھا ہے اب

بخدا اب خُدا کا نام نہ لُوں
جھوٹ سُن سُن کے تھک چکا ہوں اب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قیس لیلیٰ بنا نہ قیس رہا
رازِ مدّت میں آ کھلا ہے اب

ذکرِ لیلیٰ بھی غیرِ لیلیٰ ہے
چھوڑ غزلوں میں کیا رکھا ہے اب

مَست میں ہوں کہ تُو ہے مستی میں
مُجھ کو اتنا بھی ہوش کیا ہے اب

رِند نے آنکھ کھول کے رکھ دی
شیخ بھی رقص کر رہا ہے اب

وہ ہوئے مائلِ کرم خود ہی
یونہی تو کیا سے کیا ہوا ہے اب

دار کیا ہے بقا کا پہلا قدم
میکدہ کیا ہے، کربلا ہے اب

آج واصفؔ بڑا ہی نادم ہے
یونہی دامن میں چھُپ گیا ہے اب

تمہاری یاد میں ہر ذرّہِ دل، دل نظر آیا
سکونِ دل کا مِلنا اب بڑا مشکل نظر آیا

طوافِ کوئے جاناں زیست کا حاصل نظر آیا
ہٹے اِس سنگِ در پہ سَر، اسی قابل نظر آیا

تلاطم خیز طوفانوں سے ٹکراتے رہے ہر دم
ڈبو دی ہم نے خود کشتی جونہی ساحل نظر آیا

نگاہِ ناز کے جلووں کی رعنائی معاذاللہ
کوئی بسمل نظر آیا، کوئی گھائل نظر آیا

جہانِ عشق میں اب زندگی پھر لوٹ کر آئی
کوئی منصور مستی میں سُوئے مقتل نظر آیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جبینِ شوق نے خود آستانِ حُسن کو ڈھونڈا
کمالِ حُسن سے ہی عشق ہے کامل نظر آیا

تمہاری آنکھ سے دیکھا تمہیں تو اُٹھ گیا پردہ
ہماری آنکھ کو جلوہ تیرا حائل نظر آیا

نظامِ میکدہ واصفؔ بدلنے کے قریب آیا
اندھیری رات میں ہم کو مہِ کامل نظر آیا

میں کہاں حُسن آشنا ہوتا !
تو ہی پردے میں چھپ گیا ہوتا

یہ نہ کہتے ہے داستاں اچھی
حالِ دل آپ نے سُنا ہوتا

بند کلیوں کو توڑنے والے
صبر کر لیتے گُل کھِلا ہوتا !

موت روشن ہے زندگی تاریک
کاش پروانہ کہہ گیا ہوتا !

خاک آئی بہارِ گلشن میں
آپ ہوتے تو کچھ مزا ہوتا

شکر ہے یہ کہ بے نیاز ہے تو
شکر ہم سے کہاں ادا ہوتا

دلِ واصفؔ کا کیا بہلنا تھا
آپ ہوتے یا آپ سا ہوتا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تو ہے تیری آرزو ہے میں کہاں
ہر طرف بس تو ہی تو ہے میں کہاں

یہ حقیقت ہے یا اک وہم و خیال
آئینہ ہی رو برو ہے میں کہاں

دیدۂ حیراں سنبھل گُل نے کہا
یہ جمالِ رنگ و بو ہے میں کہاں

پیکرِ ہستی میں ہستی چھپ گئی
مُجھ کو میری جستجو ہے میں کہاں

عِشق اوّل ہے یا پہلے حُسن ہے
دل نظر کی گفتگو ہے میں کہاں

اِک جہاں ڈھونڈا کہ تھا یومِ وصال
شامِ ہجراں چار سُو ہے میں کہاں

سو گیا واصِفؔ کہ گردش تھم گئی!
ہاتھ میں ان کے سبُو ہے میں کہاں

بار بار آزما کے چھوڑ دیا
اس نے اپنا بنا کے چھوڑ دیا

چشمِ ساقی نے مَست کر ڈالا
قُلزمِ مے پلا کے چھوڑ دیا

ہم یہ سمجھے کہ رُوبرو وہ ہیں
آئینہ یوں دکھا کے چھوڑ دیا

نام اپنا لیا مگر مجھکو!
میرا قصّہ سُنا کے چھوڑ دیا

ناخدا نے سفینۂ اُمید
عین طوفاں میں لا کے چھوڑ دیا

یا علیؑ کہہ کے اس کو اپنایا
اس نے واصِفؔ بنا کے چھوڑ دیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دل کے اندر کبھی ورا دیکھا
پرتوِ حُسن جا بجا دیکھا

اب خدا آدمی نہ ہو جائے
ہم نے ہر آدمی خدا دیکھا

کس نے مِلّت کی توڑ دی تسبیح
دانہ دانہ جُدا جُدا دیکھا

خار زاروں کو سرخرو پایا
گُلِ خوش رنگ زیرِ پا دیکھا

واعظِ شہر بدگماں نکلا
ہم نے رِندوں کو باخدا دیکھا

آدمیّت کی لاش پر ہم نے
رقصِ اِبلیس برملا دیکھا

یہ بھی اعجازِ عشق ہے واصفؔ
جا بجا اس کا نقشِ پا دیکھا!

غزل کیا ہے فقط اشکوں کی مالا!
مذاقِ شعر نے بس مار ڈالا!

مٹا دیتے زمانے بھر کے غم
غمِ جاناں نے ہر غم میں سنبھالا

پڑے ہم اِن کے پاؤں پہ تو بولے
پڑا ہے آج کِس آفت سے پالا

نہ دل اپنا نہ جاں اپنی نہ ہستی
یہ سرمایہ ہے اپنا دیکھا بھالا

کمالِ سنگِ در کہیے جبیں کو
نگاہ کو جانیے زندہ جوالا

کسی کے راز کا دل رازداں ہے
کسی کے اِذن کا ہے لب پہ تالا

کسی کی زُلف ہے تاریکیٔ شب
کسی کے رُخ سے ہوتا ہے اُجالا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کسی کی یاد ہے روئیدادِ ہستی
کسی کا نام ہے عُنوانِ بالا
کسی کا ہاتھ ہی دستِ شفا ہے
کسی کا دُکھ بنا ہے دل کا چھالا

کوئی چاہے تو یہ دُنیا ہے جنّت
کوئی رُوٹھے تو مُنہ دوزخ کا کالا

فنا سے ہے بقا واصفؔ نے دیکھا
یہ ہستی کیا ہے اِک رنگین جالا

ایک وجہِ قرار باقی ہے
آپ کا انتظار باقی ہے

اپنی ہستی پہ اختیار نہیں
موت پر اختیار باقی ہے

دیکھنا اپنے بس کی بات نہیں
ہاں مگر ذکرِ یار باقی ہے

اپنے دامن میں کوئی تار نہیں
سانس کا ایک تار باقی ہے

تُجھ سے جو دُور ہے وُہی فانی
جس کو ہو تُجھ پیار باقی ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کوئی دامن نہیں کہ پھیلا دوں
دامنِ داغدار باقی ہے

دور ہی بے وفا تھا آپ نہ تھے
آپ کا اعتبار باقی ہے

کارواں کوچ کر گیا واصفؔ
کارواں کا غبار باقی ہے!

مرا وجود کیا تھا تیرے پیار سے پہلے
خزاں رسیدہ چمن تھا بہار سے پہلے!

شبِ سیاہ میں تاروں کی روشنی کب تھی
چراغ جلتے ہیں کب انتظار سے پہلے

کسی کے دم سے ہے ہستی میں اعتماد کا رنگ
میں خود گریز تھا اِس اعتبار سے پہلے

طلب ہے جانِ طلب، اِس کو جاں نثار نہ جان
زمانہ مر گیا اِس جاں نثار سے پہلے

وہ پہلی بار مِلا جب مجھے خیال ہُوا
میں جانتا تھا اسے پہلی بار سے پہلے

وہ آدمی تھا کہ جھونکا تھا بادِ صرصر کا
اُڑا کے لے گیا رنگت قرار سے پہلے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گذر نہ ہوش سے الفت میں جلد بازی نہ کر
مذاکرات بھی کر اپنے یار سے پہلے
تعینات میں رہ کر جنوں کی بات نہ کر!
نکل خرد کے گریبان کے تار سے پہلے

ازل سے بارِ امانت ہمیں ملا واصفؔ
ہزار بار تجھے اِس ایک بار سے پہلے

بدلے ہوئے حالات سے ڈر جاتا ہوں اکثر
شیرازۂ ملّت ہوں بکھر جاتا ہوں اکثر

میں ایسا سفینہ ہوں کہ ساحل کی صدا پر!
طوفان کے سینے میں اُتر جاتا ہوں اکثر

میں موت کو پاتا ہوں کبھی زیرِ کفِ پا
ہستی کے گماں سے بھی گزر جاتا ہوں اکثر

مرنے کی گھڑی آئے تو میں زیست کا طالب
جینے کا تقاضا ہو تو مر جاتا ہوں اکثر

رہتا ہوں اکیلا میں بھری دنیا میں واصفؔ
لے نام مرا کوئی تو ڈر جاتا ہوں اکثر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میرے وطن کی خیر مری انجمن کی خیر
کرگس کے اژدہام کی زاغ و زغن کی خیر

برقِ تجلّیات کی رنگِ چمن کی خیر
جلتے ہوئے نشیمن، سرو سمن کی خیر

کس بانکپن سے دستِ قضا نے کیا شکست
اس جامِ آرزو کی، اسی بانکپن کی خیر

صحرا کی وسعتوں میں صبا بھی سموم ہے
جس کا وطن اُجڑ گیا اس بے وطن کی خیر

دیکھا ہے ہم نے غم سے سیاہ پوش آفتاب
کیسے کہیں کہ صبح کی پہلی کرن کی خیر

اب کارواں کو ڈھونڈتی ہے گردِ کارواں
رہبر بھی کہہ رہا ہے کہ ہو راہزن کی خیر

سیّاس دہر نے جسے مفلوج کر دیا !
اس نوجوان، مردِ جری، صف شکن کی خیر

اک مختصر طلب ہے مری جاں بُرا نہ مان
کاغذ کا ہی سہی، ہو میرے پیرہن کی خیر

یہ آرزو کا خون ہے واصف بُرا نہ مان
آتی نہیں نظر مجھے چرخِ کہن کی خیر

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اپنی خبر نہیں ہے تیرے انتظار میں
بس میں بہار ہے نہ خزاں اختیار میں

جو بدگماں تھے وہ ابھی بدگمان ہیں
جن کو تھا اعتبار وہ ہیں اعتبار میں

گلشن میں اپنا کون تھا ساتھی نہ آشیاں
رکھ لی قفس نے آبروئے فصلِ بہار میں

راہِ طلب میں ہم سے کوئی بھول ہو گئی
اغیار آ رہے ہیں نظر کوئے یار میں

مایوسیوں نے ساتھ دیا لامکاں تک
اُمید سو گئی تھی تیری راہ گزار میں!

بیباکی اور چیز ہے گُستاخی اور شئے
لازم ہے احتیاط، سو ہے مے گسار میں

واصفؔ جہانِ عشق میں سوداگری ہے جُرم
کب جیت کو خبر ہے جو ہے لطف ہار میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غمِ زمانے کے اور جاں تنہا
تم وہاں اور میں یہاں تنہا

تیری دُنیا میں اِک ہجُوم سہی!
ہم غریبوں کا ہے جہاں تنہا

ایسے رہبر کو راہ بَرمَت جان
چھوڑ آئے جو کارواں تنہا

برق بھی ساتھ جل گئی ہو گی!
جل نہیں سکتا آشیاں تنہا!

دعویٰ کیجیے مگر دلیل کے ساتھ
ورنہ بے کار ہے بیاں تنہا

عقل کو محوِ گفتگو پایا
عشق دیکھا ہے بے زباں تنہا

چل دیئے سب مریض سُوئے عدم
رہ گئیں چارہ سازیاں تنہا

میں نہ ہوتا تو آئینہ رہتا
اپنی ہستی میں بے نشاں تنہا

اور واصِفؔ کو کچھ نہیں درکار
ہاں تیرا سنگِ آستاں تنہا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جہاں پھیلے تیری یادوں کے سائے
ستارے بن کے آنسو جگمگائے

تمہاری بے رُخی کو خاک پروا
تیری محفل میں کوئی خاک آئے

وہ مُنہ کو پھیر کر کہتے ہیں مجھ سے
تمہارا حال اب دیکھا نہ جائے

تیری یادوں کے رنگیں پھول ہم نے
خمِ گیسوئے دوراں میں سجائے

محبت ہو تو مسجودِ ملائک
نہیں تو ہم سے بہتر چارپائے

گریباں کیا ہے کیا اِس کی حقیقت
مری وحشت سے صحرا خوف کھائے

انہیں سے پُوچھنے واصفؔ چلا ہے
اِجازت ہو تو آؤں بن بُلائے

قتیلِ ناز ہوئے ہم کہ شہباز ہوئے
ہوئے تو خاک مگر ہم جہانِ راز ہوئے

نظامِ گلشنِ ہستی سنوارنے کے لئے
ہجومِ اشک بنے سجدۂ نیاز ہوئے

مثالِ برقِ تپاں خود جلے ہیں گلشن میں
گلوں کا رنگ بنے بلبلوں کا ساز ہوئے

دلیلِ قرب فقط ایک سجدۂ واجب
سجودِ شوق سے ہم آج سرفراز ہوئے

ہم اِن کے پاس گئے حرفِ آرزو بن کر
حریمِ ناز میں پہنچے تو بے نیاز ہوئے

اسیرِ زُلف ہُوا شانۂ حریمِ خیال
کہ رندِ مست بنے میکدے کا راز ہوئے

جمالِ ساقیٔ دوراں کہاں کہاں واصفؔ
زہے نصیب کہ ہم نقشِ پائے ناز ہُوئے!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آپ آئے تو موت بھی آئی
آج دیکھیں گے ہم مسیحائی

جھومتا ہے نظامِ قلب و نظر
حُسن نے لی ہے آج انگڑائی

کاسۂ چشم تھا تہی کب سے
آپ آئے تو آنکھ بھر آئی

تیرے ذوقِ نظر کا کیا کہنا
میں تماشا ہوں تُو تماشائی

کاکلِ زندگی کے پیچ و خم
لے اُڑے تیرے غم سے رعنائی

میں نے ہر اشک میں تجھے دیکھا
کون کہتا ہے تجھ کو ہرجائی

منتظر ہے غریب خانۂ عشق
اس طرف بھی ہو جلوہ آرائی

پُرسشِ غم کو آگئے واصف
آج اپنی بھی بات بن آئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بہت بہکے مگر رندوں نے کی ہیں ہوش کی باتیں
ترے رُخسار و گیسو کی تِری آغوش کی باتیں

جو خاموشی سے سجدے کر رہا تھا تیرے سائے کو
زمانہ کر رہا ہے اب اسی خاموش کی باتیں

نہ اب ہے تشنگی باقی نہ اب احساسِ محرومی
نہ اب فردا کی باتیں ہیں نہ اب ہیں دوش کی باتیں

ہمیں اب تو خبر اپنی نہیں پر ہوش ہے اتنا!
سرا ہے سُنی تھیں ہم نے اِک مدہوش کی باتیں

جوانی ہی نہیں باقی تو واصِفؔ ذکر کیا کرنا
کہاں تک کیجیے گا آپ اِس رُو پوش کی باتیں

بے نیازِ کفر و ایماں ہو گیا
بندہ پرور دل پریشاں ہو گیا

دامنِ گُل چاک ، لالہ داغدار
کیا سے کیا رنگِ گُلستاں ہو گیا

نیم شب آہ و فغاں کے سامنے
مرحلہ آیا جو آساں ہو گیا

ظُلمتِ سُود و زیاں میں دن گیا
رات آئی تو چراغاں ہو گیا

تیرے در سے آشنا ہونے کے بعد
بے نوا واصِفؔ غزلخواں ہو گیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آسماں بھی جنوں کے زیرِ دام
سوچتی رہ گئی خردِ انجام!

اس مُسافر کو کیا کہے کوئی
جس کو صحرا میں آگئی ہو شام

کہہ رہا ہے مرا نصیب ابھی
تیری زُلفوں کے سائے میں آرام

تیرے غم سے نہ مل سکی فرصت
ورنہ دُنیا میں اور بھی تھے کام

آدمی ساقی آدمی مَستی!
آدمی مے ہے آدمی جام!

عمر ساری سفر میں بیت گئی
فاصلہ طے نہ ہو سکا دو گام

میں ترا آئینہ ہوں، دیکھ مجھے
میرے پہلو میں ہے بڑا ہنگام

اپنی منزل کوئی نہیں واصفؔ
ہم ازل تا ابد رہے بے نام

○

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تو ہوا کس کے انتظار میں گم
ایک دُنیا ہے تیرے پیار میں گم

منزلیں راہ پر قُرباں ہیں !
کارواں کیوں ہوا غبار میں گم

کس صفائی سے کر دیا کس نے
آشیاں ہی بھری بہار میں گم

دے گئے ہم کو کاروبارِ ذوق
خود ہُوئے ذوقِ کاروبار میں گم !

جو زمانے کے راہبر تھے انہیں
کر دیا تو نے اعتبار میں گم

اپنی چھوڑو، کہو زمانے کی
بات یوں کر دی اختصار میں گم

بے قراری میں کھو گئی منزل
اور رہبر رہا قرار میں گم

کل ہُوا میکدے میں گُم مے کش
آج میخانہ مے گُسار میں گم

آج وہ لوگ ہیں کہاں واصف
جو ہوئے تیری رہگزار میں گم !

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مجھے تم سے محبّت، توبہ توبہ
یہ گستاخی یہ جرأت، توبہ توبہ

اُٹھا رکھا ہے سر پہ آسماں کو
مگر بارِ امانت، توبہ توبہ

چلا ہے شیخ میخانے کی جانب
مجھے کر کے نصیحت، توبہ توبہ

سلگتا ہے ابھی تک ذرّہ ذرّہ
ترے عاشق کی تربت، توبہ توبہ

سرِ بازار رُسوائی کے ڈر سے
ہوئے عشّاق رُخصت، توبہ توبہ

بڑی مدّت کے بعد آنا ہوا ہے
مگر جانے میں عُجلت، توبہ توبہ

نہ پوچھو کس لئے روتا ہے واصفؔ
"گناہوں پہ ندامت"، توبہ توبہ!

یہ تیری نوازش ہے عنایت ہے کرم ہے
زندہ ہوں یہ احسان تیرا کون سا کم ہے

شکوہ تو نہیں ہستی اگر وقفِ الم ہے
غمخوار نے مُنہ پھیر لیا مجھ سے ستم ہے

خود دار ہوں خود سر ہوں میں خود مست ہوں لیکن
تو سامنے آجائے تو سر آج بھی خم ہے

سب تیری فسوں کار نظر کے ہیں کرشمے
دارا ہے سکندر ہے نہ جمشید نہ جم ہے

تقدیر بدل جاتے تو حاصل بھی ہے تقدیر
آغاز کی پیشانی پہ انجام رقم ہے

ایسی ہی اداؤں پہ تو مر جاتے ہیں ہم لوگ
زندہ ہوں کہ قاتل کو مری موت کا غم ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یادوں کی گزرگاہوں میں اُڑتے ہیں بگولے
سجدوں کا نشاں ہے نہ کوئی نقشِ قدم ہے

انداز قلندر کے نہ بے باک ہوں کیونکر
ہستی کا وجُود اِس کی نگاہوں میں عدم ہے

خالی تھی بڑی دیر سے یہ لوحِ زمانہ !
اب آہِ سحر گاہی کے ہاتھوں میں قلم ہے

سجدہ ہو تو میخانے کے دروازے پہ دل سے
ساقی کی نظر ہو تو یہی بابِ حرم ہے

تمہارے وعدے بہت ہم نے آزمائے ہیں
قدم قدم پہ ہزاروں فریب کھائے ہیں !

یہ اور بات کہ تجھ کو خبر نہیں میری
چراغ کس نے تیری راہ میں جلائے ہیں

ورائے دیر و حرم ڈھونڈنا پڑے گا انہیں
نکل گھروندوں سے جو راستے میں آئے ہیں

تمہاری زُلف بکھرتی تھی جن کے شانوں پہ
تمہاری بزم میں وہ لوگ اب پرائے ہیں

خوشی سے آج ستارے بکھیر دے واصف
وہ آج بامِ فلک سے اُتر کے آئے ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بزمِ اِمکاں میں رہوں کون و مکاں تک دیکھوں
ایک آتا ہے نظر چہرہ جہاں تک دیکھوں

ہوگئیں عظمتِ انساں کی راہیں تاریک
ایک اِنساں کی میں راہ کہاں تک دیکھوں

حسرتِ دیدِ صنم حاصِلِ عرفانِ صنم
دیکھنا چاہوں تو اِک اُجڑے مکاں تک دیکھوں

میرے افسانے سے ہے تیرا فسانہ قائم
چاہِ زنداں سے تیرے حُسنِ بیاں تک دیکھوں

مسکراہٹ تیرے ہونٹوں پہ مرے قتل کے بعد
حُسنِ معصوم تجھے حدِ گماں تک دیکھوں!

چشمِ آہو میں نہاں موجۂ قلزم پاؤں!
حلقۂ زلفِ سیاہ کوہِ گراں تک دیکھوں

دیکھ لوں حُسنِ ازل تاب کہاں ہے واصِفؔ
حسنِ انساں سے نمٹ لوں تو وہاں تک دیکھوں"

ان سے ہو روز ملاقات ضروری تو نہیں
ہو ملاقات میں کچھ بات ضروری تو نہیں

جام چھلکاتی ہو برسات ضروری تو نہیں
مے کشی رندِ خرابات ضروری تو نہیں

یوں تو ہر رات کی قسمت میں ہے سحر لیکن
ہاں مگر ہجر کی اِک رات ضروری تو نہیں

ہے کوئی پردہ تخیّل کے پیچھے پنہاں
حسن پابندِ حجابات ضروری تو نہیں

چشمِ ساقی کا تلطّف ہے مشیت واصِفؔ
سب پہ یکساں ہوں عنایات ضروری تو نہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اِن کے رُخ پہ نگاہ کرتا ہوں
اپنی ہستی تباہ کرتا ہوں!

اب ندامت پہ بھی ندامت ہے،
ایک تازہ گناہ کرتا ہوں

گاہ قطرے میں دیکھتا ہوں بحر
کوہ کو گاہ کاہ کرتا ہوں

کیا گراں بار ہو گئی ہستی
موت سے ہی نباہ کرتا ہوں

ویسا چہرہ کوئی نہیں واصِف
اپنے دل میں نگاہ کرتا ہوں!

نہ میں آیا نہ میں لایا گیا ہوں!
وہی "کُن" ہوں جو فرمایا گیا ہوں

میں ایسا گیت ہوں کہ ہر زباں سے
ہر اک انداز میں گایا گیا ہوں

حقیقت کُھل چکی اس بات کی اب
کہ تڑپا ہوں یا تڑپایا گیا ہوں

میری اپنی نہیں ہے کوئی صُورت
ہر اک صُورت میں دِکھلایا گیا ہوں

بہت بدلے میرے انداز لیکن
جہاں کھویا وہیں پایا گیا ہوں

وجودِ غیر ہو کیسے گوارا!
تری راہوں میں بے سایہ گیا ہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شبِ غم، سوزِ ہستی اور تری یاد
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں"

یہاں جلوے ہوئے حائل دید
خدا جانے کہاں لایا گیا ہوں

انھوں نے جب کہا واصفؔ کہاں ہے
خجل ہستم کہ بے مایہ گیا ہوں

بلا عنواں فسانے ہو رہے ہیں !
بڑے دلکش ترانے ہو رہے ہیں !

نہ اب وہ ہیں نہ ان کی یاد باقی !
انہیں دیکھے زمانے ہو رہے ہیں

چراغاں کر گئے جو میری راتیں
انہیں کے دن سہانے ہو رہے ہیں

ہم آجاتے مگر ہم کیسے آتے
بہانے یہ پرانے ہو رہے ہیں

نظام الدینؒ کی بستی آ رہی ہے
کہ خسروؒ کے فسانے ہو رہے ہیں

ذرا ان کی سنو باتیں کہ واصفؔ
ٹھکانوں پر نشانے ہو رہے ہیں !

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب کہاں اجتناب کے دن ہیں
ساقیا یہ شراب کے دن ہیں

زُلف لہرائی کہ گھٹا چھائی
شوق کے احتساب کے دن ہیں

پھر جبیں سائی کر رہا ہے عِشق
حُسن کے اضطراب کے دن ہیں

اِن خرابوں میں جو خراب ہوا
اسی خانہ خراب کے دن ہیں

یہ ہے میخانہ وصنم خانہ
راہ کے انتخاب کے دن ہیں!

سُوئے میخانہ آرہا ہے کوئی!
میکشو پیچ وتاب کے دن ہیں

رات جس بزم میں کٹی واصفؔ
اِسی محفل کے خواب کے دن ہیں

ہمارے پاس تھے کل تک جو زندگی کی طرح
بچا کے گذرے ہیں دامن وہ اجنبی کی طرح!

اب اعتبار کی حد سے نکل گئی ہے لگن
وہ دل لگاتے ہیں ہر اک سے دل لگی کی طرح

وہ چاہتے ہیں انہیں ہم خدا بنا ڈالیں
سلوک کرتے ہیں جو ہم سے آدمی کی طرح

نیا زمانہ، نئی روشنی، نئے انساں
جہاں سے اُٹھ گئی ہر رسم عاشقی کی طرح

ہمیں ملی ہے کسی کے لہو سے آزادی
ہمارا خون بھی شامل ہو اب کسی کی طرح

نہیں ہے غم بھی مرا آپ ہی کے غم جیسا
مری خوشی بھی نہیں آپ کی خوشی کی طرح

وہ بات جس کے لئے غمزدہ تھے ہم واصفؔ
وہ بات بھول گئی ہے ہمیں ہنسی کی طرح

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تجھے پایا ہے خود کو کھو گیا ہوں
بہت جاگا تھا میں اب سو گیا ہوں

مٹایا جس نے نقشِ وہمِ ہستی
اِسی پیکر کا سایہ ہو گیا ہوں

مِرا ثانی نہیں ہے کوئی شاید
زمیں سے آسماں تک تو گیا ہوں!

مُجھی سے پوچھتے تھے وہ کہاں ہے
بدل کر بھیس میں واں جو گیا ہوں

اُنہیں کے فیض سے لب کُھل گئے ہیں
وگرنہ میں وہاں کم گو گیا ہوں

نہ وہ آئے نہ وہ آئیں گے واصفؔ!
مجھے جانے میں کیا ضِد لو گیا ہوں!

جہانِ راز ہوں آہِ سحر ہوں
شبِ تاریک ہوں روشن قمر ہوں

مِرا ہونا نہ ہونا ہے برابر!
حیاتِ جاوداں سے بے خبر ہوں

کسی میخانے کا ہوں ناز گویا!
قیامت ہوں کہ ساقی کی نظر ہوں

رواں ہوں رہنوردِ شوقِ منزل
مَیں دریا ہوں کہ ہستی کا سفر ہوں

کبھی مینا کبھی مستِ مے ناب!
کبھی گردش کبھی چوکھٹ پہ سر ہوں

میں ہوں بانگِ درائے صدا انا الحق
ہزاروں دار ہیں میں ایک سر ہوں

نہ مَیں واصفؔ غزالیؒ ہوں نہ رُومیؒ!
میں ناداں ہوں کہ دانائے دِگر ہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تمھاری انجمن گرما گیا ہوں
نہ آتا میں مگر اب آ گیا ہوں

پلائے ہیں مجھے ساقی نے وہ جام
نظامِ میکدہ پر چھا گیا ہوں

جنونِ باخبر کا راز بن کر!
خرد کی گتھیاں سلجھا گیا ہوں

الا یا ایُّھا السّاقی نظر کن
پلا قُلزم کہ صحرا آ گیا ہوں

سکونِ دل کی واصفؔ کو طلب کیا
تڑپ کر دہر کو تڑپا گیا ہوں

ذوقِ منزل، تڑپ، لگن ہے کہاں
سہل ہے راستہ کٹھن ہے کہاں

شاہراہوں پہ گھورنے والو
شاہبازی کا یہ چلن ہے کہاں

پھول تولے گئے ترازو میں
حسن میں بانکپن پھبن ہے کہاں

چشمِ بینا ہے رُوح کی منزل!
دیدِ حق شاملِ بدن ہے کہاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کارواں کوچ ہو رہا ہے اب !
بے خبر تو ابھی مگن ہے کہاں

بس رہی ہے فضا میں بوئے علی[4]
عنبر و نافۂ ختن ہے کہاں

راہ بر ہی نہ ہو کہیں واصفؔ !
لوٹنے والا رہزن ہے کہاں

○

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

بے نام داستان ہے، ارمانِ زندگی !
گرتا ہوا مکان ہے احسانِ زندگی !

دل پر تری جفا کے سوا اور بھی ہیں داغ
تاروں کا اک جہاں ہے دامانِ زندگی

کیا جانیں کس خیال میں ہم آ گئے کہاں
تکفیر کا گماں ہے ایمانِ زندگی !

رو رو کے آج کاٹ رہے ہیں شبِ فراق
گردانِ الامان ہے سامانِ زندگی

واصفؔ نے مر کے سیکھی ہے تسلیم کی ادا
منصور کی زبان ہے، تاوانِ زندگی !

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آرزو اتنی ہے جانِ آرزو !
جستجو و جستجو و جستجو

ضبطِ غم سے تھی ہماری آبرو
اشک رُک جائے ٹپکتا ہے لہو

ہم کو ذوقِ دید لے آیا کہاں
آئینہ ہم، ہم نظر ہم رُوبرو

خاموشی ہے گوش بر آواز کیوں
بام و در میں ہو رہی ہے گفتگو

منبرِ تلقین پر رندِ خراب
چڑھ گیا ہے ہاتھ میں لے کر سبُو

بند ہو جائے تو کھل جاتی ہے آنکھ
دُور سے آتی ہے پیراہن کی بُو

ٹُوٹ جاتی ہے کلی کِھلتی نہیں
دامنِ گُل ہو نہیں سکتا رفو

آنکھ ساجد آنکھ ہی مسجود ہے
خونِ دل سے آنکھ کرتی ہے وضو

کم نگاہی ہے حرم سے بدگماں
چشمِ بینا ہو تو کعبہ چار سُو

بن کے افسانہ تِرا جانِ بہار
پھر رہا ہے آج واصفؔ کُو بہ کُو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوش و خرد کی راہ میں
مست بنا گئے بھی وہ

دے کے سراغِ زندگی
کر کے فنا گئے بھی وہ

لوری سُنا کے پیار کی
مجھ کو سلا گئے بھی وہ

بن کے وفا کی داستاں
دے کے دغا گئے بھی وہ

شامِ فراق میں مگر
دیپ جلا گئے بھی وہ

واصفؔ کو راز کی خبر
دے کے چھپا گئے بھی وہ

کیا سُناؤں میں دل کا افسانہ !
گاہے آباد و گاہے ویرانہ !

جل رہا ہے مثالِ شمع یہ !
یوں تڑپتا ہے جیسے پروانہ

ٹوٹ کر رہ گئی ہے اِک تسبیح
اور بکھرا پڑا ہے ہر دانہ

آپ کا نام لیتے ڈرتا ہوں
اور ہر نام سے ہوں بیگانہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گُلِ صد چاک و قطرۂ شبنم
پیش ہے یہ حقیر نذرانہ

چشمِ ساقی کی مستیوں کی قسم
ایک دل صد ہزار پیمانہ

آپ کہتے ہی کوئی بات نہیں
یونہی واصفؔ ہوا ہے دیوانہ

○

مرے ندیم مرے ہم سفر مرے محسن !
ترے فراق نے بخشا ہے ذوقِ دار و رسن

تمہاری یاد میں پھولوں کے ہار مرجھائے
اڑا لیا ہے خزاؤں نے آج رنگِ چمن

تمہارے بخشے ہوئے آنسوؤں کا کیا کہنا
سیاہ رات ستاروں سے ہوگئی روشن

ترا جہاں فقط رنگ و بو کا ہے مظہر
مرے جہاں میں کچھ بھی نہیں سوائے لگن

میں بے نیازِ جہاں ہوں کہ بے نیازِ وجود
مری زمیں ہے مرے آسماں زمان و زمن

تمہاری دنیا میں ہر دم موت کا خطرہ !
فنا سے دور بقائے دوام میرا وطن

چراغ جلتے ہیں یا دل کے داغ ہی واصفؔ
حسین یادوں نے دل کو کیا حسیں مدفن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ملے ہیں اِن سے ہم نامحرمانہ
کہ محرم ہوگیا سارا زمانہ

تیری رحمت نہ دیتی گر سہارا
کہاں کٹتا طریقِ کافرانہ

نقابِ رُخ بنی اُٹھی نہ اب تک
نظر ڈالی تھی ہم نے طائرانہ

تِری معصوم نظروں کو خبر کیا
تڑپ کر خود ہوا ہے دِل نشانہ

بڑی مدّت میں پایا رازِ واصفؔ
جبینِ شوق ہی ہے آستانہ !

میں کہاں اور کوئے یار کہاں !
وہ بُلا لیں یہ اختیار کہاں !

آ ہی نکلے جو میکدے میں ہم
رہ گیا پاسِ ننگ و عار کہاں

وہ ہوئے مائل بہ کرم خود ہی !
ہم نے اِن سے کیا ہے پیار کہاں

چشمِ نرگس بنا ہوا ہے دل !
ڈھونڈنے جائیں تجھ کو یار کہاں

آ بھی جاؤ کہ زیست ختم ہوئی
رہ گئی تابِ انتظار کہاں

میں ہوں منصورِ وقت ڈر کس کا
ڈھونڈتا ہوں چھپا ہے دار کہاں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھم گئی گردشِ زمان و مکاں
میکدے میں ابھی بہار کہاں

جب سے یہ کاروبارِ ذوق ہلا
رہ گیا ذوقِ کاروبار کہاں

کھا رہے ہیں نظامِ نو کی قسم
بولنے لگ گئے مزار کہاں

آج واصفؔ نے پھر غزل کہہ دی
اب نہ کہیئے کہ بار بار کہاں!

آج اُن کا پیام آیا ہے
خیر سے میرے نام آیا ہے

دلِ ناکام کام کا نکلا!
بعد مرنے کے کام آیا ہے

بولا صیاد جب مجھے دیکھا
تو کہاں زیرِ دام آیا ہے

ہم سفر جیسے ہو گئی منزل
ایک یہ بھی مقام آیا ہے

موت کا ہے یہ آپ کا ہوگا
بے خودی میں سلام آیا ہے

آ ہی جائے گا عید کا دن
یونہی ماہِ صیام آیا ہے

مر گئے انتظار میں واصفؔ
تب کہیں لب پہ جام آیا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چاند کے انتظار میں تارے
ڈوبتے جا رہے ہیں بیچارے

پوچھتے کیا ہو وجہِ بربادی
آشیاں میں پڑے تھے انگارے

ہم کہاں ظلم آشنا ہوتے
ہم نگاہِ کرم کے تھے مارے

ہو گئی دید موت سے پہلے
آج ارماں نکل گئے سارے

خود تو ڈوبے صنم بھی لے ڈوبے
شہر میں آ بسے تھے بنجارے

ہے وہی کشتۂ زندۂ جاوید
خوئے تسلیم جن کو تو مارے

آج اشکوں نے آبرو رکھ لی
یوں تو عُشّاق تھے بہت سارے

دل کے ٹکڑوں میں دل سلامت ہے
جیسے قرآں کے ہو گئے پارے

آج واصفؔ علی غزلخواں ہیں
کل تلک تھے خموش بیچارے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پیار سے دل بڑا ہی ڈرتا ہے
ڈرتے ڈرتے بھی پیار کرتا ہے

آدمی آدمی کا قاتل ہے!
آدمی آدمی پہ مرتا ہے

زندگی ہے مگر تمہارے بعد
موت کا سا سماں گزرتا ہے

غمِ ہستی رہا شریکِ حیات!
غم سے ہی آدمی نکھرتا ہے

زخمِ الفت حریص کا دل ہے
کیا بھرے گا کہ روز بھرتا ہے

کیا قیامت ہے بحرِ غم میں دل
ڈوبتا ہے کبھی ابھرتا ہے

تیری راہوں میں کھو گیا واصفؔ
ذکر تیرا جہاں سے کرتا ہے!

ہم نے مانگا تھا کیا نظر کے سوا
ہم نے پایا ہے کیا خبر کے سوا

کارواں سے متاعِ ذوقِ سفر
کس نے لوٹی ہے راہبر کے سوا

ان کے جلوے ملیں گے شرق و غرب
ان سے ملیے ہمارے گھر کے سوا

دادِ زخمِ جگر ملی ہے مجھے
ایک دنیا سے چارہ گر کے سوا

کچھ نہیں ہے فقط فریبِ نظر
کہکشاں تیری رہگذر کے سوا

شبِ فرقت کٹی ہے مر مر کے
موت کیا چیز ہے سحر کے سوا

اس جہانِ خراب میں واصفؔ!
شور کے بعد کیا ہے شر کے سوا!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رہبر نہ ملے، رستے بھٹکے، رہزن تھے بڑے، بچتے بچتے میخانے کے در ہم آ نکلے
ہم دن کو چلے، راتوں کو چلے، چلتے ہی رہے، روتے روتے میخانے کے در ہم آ نکلے

ساتھی بھی ملے جو چھوڑ گئے، دل بر جو ملے دل توڑ گئے، ہم ٹوٹا دل لے کر ہنستے رہے
چلتے ہی رہے جانے کیسے، بے جان ہوئے، مرتے جیتے میخانے کے در ہم آ نکلے

مجنوں سے ملے، صحرا دیکھے، کانٹے بھی چبھے، چھالے بھی پڑے، وحشت تھی مگر ساقی کی نظر
برباد رہے، ناشاد رہے، جو کچھ بھی ہوتے ہم ان کے تھے، میخانے کے در ہم آ نکلے

سبحان اللہ ما احسنک، ما اکملک، ما اجملک، ہم نے بھی سنا ہم نے بھی کہا
ساقی کی ثنا میں ہر ذرہ پیمانہ تھا، ہم پی پی کے چلے میخانے کے در ہم آ نکلے

ساقی کی نظر سے اپنی نظر مل جاتی مگر، ہم جھکتے ہوئے پاؤں پر گرے، یوں محو ہوتے
مستی جو ملی، ہم مست ہوئے، کچھ بھول گئے کہتے کہتے، میخانے کے در ہم آ نکلے

سب چاک کھلے سلتے سلتے، ہم خود سے ملے ان سے ملتے، ہم راکھ ہوئے جلتے جلتے
یہ کھیل انوکھا ہم کھیلے، مو تو اقبل ہم کیا کہتے، میخانے کے در ہم آ نکلے

تھا رقص انا الحق دار و فا، پیمانہ بھرا واصف نے پیا، ہر سمت عیاں وجہ اللہ ہوا
فی انفسکم، ھو معکم، خود آن ملا، کیوں چپ رہتے، میخانے کے در ہم آ نکلے !

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہم طرزِ فغاں اور ہی ایجاد کریں گے
ہم بھول کے تجھ کو نہ کبھی یاد کریں گے

ہم چاک گریبانوں کو آداب سے کیا کام
ہم تجھ سے ترا شکوۂ بے داد کریں گے

دم گھٹتا ہے سینے میں نئے دور سے اپنا
ہم پیروئ مسلکِ اجداد کریں گے

انصاف کی جب تجھ سے توقع ہی نہیں ہے
سہہ لیں گے ستم، ہم کہاں فریاد کریں گے

اُڑ جائے گی جب خاکِ نشیمن تو بلا سے
وہ کنجِ قفس سے مجھے آزاد کریں گے

معلوم نہیں جن کو مرا حال ہی واصفؔ
وہ شاد کریں گے بھی تو ناشاد کریں گے

نگاہیں کھل گئیں لب سل گئے ہیں
سرِ راہ وہ اچانک مل گئے ہیں

جمالِ رنگ و بُو سے بچ بچا کر
کلی مسکائی ہے گُل کھل گئے ہیں

مرے دِل پہ نظر تھی اِک جہاں کی
ترے غم میں بڑے غم مل گئے ہیں

دل و جاں لے چلو تم پاس ان کے
ہزاروں لوگ لے کر دل گئے ہیں!

جنہیں خود ڈھونڈتی پھرتی ہے منزل
وہی واصفؔ سوئے منزل گئے ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زندگی آپ کی امانت ہے
لے لیں واپس، بڑی عنایت ہے

دن تو دُنیا میں کٹ گیا لیکن
رات کیسے کٹے، قیامت ہے

حبس جب اِس قدر مسلّط ہو
سانس لینا بڑی غنیمت ہے

میں نے ماحول میں وفا بانٹی
مجھ سے ماحول کو شکایت ہے

کوئی دیکھے مری نظر سے اگر
آئینے میں تمھاری صورت ہے

بھولنا اِس کو میرے بس میں نہیں
یاد رکھنا جیسے مُصیبت ہے

اپنا اپنا نصیب ہے واصفؔ
غم ہمارے، تری مسرّت ہے

رازِ اُلفت عیاں نہ ہو جائے
خامشی اب زباں نہ ہو جائے

مسکراہٹ کے گُل پہ شبنمِ اشک
یوں ترا غم بیاں نہ ہو جائے

ان کے آنے میں شک نہیں لیکن
اپنی ہستی گماں نہ ہو جائے

ہر قدم پر بچھا دیئے تارے
تیری راہ کہکشاں نہ ہو جائے

دل میں حسرت بھی اب نہیں ملتی
یہ مکاں لامکاں نہ ہو جائے

اس کی آنکھوں کا ایک اِک قطرہ
قلزمِ بے کراں نہ ہو جائے

میری لوحِ جبین ہی واصفؔ !
حسن کا آستاں نہ ہو جائے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

موسمِ گُل کیا گیا، سب آتشیں جذبے گئے
ہاتھ سے جگنو اُڑے، افلاک سے تارے گئے

بیڑیاں پائے یقیں میں کس طرح ڈالی گئیں
شہبازِ فکر کے پَر کس طرح کاٹے گئے

پتھروں کے شہر میں جشنِ چراغاں ہوگیا
شدّتِ جذبات میں سپنے کئی توڑے گئے

جن کے دم سے زندگی بھی رقص کرتی تھی کبھی
دشتِ تنہائی میں وہ اِنسان بھی دیکھے گئے

عِلم ان کا بن گیا ان کی جہالت کی دلیل
جب بھی ہاتھی دیکھنے کے واسطے اندھے گئے

بے حسی کی تیرگی میں اِک تماشائی نہ تھا
ایسے عالم میں بھی زیور مانگ کر پہنے گئے

اپنی ہی آواز سے ڈرنے لگے سب آدمی!
بڑھتے سائے دیکھ کر سب آدمی گھٹتے گئے

کارنامے ہی فقط رہ جائیں گے تاریخ میں
ورنہ اِس دُنیا میں واصفؔ آدمی آئے گئے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دُشمن ہے میری جان کا ہر آدمی جہاں
اِس شہر کو میں آج بھی کہتا ہوں جانِ جاں

صحرا سے اُٹھ رہے ہیں بگولے نئے نئے !
منزل کا ہے نشاں، نہ رہبر نہ کارواں

کیا رُوسیاہ رقیب کو بختِ رسا مِلا
اِس کا بھی نامِ نامی رہا زیبِ داستاں

ساحل سے دیکھتا ہے مجھے میرا ناخُدا
کشتی شکستہ حال ہے طوفاں کے درمیاں

گُل کر دیئے قضا نے تمنّاؤں کے چراغ
لَو دے رہا ہے دور تک پھیلا ہُوا دھواں

ہے یہ ستم بھی آپ کا بالائے ہر ستم !
"مارا یہ غمزہ کشتیِ بدنام آسماں"

اب خاک چھانیئے بھی تو واصِف نہ مل سکے
مدّت سے ہو چکا ہے وہ سوئے عدم رواں

راستہ منزلِ مقصود کا دشوار بھی ہے
سر پہ لٹکی ہوئی اندیشوں کی دیوار بھی ہے

تو شناسائے حقیقت ہے، یہ تسلیم مجھے
ہاں مگر پاس ترے جُرأتِ اظہار بھی ہے؟

جو بھی آتا ہے نظر بھائی نظر آتا ہے
کوئی اِس شہر میں یوسفؑ کا خریدار بھی ہے

چار تنکوں کے لیے برق کو زحمت کیوں ہو؟
آشیاں جس پہ ہے وہ شاخ ثمر دار بھی ہے

بہہ رہا ہے مرے رستے میں لہُو کا دریا !
سامنے آنکھوں کے اِک شعلے کی دیوار بھی ہے

ایک گرداب سے مر مر کے سفینہ نکلا
سر پہ طوفان بھی ہے، سامنے منجدھار بھی ہے

کس سے پوچھوں گا میں اسبابِ تباہی واصِف
"خانقاہوں میں کوئی صاحبِ اسرار بھی ہے"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خم ہوا سر اگر قلم نہ ہوا
کب جنوں کشتۂ ستم نہ ہوا

کون ہے جس کو تیرا غم نہ ہوا
ہم پہ تنہا ترا کرم نہ ہوا

اِک غزل تھی جو گنگنا نہ سکے
اِک فسانہ تھا جو رقم نہ ہوا

وصل کا تذکرہ فراق کا غم
آپ کا ذکر تھا کہ کم نہ ہوا

جو جہاں کی نظر سے چھپ کے ملے
اِک قیامت ہوئی صنم نہ ہوا

اِک قدم دار، اِک قدم پہ رسن
دو قدم عزم ہمقدم نہ ہوا

دم نکلتا نہ کس طرح واصف
دم ہوا گیسوؤں کا خم نہ ہوا

بزم رنداں میں نیا راز کھلا آج کی رات
حسن خود شوخیٔ رندانہ ہوا آج کی رات

رقصِ بسمل نے کسی دل میں اٹھائے طوفاں
شمع افسردہ کہ پروانہ جلا آج کی رات

جھوٹا دلِ میخانہ کہ ساقی رقصاں
خوب پیمانے پہ پیمانہ چلا آج کی رات

سینۂ طور سے خوابیدہ فسانے پھوٹے
قومِ موسیٰؑ کو نہ عنوان ملا آج کی رات

آج واصف نے سرِ بزم تماشہ دیکھا
دلِ صد چاک کا ہر چاک سِلا آج کی رات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غم ہائے زمانہ سے کنارا نہ ہُوا
کل تک جو ہمارا تھا ہمارا نہ ہُوا

ہستی میں اگر رنگ ہے تو اپنے لہُو کا
وہ دل بھی کوئی دل ہے جو پارا نہ ہُوا

دُنیا کو مسیحا نے مسیحائی دکھائی!
اِک اپنے ہی بیمار کا چارہ نہ ہُوا

دو راہے پر آ کر میں یہی سوچ رہا ہُوں
کیا ہوگا اگر مر کے گزارا نہ ہُوا!

دُنیا کے لئے عام صلائے طلبی ہے
اِک جُرم ہمارا ہی گوارا نہ ہُوا

ہر آنکھ سے ٹپکا ہُوا آنسو نہیں آنسو
مٹی میں جو مل جائے ستارہ نہ ہُوا

کب ذکر جفاؤں کا تری ہم نے کیا ہے
واصِف تجھے رُسوا کرے یارا نہ ہُوا!

بلبل نے کیوں گایا گانا
پھُول گریباں چاک پُرانا

میرا غیر نہیں ہے کوئی
میں سب کا جانا پہچانا

میرا حصّہ اڑھائی فیصد
تم نے انکم ٹیکس بچانا

میں قادر جبّار قہار
کب تک ہے رحمان کہلانا

رِشوت سود شراب حرام
میرا اِن سے بَیر پُرانا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں ہُوں سب سے ارفع اعلیٰ
تو نے مٹی میں مِل جانا

تیرا مر جانا ہے لازم
میں نے اِک باقی رہ جانا

کون ہُوں میں معلوم ہُوا
واصِف میرا ہے دیوانہ

کیسے کون کرے متوالا!
بات انوکھی راز نرالا!

دِل ہی دل کی بات نہ جانے
تڑپے پھڑکے بھولا بھالا

عقل ہوئی حیرت میں گم
عِشق نے کاروبار سنبھالا

ہستی زُلف ہے موت کا شانہ
رہبر اپنا گیسوؤں والا

عِلم کی کھیتی خشک ہوئی تھی
جھُوم کے اُٹھا بادل کالا

واصِف کو معلُوم نہیں ہے
کِس چِتون کا ہے متوالا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گھر میں قیامت آئی ہے، ہر سمت ہُوا محشر برپا
ٹوٹی ہوئی کشتی نے شاید نزدیک کنارا دیکھ لیا

یہ تیرے کرم کا صدقہ ہے یہ تیری نظر کا جادُو ہے
یوں تیری تمنا میں ہم نے یہ عالم سارا دیکھ لیا

میری ہی طرح مجبُور ہے وہ، پابند ہے وہ میرے جیسا
پلکوں پہ تری ہم نے اپنی قسمت کا ستارا دیکھ لیا

جو وقت پہ کام آ سکتے ہیں وہ بازو اپنے ہوتے ہیں
اللہ کا سہارا کافی ہے غیروں کا سہارا دیکھ لیا

کہنے کی نہیں یہ بات مگر کہتے ہیں یہی سب اہلِ نظر
پامُرد ہے وہ راہی جس نے منزل کو دوبارا دیکھ لیا

غمِ جاناں کے ماسوا کیا ہے!
دلِ صد چاک میں بھلا کیا ہے

مرگِ ہستی ہے حاصلِ ہستی
اور اِس مرض کی دوا کیا ہے

برق جلوہ فگن نشیمن میں!
تو مگر خوش ہے ماجرا کیا ہے

دارِ ہستی کو سرفراز کرو
رقصِ بسمل میں اب رکھا کیا ہے

پھر وہی آرزوئے رُسوائی
"دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے"

ایک واصفؔ نہ ہو تو غم کیسا
حسنِ صد رنگ یہ ادا کیا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آج دِل ذکرِ یار کرتا ہے !
پھر مجھے بے قرار کرتا ہے

مجھ کو آنسو ملے مقدر سے
تو کہاں اشکبار کرتا ہے

مِل چکے خاک میں مگر تیرا
دِل ابھی انتظار کرتا ہے

بھول کر بھی تجھے نہیں بھولے
بدگماں شرمسار کرتا ہے

شمع جلتی ہے اور پروانہ
جلنے والوں سے پیار کرتا ہے

ایک بار اور کیجئے وعدہ
کون اب اعتبار کرتا ہے

شامِ غم آگئی مگر واصفؔ !
"سایۂ زلفِ یار" کرتا ہے !

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آئی ملن کی بیلا!
سانجھ بھئی جھومے بیلا
آج میرے گھر ہے میلہ
نین ملائے دِل مَیلا

رُت بدلی موسم بدلا
اب ادلے کا ہے بدلا

مستی میں بادل کالا
بھاگ کٹورا دل کالا

اپنے سے اوپر کالا
میں آفت کا پرکالا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

تو جانے وہ ہے لالہ
تیری جان کا ہے لالہ

تن اجرد ہے من کالا
لا میں پھیروں منکالا

واصفؔ کس کا متوالا
جانے جو ہمت والا

رام رام رام

بگلا کھڑا ندی کنارے کہے رام رام رام!
اِک مچھلی جو بھیجو میں مانوں تو ہے رام!
مچھلی بولے رام سے رام رام رام!
اِس موذی کو ماریو تب ہم جانیں رام
رام کہے دونوں سے تم دونوں جھوٹے ہو
رام سے مانگو رام کو پھر کچھ اور کہو

اب کیوں آش نراش بھئی

میں نرمل بہتی ندیا
دھرتی پر آکاش بھئی

اب کیوں آش نراش بھئی

تو مدوا کا ہے ساگر
میں ندیا کی پیاس بھئی

اب کیوں آش نراش بھئی

میں کل تک برہا کی رین
اب میں پورنماش بھئی

اب کیوں آش نراش بھئی

میں سوئی جگ بیت گئے
اب میں جگ پرکاش بھئی

اب کیوں آش نراش بھئی

واصف سورج مکھ لے کر
بورے رین اماش بھئی

اب کیوں آش نراش بھئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نین کٹورے مدبھرے چھلکت ہیں دن رین
نین پیاسے نین کے نیر نین کے بین !

گجر بجا بھونچال کا ہلے بھوم پاتال !
مورکھ جگ پسار کے سویا ہے سُکھ چین

دیپ جلا کے من کو دیوالی کر جائے
تن من آگ لگائے کے ملے تان کا سین

شام ملے گا شام کو دن دکھڑوں کا دیس
درس پیاسی داسی آئی، آئی ملن کی رین

کاگا آن اٹریا، بیٹھا چُپ اُداس
کاہ کروں کت جاؤں میں کون سُنے گا بین

واصفؔ سُدھ بُدھ کھو گئی جانے جو چت چور
کِس برتے گر پایا، اب کاہے بے چین !

ندیا رو رو گیت سُنائے
گاگا کے ساگر مل جائے

جب تک بہتی ہے ندی
ہیں پربت ساگر ہمسائے

ندی کنارے رونا کیا
پربت نے ہیں نیر بہائے

ندیا پریم کہانی ہے
مورکھ تجھ کو سمجھ نہ آئے

جن راہوں سے گذرے ندیا
سندر آشا پھول کھلائے

سب کی پیاس بجھا کر واصفؔ
ندیا آپ پیاسی جائے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تو میرا اپمان نہ کر
چھوڑ مجھے حیران نہ کر

جگ بھاگا بھاگڑ آئی
اب تو رام رحمان نہ کر

دھرتی کے اندر دھڑکا
اب تو بان کمان نہ کر

دیکھ لیا تیرا جوبن!
موت کی مورت مان نہ کر

ماٹی کھا ماٹی میں جا!
ہائے میرا سامان نہ کر

تو نے کھایا ہے مزدور
تو ظالم ہے دان نہ کر

میں ہُوں تیرے دل کا چور
بچ کر دیکھ گمان نہ کر

رشوت کھا توبہ کر جا
ڈر جھُوٹا پیمان نہ کر

واصف اگنی سے کھیلے
کون کہے شمشان نہ کر!

○

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ٹوٹ گیا آشا کا تارا
کون کرے اب پرچارا

آپس میں دونوں پریمی ہیں
اللہ تیرا رام ہمارا

تارا آن گرا دھرتی پر
گر کے ٹوٹا بیچارہ

نین کسی آکاش کا در ہیں
آنسو آشاؤں کا تارا

میری رات بڑی روشن ہے
ہر تارے میں ہے سو تارا

ساجن چرن ہی چین ملیگا
جیت اسی کی جو ہارا

جنگل بیلہ دھوم مچی ہے
گاتا جائے بنجارہ

راگی روگی راگ الاپ
ٹوٹ گیا من کا تارا !

من موہن من کے اندر
مورکھ نے کب من مارا

میری پیاس کی بات نہ کر
پی جاؤں ساگر سارا

گر جانے گر کس کا ہے
واصف گر کا ھرکارا

من کی بات سُناؤں کس کو
اپنے جیسا پاؤں کس کو!

اندھے رہبر اندھے پیر
رہبر پیر بناؤں کس کو

شیش محل اب گرتے جائیں
شیشہ میں دکھلاؤں کس کو

مَیں مستی کا میخانہ ہوں
کون ہے مَست بناؤں کس کو

واصفؔ کے گھر دیوالی ہے!
آنگن ناچ نچاؤں کس کو

تُجھ کو کھٹ سے پیار ہے مُجھ کو چوکھٹ سے
میں ہوں پریم کتھا میرا کیا مرگھٹ سے
ندیا روتی جائے بنسی کیوں ٹوٹی
پنہارن کی بات ہے پُوچھو پن گھٹ سے
مکھ دکھلانے کے دن آئے سامنے آ
کب تک بات کروگی گوری گھونگٹ سے
جیسی جا کی چاکری ویسی وا کی ریت
ہیر نے ہیر بنایا رانجھے کو جَٹ سے
اگنی جل میں لاگی، ماٹی پون چلی
پریتم پریم بچائے گا اس کھٹ پٹ سے

○

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیرے گھر من موہن آئے دیپ جلا !
چرنوں میں رکھ سیس کو گوری تو جھٹ سے

ان شمشان بنے گا تیرا شیش محل
بجلی ورشا ہو گی اُڑتے راکٹ سے

گُر کی بات کہے گا گُر کا نام نہ پُوچھ !
ہو جائے گا بھلا واصف جھٹ پٹ سے

○

روگی روگ سُنائے جا !
مَست بنا مستی میں آ

ساجن شاید رُوٹھ گئے !
کیوں چُپ بیٹھا ہے کاگا

بیتے دن کیا یاد آئے
بنسی گائے کیوں رادھا

تو ہرجائی میرا کون
میں ہوں اپنے مولا کا

میرے من مندر میں کون
چھوٹا مالا کا منکا

راون کو بھی رام کرے
سجدہ تیری چوکھٹ کا

میں مدوا کا ہوں ساگر
آ نینوں سے نین ملا

تارے سہمے چندر سے
چندا پہ سُورج چھایا

واصِف کِس کا امر ہوا
سُورج کیوں ڈر کے لوٹا

○

سانس کی ڈوری کٹتی جائے
تو بے کار ترانے گائے

ربّ رُوٹھا راضی ہو جائے
رُوٹھے دل کو کون منائے

بھور بھئی کا گجر بجا ہے
بیت گئے راتوں کے سائے

تاریکی دم توڑ رہی ہے
پروانوں نے دیپ جلائے

میرا انگ ناچ رہا ہے
میرے گھر من موہن آئے

سکھیوں نے پھر ساون گایا
جھُوم کے کالے بادل آئے

ہجر کی رات ہوئی دیوالی
ہم نے دِیپ پہ دِیپ جلائے

سایہ بھی منظور نہیں ہے
تیرا عشق اکیلا جائے

خود کو اپنی آنکھ سے دیکھا
خود روئے خود ہی مسکائے

واصِفؔ گہرا راز کسی کا
باتوں باتوں میں کھو جائے

○

تیری راہ میں مَیں مر جاؤں
تب جا کر تیرا کہلاؤں!

مَیں سندر سپنوں کا دیش!
آشاؤں کا گیت سُناؤں

تو کھو جائے ڈھونڈ نکالوں
اب تو ڈھونڈ کہ مَیں کھو جاؤں

میرے ہاتھ میں ہاتھ کِسی کا
اب میں کِس سے ہاتھ مِلاؤں

حسرت جن آنکھوں سے ٹپکے
مَیں اِن سے کیا نین مِلاؤں

واصِفؔ وحدت، ہے جگ کثرت
ہر چہرے میں خود کو پاؤں!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں ہوں گیتوں کی مالا
اپنے ساز اُٹھا کر لا

پریم پون اب اٹھلاتی
رُت بدلی موسم بدلا

سات سُروں کا ہے سرگم
میں گاؤں جھومے بیلا

اِک رادھا کے رُوپ ہزار
کملا ، بملا اور سرلا

تو سمجھے میں ہوں پاگل!
میں جانوں تو ہے پگلا!

مان بھی جا رُوٹھے ساجن
آ نینوں سے نین مِلا!

ہر جا رُوپ ہری کا ہے!
لیکن وہ ہر شئے سے جُدا

بیت گئے برہا کے دن
آئے شام تو دیپ جلا

واصِف جانے بات اگم
چُپ سادھے بیٹھا مچلا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پگ پگ روتی آئی داسی چرنن میں
آگ لگا کے لائی اپنے تن من میں!

جنگل بیلا ڈھونڈ پھری جوگن تیری
سیس نوا کے دیکھا تو ساجن تھائن میں

رُت ملن کی آئی بیلا جھوم گیا
پون چلی اٹھلاتی، جوبن ہے بن میں

پنہارن گاگر بھر لائی پن گھٹ سے!
ٹوٹ گئی گاگر، آنسو ہیں نینن میں!

واصِف پریم کی اگنی اگنی سے کھیلے
بندھی بات نہ آئے بنیا بندھن میں!

○

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

شام بھئی تو اب گھر چل
دیکھ لیا تیرا حاصِل

آ منجدھار سے کھیلیں یار
تو کیوں ڈوب گیا ساحل

میں کیا جانوں زیست ہے کیا
میری موت نہیں منزل

میں کِس کی آواز بنا
کانپے پتھر کا بھی دل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں کیا جانوں کون ہُوا
جو ہر ذرّے میں شامل

وحدت کثرت ایک ہوئے
ایک مسافر اِک منزل

ہم واصف سے دُور بھلے
کون کرے خود کو بے کل!

گیت سُناؤں، میں کیا گاؤں
میں آنسو ہوں، روتا جاؤں

سب کو دیکھوں، خود چُھپ جاؤں
ندی کنارے نیر بہاؤں

کاہ کروں میں اب کت جاؤں
پاس رہوں اور ہات نہ آؤں

تن من آگ لگا کے جاؤں
دیپک راگ سُنا کے جاؤں

موت سے کھیلوں کھیل نہ پاؤں
زیست کا نقش مٹاتا جاؤں

ندیا چھینوں گجر بجاؤں
سُندر سپنے یاد کراؤں!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خود جھوموں، خود گاتا جاؤں
آ تجھ کو بھی مست بناؤں

کون سُنے کس کو سمجھاؤں
میں خود کو ہی جان نہ پاؤں

ذرّے میں صحرا ہو جاؤں
قطرے میں دریا ہو جاؤں

راز نہ کھولوں، خود کھو جاؤں
واصف جاگے، میں سو جاؤں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

رات کٹی تارے گن گن !
چین نہ آئے ساجن بن !
حسن ازل کے روپ نئے !
دن سے رات اسی سے دن !
موت بنی ہستی کی راہ !
ہستی ہست کی ہے مدفن
چاک کھلے سلتے سلتے !
ہوش و خرد کے اب گیا دن

پچھم سے نکلا سورج
دیکھ لیا مولائی فن !

مست ہوا ذرّہ ذرّہ
آیا کون میرے آنگن

واصف کی باتیں نہ سُن
کھا جائے گا تجھکو جن !

مور چُنریا ڈھلکی میں کیا جانوں رے !
مور گگریا چھلکی میں کیا جانوں رے !

شام مُرلیا بس گئی، موری نس نس میں
گونجی کُوک کوئل کی میں کیا جانوں رے !

نین ملے نینوں سے دل میرا دھڑکا
جھنک ہوئی پائل کی میں کیا جانوں رے

میں چاہوں مَن موہن کو وہ کِت کو چاہیں
بات کسی کے دل کی میں کیا جانوں رے

گھائل کی گَت گھائل جانے میں بولی !
کون سُنے گھائل کی میں کیا جانوں رے

میں سکھیوں سنگ گاؤں، برکھا رُت ہے آئی
بجلی کِس بادل کی میں کیا جانوں رے

بھولی بسری بات ہوں میں اتنا جانوں !
آج کی ہوں یا کل کی میں کیا جانوں رے

میری پاگل پریت ہے میں اتنا جانوں!
کون سُنے پاگل کی، میں کیا جانوں رے

اس کل جُگ میں واصِفؔ کل کی بات کہے
ہُوک ہے کس بے کل کی میں کیا جانوں رے

میں نردوش ہرے ساجن!
میں کٹ جاؤں تیرے بن

تیری یاد کے دیپ جلا کر
میں نے رات بنائی دن

میرے من کی پیاس بجھا کر
آ ساجن آ جا ساجن!

نین کوار نراش کھلے!
مان بھی جا اب دے درشن

میں برہا کی کالی رین
تو سورج تیرا ہے دن!

مجھ نردھن کی آس نہ توڑ
او نرموہی من موہن

میں سوؤں کیسے سوؤں
میں جانوں نندیا بیرن

میں ہوں دھول کہاں جاؤں
میں اب آن لگی چرنن

تو جگ جوگی راگ الاپ
میں ناچوں میں ہوں جوگن

میں متوالی اب کیا ڈر
تو ہر گن میں ہے نرگن

میرے ہردے اُٹھی ہُوک
کون سُنے گا ساجن بِن

تیرا میرا کھیل الگ
میں روؤں تو تارے گِن

پگ پگ نیر بہا کر واصفؔ
جس کی راہ کرے روشن

میں کیا گاؤں تو بتلا
سارے گا ما گا رے سا!

او منہ پھیر کے جانے والے
دوش مرا بتلا کے جا

سُورج بنسی نام مرا
تو جانے جب ہو رادھا

میرے رُوپ انوکھے ہیں
رام بنوں چاہے سیتا

رانجھا مجھ کو ہیر کہے
ہیر کہے میں ہُوں رانجھا

پگلے نام نہیں ہے ذات
نام ہزاروں اِک داتا

بنسی پریم بجاتا ہوں
نہ میں شام نہ میں رادھا

میں ہوں پریم میرا کیا نام
نہ میں ہیر نہ میں رانجھا

میرے گھر میں من موہن
ویرانہ آباد ہُوا

واصف سے جب آنکھ ملی
آنسو پھوٹے، دل دھڑکا

تارہ ٹوٹا دیکھ کے دل نے کی پُکار
مجھ کو کوئی نہ دیکھتا میں ٹوٹا سو بار

دُنیا نیچ ہے نیچ کی ہم دُنیا سے دُور
نیچ ملے گا نیچ کو، ملے یار سے یار

میں دھرتی کا راز ہوں میں آکاش کا دل
میں ہوں پریم کی راگنی، میں اتم فنکار

میں نردھن کا دھن ہوں میں ہردے کی ہُوک
میں بن جل کے ماچھری میری لیجو سار

میں راتوں کا دیپ ہوں جل جل کاٹوں رین
اَنت سویرا ہوئیگا رین گھڑی دو چار

میں گرُجی کا بالکا بلک بلک گرجاؤں
میں آوٗں ہر رُوپ میں، مرے رُوپ ہزار

میں بابل کے آنگنا کب تک کھیلوں کھیل
میں پردیس جانتی کھیلن کے دن چار

واصِف پگلا ہوئے کے پہنچا بیچ بازار
بولا پگلو سنیو اب کے تمری بار

سجنی ساجن آگئے گھونگٹ کے پٹ کھول
ساجن تو من میں بسے من کا منکا رول !

پلک جھپک میں رین کٹے، رین کٹے کیا دیر
ندیا بیرن پریم کی کر ندیا پر چول

ساجن سیوا سکھ ملے، سیوک سدا بہار
رنج ملے سکھ جانیو خوش ہو کھائیو کول

ساجن چرن میں چین ملے رہیو سیس نوا
وہ بولیں دم سادھیو کھلے نہ ڈھول نہ پول

ساجن کے من تب بسے جب ساجن کی ہو
رہیو نین نوائے کے میٹھی باتی بول !

واصِف اپدیشک بھیو گر کی بات کہے !
تمری جیسی لاکھ ہیں ساجن ہیں انمول !

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لاج کرے لجونتی لوبھی لجپت رام
پپیہہ بیری پریم کا پریم بنا کیا رام

ٹھاکر دوارے میں کھڑی آئی بسیس نوا
میں مندر کی مورتی میرا نہ کوئی نام

"کاگا سب تن کھائیو چُن چُن کھائیو ماس"
تو مورکھ کو کھائیو جے نہ جاپے رام

"دو نینن مت کھائیو پیا ملن کی آس"
جن نینن میں پی بسے کاگ کہے پرنام

اللہ ہی پرماتما اللہ بنسی راگ
رادھا پریم کی آتما اتم پریتم شام!

واصف جگ بتائے کے ملی رین سہاگ
میں چرنن کی دھول ہوں آئے دوارے شام

چل ری سکھی اس پار، سجن تو ہے یاد کرے
بابل پیت بسار، سجن تو ہے یاد کرے

آنگن کھیلیں سکھیاں ساری، جانا سب نے باری باری
کھیلن کے دن چار، سجن تو ہے یاد کرے

بیت گئی ہے عمریا بالی، مرلی سُن من موہن والی
اب کیا سوچ بچار، سجن تو ہے یاد کرے

ہُوک اُٹھت ہے من میں، تو ہے شام بُلائے بن میں
پائیلیا کی جھنکار، سجن تو ہے یاد کرے

موہن نر بھاگن کے میت، بنسی گائے پیت کے گیت
اِس بن کون آدھار، سجن تو ہے یاد کرے

واصف اگنی من میں لاگی، سوئی رادھا انت ہے جاگی
رت بسنت بہار، سجن تو ہے یاد کرے!

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

موری چنریا رنگ دیو پی نے اپنے رنگ

نین سے نین ملائیے کے کاہ کرو اب بین
ساجن تو من میں بسے سنگت کیوں دن رین

من مندر کی مورتی من کو ہی توڑ پائے
دیش بدیش بنائیے کے اب کاہے کو جائے

سکھیاں ہمری سکھ بسیں میں دکھیارن ایک
میں سسرال کو جانتی وہ نہ جانیں میک

پربت کانپے خوف سے تو بھاگے مُنہ زور
ساجن تیرے میت ہیں تو ساجن کا چور

پیت کی ریت نہ پوچھئے پیت ہے اپنی ریت
میت کہے مرجائیے موت ملن کی ریت

پریم کرے پرماتما، پریم کی پرلو موہ
پرلو سے مورکھ ڈرے جے کے پریم نہ ہو

واصف گُر کے چرن سے گُر کی بات ملے
تو دھنوتی بالکا گُر سے نین ملے !

واصف جل میں آگ ہے پربت دوڑا آئے
دھرتی گرے آکاش پر مورکھ سمجھ نہ پائے

آشا بھری عمریا پگ پگ ڈولے ناؤ !
بے آشا کھیون ہار ہے چلے بچ بچاؤ

لوبھی منوا شہد میں مکھی بن کے بیٹھ
جان گئی ہے لوبھ میں منوا شہد کے ہیٹھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مورکھ اکھیاں پھاڑ کے دیکھے میری اور
راز نہ جانے سادھ کا چور نے دیکھا چور

واصف بگلا ہوئے کے پہنچا بیچ بازار
بولا پگلو سُن لیو اب کے تمری بار

موری چنری رنگ دیوی نے اپنے رنگ
اب سکھیاں تم کاہ کہو میں چلی پی کے سنگ

من موہن من موہ کے من کا موہ بھئے
من میں جب سے موہن بسے ہم من موہن ہوئے

تن من لا کے اگنی نینن درشا ہو
لکڑی جل کے کوئلہ بھئی نین نراش نہ ہو

تم بپتا کے دیش ہو ساری بپتا اِیہہ
آج آئے کل جاؤ گے بپتا ڈارو کیہہ

پتلی کھیل ہے دُنیا ڈوری کِس کے ہاتھ
جا جنگل میں با سیئے کوئی نہ جائے ساتھ

میں ناچوں جگ ناچتا میں روؤں جگ روئے
ایک نہ مانے بانیا پیسے گِن گِن سوئے

ٹوٹا دل پر ماتما پرسی مایا پریت !
واصف باتی گر کی بنیا کِس کا میت

ساجن بسیں آکاش پہ کس بِد ملنا ہو
ہر بھجن تو روئے کے ہری ملے گا رد !

لے دے کر کے بانیا عمرا کارت کھوئے
خالی دیکھ کے رد کڑی ہات ملے اور روئے

کاگا چُوری کھائے کے بیٹھا چُپ اُداس
ہم جانیں کیا بات ہے ہم چلے پی کے پاس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گُر گُردوں کا واہ گُرو میں گُرجی کا گُر !

میں راگوں کا راگ ہوں سات سروں کا سُر

پریت ہے مہا آتما پنہارن کی پربھا
سکھیوں کے سنگ کھیلتی بھرلائی گاگر

پریت نیر ہے ندیا کومل نرمل پریت
دم سادھے جگ بیت گئے انت ملے ساگر

من مندر کی مورتی نہ دکھلائے مُکھ
نینن سے گنگا بہے من کا اک منتر

بنیا بیری پریم کا پیسہ گنتا جائے
تن اجرو من کوئلہ ناگ چلے کھپر

امر ... کوچ کا گھوشر
... مورکھ کو گھابر

اتم سے ... سے پنچ
گُرجی پریت پریم کا واصف اِک کنکر

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اللہ

- ☆ جتنا تم اللہ پر راضی ہوا اتنا اللہ تم پر راضی ہے۔
- ☆ اللہ کی عطاؤں پر الحمد للہ اور اپنی خطاؤں پر استغفر اللہ کرتے ہی رہنا چاہیئے۔
- ☆ اللہ کی رحمت سے انسان اس وقت مایوس ہوتا ہے جب اپنے مستقبل سے مایوس ہو۔
- ☆ اللہ والے خیال کے گناہ کو اچھا نہیں سمجھتے کیونکہ عمل کا گناہ تو وقت کے ساتھ ویسے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ خیال کا گناہ غفلت سے شروع ہوتا ہے۔
- ☆ جو انسان اللہ کے جتنا قریب ہوگا، اتنا ہی انسانوں کے قریب ہوگا۔
- ☆ اللہ ہر آخر کا اول اور ہر اول کا آخر ہے۔
- ☆ اللہ کا بڑا کرم ہے کہ اس نے ہمیں بھولنے کی صفت دی ورنہ ایک غم ہمیشہ کے لئے غم بن جاتا۔
- ☆ اپنی مرضی اور اللہ کی مرضی میں فرق کا نام غم ہے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے پہلے توبہ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

واصف علی واصفؒ

توبہ

- ☆ اگر انسان کی اپنی عقل اس کی اپنی زندگی خوشگوار نہ بنا سکے تو اسے زعم آگہی سے توبہ کرنی چاہیئے۔
- ☆ اگر اپنا گھر اپنے سکون کا باعث نہ بنے تو توبہ کا وقت ہے۔
- ☆ اگر مستقبل کا خیال ماضی کی یاد سے پریشان ہو تو توبہ کر لینا مناسب ہے۔
- ☆ اگر انسان اپنے آپ کو غم، پریشانی، غریبی، غریب الوطنی یا موت سے نہ بچا سکے تو اسے اپنے خود مختار ہونے کے بیان سے توبہ کرنی چاہیئے۔
- ☆ اگر انسان ایک ہی پتھر سے دو دفعہ ٹھوکر کھائے تو اسے اپنی صحیح روی کی ضد سے توبہ کرنی چاہیئے۔
- ☆ اگر انسان کو یاد آجائے کہ کامیاب ہونے کے لئے اس نے کتنے جھوٹ بولے ہیں تو اسے توبہ کر لینی چاہیئے۔
- ☆ اگر انسان کو اپنے خطا کار یا گناہ گار ہونے کا احساس ہو جائے تو اسے جان لینا چاہیئے کہ توبہ کا وقت آ گیا ہے۔
- ☆ توبہ کا خیال خوش بختی کی علامت ہے کیونکہ جو اپنے گناہ نہ سمجھے وہ بد قسمت ہے۔
- ☆ ہر اس عمل سے توبہ کرنی چاہیئے جو اللہ کو ناپسند ہو چاہے وہ برائی ہو یا وہ عبادت جس میں ریاکاری شامل ہے۔

واصف علی واصفؒ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تصانیف

واصف علی واصفؒ

-1	کرن کرن سورج	(نثر پارے)
-2	دل دریا سمندر	(مضامین)
-3	قطرہ قطرہ قلزم	(مضامین)
-4	شب چراغ	(اردو شاعری)
-5	The Beaming Soul	
-6	بھرے بھڑولے	(پنجابی شاعری)
-7	حرف حرف حقیقت	(مضامین)
-8	شب راز	(اردو شاعری)
-9	بات سے بات	(نثر پارے)
-10	گمنام ادیب	(خطوط)
-11	گفتگو ۔ ۱	(سوال جواب)
-12	گفتگو ۔ ۲	(سوال جواب)
-13	گفتگو ۔ ۳	(سوال جواب)
-14	گفتگو ۔ ۴	(سوال جواب)
-15	گفتگو ۔ ۵	(سوال جواب)
-16	گفتگو ۔ ۶	(سوال جواب)
-17	گفتگو ۔ ۷	(سوال جواب)
-18	گفتگو ۔ ۸	(سوال جواب)
-19	گفتگو ۔ ۹	(سوال جواب)
-20	گفتگو ۔ ۱۰	(سوال جواب)

کاشف پبلی کیشنز ☆ ۳۰۱۔اے جوہر ٹاؤن۔لاہور

http://www.wasifaliwasif.com